۱۵ کیفیت	۱۴ صحیح	۱۳ غلط	۱۲ سطر	۱۱ صحیح	۱۰ غلط	۹ سطر	۸ صحیح	۷ غلط	۶ سطر	۵ صحیح	۴ غلط	۳ سطر	۲ صفحہ	۱ نام و نشان
	٠	٠	٠	٠	٠	٠	نکالا	زکالا	۱	٠	٠	٠	۱۱۱	دافز
	٠	٠	٠	-	٠	٠	قریب مین	قریب مین	۱	٠	٠	٠	۱۱۲	قریب
	٠	٠	٠	٠	٠	٠	مشہد	شاہد	۱	٠	٠	٠	۱۱۳	مقاربع
مقاربع و مقتضب کی درمیان مین ایک جدول بحر ضا کی کھکر خانہ اول مین بحر مقلوب کو لکھنا چاہیے اور خانہ دوم مین یہ عبارت لکھنی چاہیے کہ یہ بحر مولف رسالہ ہذا کی بحر مضارع سے قلب کرکے خارجی کیہ ہے	٠	٠	٠	٠	٠	٠		٠	٠	٠	٠	٠	״	مضارع
	٠	٠	٠	٠	٠	٠	بہرا	ہرا	۱۳	٠	٠	٠	۱۲۰	قصدہ
	٠	٠	٠	٠	٠	٠	کہا	کیا	۴	٠	٠	٠	۱۲۳	وارسوخت
	٠	٠	٠	٠	٠	٠	ہجری	ججری	۲	۱	٠	٠	״	وکوحر

اطلاع

مفید و دوام جہت ہر خاص و عام

مخفی نرہے کہ بھہ اثیم غلام حسن خان عظیم بخوشی اپنے تہ دل سے اجازت دیتا ہے کہ جن صاحبان مطبع خواہ تاجران کتب کو خواہش طبع رسالہ ہذا کی ہو وہ حضرات بدین غرض کہ نثر و نظم مین رسالہ ہذا کی کوئی عبارت یا نام تبدیل و تحریف دکمی بیشی کفرماین و نہ عنوان بدلا جاے نکتہ وہ بیتابی طبع فرماکی منافع اوٹھائیں درصورت خلاف شرایط دینا نہمین بر وقت استغاثہ حاکم وقت سے لائق خسارہ و عقبی مین خدا و رسول کے گنہگار ہونگے — فقط العبد غلام حسن خان عفی اللہ عنہ

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
نام و نشان	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	سطر	غلط	صحیح	سطر	غلط	صحیح	سطر	غلط	صحیح	کیفیت
نقشہ نہم	۹۳	۱۳	دردا	وادیا				•	•	•	•	•	•	
ردفی	۹۸	•	•	•	۸	اول	اول سے	•	•	•	•	•	•	
مردفی	״	•	•	•	۱۰	اسباب کا نام	اس عیب کا نام	•	•	•	•	•	•	
ردفی	״	•	•	•	۱۱	سودا کی	نامی شعرا کی	•	•	•	•	•	•	
ردفی مطلق	۸۵	•	•	•	۱	لون	نون	•	•	•	•	•	•	
روی [illegible]	״	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	روی مقید و مجرد اور روی مقید با تاسیس کے درمیان میں مدجدول عرضا کھینچا جانا چاہیے
[illegible] حروف	״	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	روی مقید و حروف منفرد و روی مقید و حرف مرکب کے درمیان مدجدول عرضا کھینچا جانا چاہیے
[illegible]دی	۹۵	•	•	״	۶	دورا خلاف	دوسرا اختلاف	•	•	•	•	•	•	
ایطائی	۹۶	•	•	•	۳	یعنے	بمعنے	•	•	•	•	•	•	
نقشہ یازدہم	۱۰۰	۵	لالتو	لاہولو	•	•	•	•	•	•	•	•	•	
نقشہ دوازدہم	۱۰۱	۸	دف	ونیت	•	•	•	•	•	•	•	•	•	
چہارم	۱۰۳	۱	محارت	محاورات			•	•	•	•	•	•	•	
مصراع	۱۰۵	•	•	•	۱	بلکہ	بالکسر	•	•	•	•	•	•	
شعر	۱۰۶		•	•	۷	ابل	ہابیل	•	•	•	•	•	•	
عروض	״		•	•	۱	استاد سین	استادہ شین	•	•	•	•	•	•	
زحاف	۱۰۷	•	•	•	۲	بحر	بحر	•	•	•	•	•	•	
عصبا	۱۰۸	•	•	•	۲	ساہ	پہنسا	•	•	•	•	•	•	

۱ نام فرقہ/ارکان	۲ صفحہ	۳ سطر	۴ غلط	۵ صحیح	۶ سطر	۷ غلط	۸ صحیح	۹ سطر	۱۰ غلط	۱۱ صحیح	۱۲ سطر	۱۳ غلط	۱۴ صحیح	۱۵ کیفیت
مثمن مقصور	۵۶	.	.	.	.	.	.	مصرع اول	کوبۂ درس	کوچہ ومکین	.	.	.	
مثمن مجنون	۵۹	.	.	.	.	.	.	.	.	.	۲	ترین	قرین	
مسدس مخبون وابتر مسبغ	۶۱	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	مسدس مخبون وابتر ومسبغ کے اور مسدس وابتر مقطوع کی درمیان مد جدول عرضاً کھینچنا چاہیے
مسدس سالم	۶۲	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	مسدس سالم ومسدس مخبون کی درمیان مد جدول عرضاً کھینچنا چاہیے
بحر کامل سالم	۶۵	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	حوض مین بحر کامل کے جانب چپ جو مد جدول طولاً ہے غلط ہے
بحر مطلوب مثمن سالم	۷۱	.	.	.	.	.	.	.	.	.	۱	عروض وحرف	عروض وضرب	.
[illegible]	۷۲	۲	مقصوص	مخصوص	.	.	.	.	.	.	.	.	.	جانب چپ جو مد جدول طولاً کھینچا ہے غلط ہے
[illegible]	۷۳	.	.	.	.	.	.	.	.	.	۲	رف	حرف	.
مثمن مجنون وابتر	[illegible]	.	.	.	.	.	.	.	.	.	۲	مخرج	المخرج جدا	.
مثمن مقصور	۷۵	.	.	.	۱	فعل	فعول	.	.	.	۳	مهجور	متنوی	
مثمن مقبوض اثلم مقصور	۷۶	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	مثمن مقبوض اثلم مقصور کے ومثمن مقبوض اثلم مضاعف کی درمیان مد جدول عرضاً کھینچنا چاہیے
مسدس سالم	〃	۱ و ۲	مسدس سالم	مسدس سالم	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.
مثمن مقطوع	۷۷	.	.	.	.	.	.	.	.	.	۸	اشتبه ہے	اشبه ہے	.
لف بهتم	۷۹	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	نقشہ ہفتم ومخفی نہر ہے کے درمیان مین جو مد جدول عرضاً ہے وہ غلط ہے
مخفی نہر ہے	〃	۵	اور کے	زود کے	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.
قسم دوم	۸۰	۱	قسم ۲	قسم دوم	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
نام دائرہ	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	سطر	غلط	صحیح	سطر	غلط	صحیح	سطر	غلط	صحیح	کیفیت
جمیل مرکب	۱۳	۰	۰	۰	۲	ملی	قلی	۰	۰	۰	۰	۰	۰	
اقتضب مرکب	۱۳	۰	۰	۰	۱	قط	ساقط	۰	۰	۰	۰	۰	۰	
[illegible] مرکب	۱۴	۰	۰	۰	۵	سبے	سے	۰	۰	۰	۰	۰	۰	
[illegible] مرکب	۱۹	۰	۰	۰	۵	رائخ	رائج	۰	۰	۰	۰	۰	۰	
زلل و ازل	رر	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	خانہ اول مین زلل و ازل کے اوپر مد جدول عرضا کھینچنا چاہیی
اعقص و عقص	رر	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	خانہ دوم مین اعقص و عقص کے اوپر مد جدول عرضا کھینچنا چاہیی
نقشہ پنجم	۲۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	اور خانہ مین جو مد جدول طولا جانب راست کھینچا ہے غلط ہے
سالم	۳۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰			درمیان سالم و مخبون کے جو مد جدول عرضا خانہ مین عبارت خفیف کی اوپر کھینچا ہے وہ غلط ہے
نمرہ [illegible]	[illegible]	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰			نمرہ مین معاعلتن کی جانب راست جو چاہیئے جو چھوٹی چھوٹی طولا کھنچی ہین وہ دونو غلط ہین حوض صحیح ہے
[illegible]	۳۶	۰	۰	چیرہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰			درمیان نمرہ ۲ یعنی فعولن سالم و فاعلن سالم کے مد جدول عرضا کھینچنا چاہیی
[illegible]	۴۰	۰	مفتعلن	مستفعلن	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰			یہ نقطہ حوض مین ہے
بحر بسیط	۴۲		۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰			بحر بسیط کے خانہ اول مین جانب راست مد جدول جو طولا ہے غلط ہے
بحر کامل	۴۳		۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰			خانہ اول بحر کامل کے جانب راست جو مد جدول ہے غلط ہے
بحر وافر	۴۳		۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰			خانہ اول بحر وافر کے جانب راست جو مد جدول طولا ہے غلط ہے
بحر سریع	۴۹		۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		بحر سریع مسوری عرب کے درمیان مین یعنی حوض مین جو مد جدول عرضا ہے غلط ہے
مثمن سالم	رر	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۴	دو بحرتیا	دو بحرین	۰
مثمن سالم	رر	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	مثمن سالم کے خانہ اول کی اوپر مد جدول طولا کھینچنا چاہیے
مسدس محذوف	۵۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱	الگر	الگشر	۰
مثمن مطوی مخبون مذال	۵۵	۰	۰	۰	۰	۰	۰	[illegible]	مفتعلن بین	مفتعلن لاتی	۰	۰	۰	۰
مسدس سالم	رر	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	مسدس سالم و مسدس مطوی کے درمیان مین مد جدول عرضا کھینچنا چاہیی
مسدس مطوی	۵۶	۱	مسدس	مسدس مطوی	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

نقشہ صحت نامہ نسخہ عروض اردو معہ تاریخ از مولف

طرز نو سے جو یہ کتاب چہپی
ہوئی تاریخ اسکے صحت کی

سہو کاتب کی اسمین بای صریح
غلطی سے بجھ ہو گئی ہے صحیح

نام ... جو اصل نسخہ کے خانہ اول مین درج ہین	صفحہ	خانہ اول حروف: سطر	خانہ اول: غلط	خانہ اول: صحیح	خانہ دوم: سطر	خانہ دوم: غلط	خانہ دوم: صحیح	خانہ سیوم: سطر	خانہ سیوم: غلط	خانہ سیوم: صحیح	خانہ چہارم: سطر	خانہ چہارم: غلط	خانہ چہارم: صحیح	کیفیت: خلاصہ مطالب نسبت جدول وغیرہ کے
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
تقریظ کتاب [illegible]	۳	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	سطر ۱ اور ۲ کے درمیان مین جو جدول عرضاً جو لفیف گئی ہے وہ غلط ہے
تعریف ۱۲	״	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	جانب چپ سطر ۱ اور ۲ کی درمیان مین جو جدول عرضاً جو کہنچا ہے وہ غلط ہے
[illegible]	״	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	جانب چپ خانہ آخر مین جو خالی ہے اوسمین ہندسہ ۱ لکہنا چاہیے
[illegible]	״	•	•	•	۲	جزو مسلسل	جزو مسدس	•	•	•	•	•	•	•
[illegible]	[illegible]	•	•	•	۲	بحر	[illegible]	•	•	•	•	•	•	•
سبب خفیف	[illegible]	•	•	•	۱	لن	تن	•	•	•	•	•	•	•
[illegible]	۵	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	درمیان فاصلہ کبریٰ و فاصلہ صغریٰ کے دو فاصلہ کبریٰ کے دو جدول کے عرضاً کہینچنا چاہیے
[illegible]	۶	۶	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	درمیان مفعولات کی و مفاعلتن کی و متفاعلن کے دو جدول عرضاً کہینچنا چاہیے
[illegible]	״	خوض	حرم	خزم	•	•	•	•	•	•	•	•	•	یہ عبارت خوض مین ہے
[illegible]	۷	•	•	•	۲	مفاعلن	مفاعیلن	•	•	•	•	•	•	•
کیل مرکب	۹	•	•	•	۳	عتن	خبن	•	•	•	•	•	•	•
ربع و رابع	۱۰	•	•	•	۲	حتن	خبن	•	•	•	•	•	•	•
[illegible]	״	•	•	•	۲	حتن	خبن	•	•	•	•	•	•	•
حذف مرکب	۱۱	•	•	•	۱۱	اجرب	اخرب	•	•	•	•		•	

ہوا اسشہرۂ آفرین آفرین — ہر اک نے کہا مرحبا مرحبا

پس اے صدق تاریخ فصلی ہمین کہہ — لکہا بے بدل قاعدہ نظم کا [illegible]

۱۱ امر | قطعہ تاریخ از ایضاً در سنہ [illegible]ع عیسوی | ۵ شعر

غلام حسن خان مرے دوست صادق — کردن کسطرح اونکی تعریف کافی

سخن سنج عذب اللسان خوش بیان ہین — کتاب اک لکہی ہے بہ تحریر صافی

وصاحب صراحت سے کیا خوب لکہا — دقایق کئے سہل سب اختلافی

جو سال مسیحی مین کیے فکر مینے — تو ناتہہ اگیا مجہکو مضمون وافی

کہو صدق مطبع مین چہاپی گی ہے — کتاب فنون عروض و قوافی [illegible]

۱۲ امر | قطعہ تاریخ از ایضاً در سنہ [illegible]ع بفارسی | ۵ شعر

خان والاشان جناب عظم — نکتہ دان بے مثال و علم سرشت

نظم تازہ ز طبع رنگینش — سخن او گل ریاض بہشت

داو زینت عروض و قافیہ را — تازہ گردید از کدیور گشت

سال طبعش بمعیوے گفتم — فرزدہ ایدل کتاب عجب نوشت [illegible]

۱۳ امر | قطعہ تاریخ از ایضاً در سنہ [illegible] بکرماجیتی بزبان فارسی | ۶ شعر

غلام حسن خان عالی ہمم — عدیم المثال است در شام و روم

گلستان فکرش شگفتہ بباد — نگہدار یارب ز باد سموم

الہی بود دوست اوشاد کام — ہمیشہ شود دشمنش را زقوم

رفیقش کلام فصیح و بلیغ — بگردش ز مضمون عالی ہجوم

بتحقیق علم عروض و قوافی — نوشتہ کتابی خوشا بالعموم

بگفتم پئے طبع او سال [illegible] — عدیم النظیر این کتاب علوم [illegible]

بفارسی

خان والاشان غلام حسن	شاعر خوش بیان خجستہ خو
بعروض و قوافی از رہِ لطف	کرد یکجا قواعدِ نیکو
ہمہ الفاظِ او رحیق مراد	حرفہا ہم چو شاعر مملو
وانمود او کلام پیچیدہ	مگر او گشت شانۂ گیسو
قصد طبع کتاب چون فرمود	مژدۂ مرحبا رسید باد

بہر سالش ز حرف منقوط
جمع کردہ خوشا کتاب بگو
١٢٩٥ھ

۹ نمبر	قطعۂ تاریخ از ایضاً در سنہ ١٢٩٥ ہجری بزبان اردو	۷ شعر

اے صدق لکھو ہیرا اور تاریخ	ہو اور بھی حاسدوں کو توبیخ
کیا خوب لکھی کتاب موزون	ہے جلوہ گر آفتاب مضمون
ہے فکر عظیم یہہ کتابت	ہے نور عظیم یہہ کرامت
تحسین و ہزار آفرین ہے	ہم رتبہ خلیل بھی نہین ہے
تعریف ہو اوسکے کس طرح سے	جو کوئے کتاب ایسے لکھی
عاجز ہے یہان زبانِ خامہ	مجہسے ہے یہی بیان خامہ

تاریخ کہو بحسب ابجد
تاج سر شاعران اوحد
١٢٩٥ھ

۱۰ نمبر	قطعۂ تاریخ از ایضاً در سنہ ١٢٩٥ فصلی	۵ شعر

غلام حسن خان تخلص عظیم	طبیعت ہے اونکی نہایت رسا
قواعد کئے مجتمع نظم کے	رسالہ عجب لطف سے ہی لکھا
عروض و قوافی کے عالم ہین وہ	بجا ہے تعریف مین سب بجا

دوستونکے لئے عذوبت ہے
عہد پیری کی اونکے ہے تالیف
قاعدے خوب عام فہم ہے لکھے
تازہ اک بحر اور ہیہ اسکے

حاسدونکی لئے ہے سخت عذاب
سبکو دکھلا دیا ہے زور شباب
لکھا یا خاص خاص لب لباب
گویا بحر و نمین ہی در خوش آب

دیکھ کر سب نے یہ کہی تاریخ
بہتر و عمدہ دل پسند کتاب
١٣٠٥ھ

٧ نمبر	قطعہ تاریخ دیگر از ایضاً در ١٣٠٥ ہجری	١١ شعر

مخدوم و مکرم و معظم
مشہور عظیم ہے تخلص
ہیں شاعر نامی و گرامی
مداح ائمہ و پیمبر
وہ اکمل و افضل جہان ہیں
مجبور صفات میں قلم ہے
توصیف میں اونکی ذہن معذور
کس لطف سے ہے رسالہ لکھا
تحریر کے طرز ہے خوش اسلوب
اے صدق لکھو تم اسکے تاریخ

اک دوست مرے ہیں فرد عالم
ہیں لایق وصف بی تفحص
مشہور ہے اونکی خوش کلامی
سحبان زمانہ ہیں مقرر
افضلین کہتے ہیں نکتہ دان ہیں
تعریف ہو جسقدر وہ کم ہے
ہے میرے طرح قلم بہی مجبور
ہے ذکر عروض و قافیہ کا
جسنے دیکھا کہا بہت خوب
ہجری میں رقم ہو جسکے تاریخ

ہاں سنو یہ مادہ ہے معقول
کیا خوب لکھی کتاب مقبول
١٣٠٥ھ

نمبر	قطعہ تاریخ ایضاً در ١٣٠٥ ہجری	٩ شعر

نو زدجا سر صوت بہ بحر شکستہ زد شکست — ہر کلام خویش باب کجلک و تعقید بست
دور از باغ سخن یا لیش ہوای شایگان — جو ہر سیفی رسیف نطق او شد رایگان
گرد بہر سال طبعش طبع من فکر عظیم — گشت بہر نظم حرف جستجو دہن سلیم
شد زہر دو مصرعہ اخیر آ عیان (بیت) — نور سال عیسوی از نیر اوج بیان

(۱۸۸۶) آینہ گردید آئین عروض موشگاف — فیض ذا فرحسن کامل لطف سال طبع صاف (۱۸۸۶)

نمبر ۵ — قطعہ تاریخ طبع فکر عالی تمیز ہر دل عزیز مولوی شیخ یوسف علی صاحب متخلص بہ عزیز سلمہ اللہ تعالی بہ تخرجہ اعداد — ۲ شعر

نظم عروض مین کتاب کیا ہی لکہی ہے صاف صاف — بات ہر ایک معتبر قول ہر ایک مستقیم

سال کے اسکی ہے جو فکر شرط ہے اسمین اے عزیز
نقطہ خر الکال الویرہ کی رسالہ عظیم (۱۳۰۳)

نمبر ۶ — قطعہ تاریخ طبع رسالہ ہذا بدایع قلم معجز رقم مکرمی و معظمی برگزیدہ گو بین جناب سید مبارک حسین صاحب متخلص بہ صدق زید مجدکم — ۱۲ شعر

ثت عربی مثال نکتہ دان — ہین جناب عظیم فیض مآب
عمدہ تاریخ گو ہین شاعر ہین — اور مداح ہین براہ ثواب
نظم مین اونکے شان اعلا ہے — ہین زبان سخن مین عرش جناب
نظم کو آئینہ اونہون نے کیا — طوطی ہند کا ملا ہے خطاب
قدر اونکے ہے ٹہیک ختم سخن — نظم کے ہین بہم ہزار اسباب
گنج تحقیق ہے اونکے باغ سخن — جس روش ہو لو نہین ہوتا ز گلاب
سلک منظوم ہے کلام اونکا — ہے عالم مین ہیں وہ نایاب
نسخہ لکہا عروض و قافیہ مین — وہ تو نہین ہین روضۃ الاحباب
ہو گئے سہل قافی مشکل — ہے نظر مین عجایب العجایب

نام	معنی و شرح وغیرہ
	چھہ مصراع کو کہتے ہین اسمین چار مصراع ایک وزن و قافیہ کے اور دو مصراع کہ جسکو ٹیپ کہتے ہین اوسی وزن پر مگر قافیہ مختلف فیہ ہین ہون اور یکے بادیگرے چھو مصراعے باخود ہا چسپان ہون اوسکو ایک بند کہتے ہین اسی طرح سے سلسلہ وار ہر بند یکے بادیگرے بطور مثنوی کے یا قصیدہ کے ہم وزن چسپان رہین اسکا نام مسدس ہے اسمین زیادہ تر مراثے و بہت سے واسوخت ہین اور اگر ایک مطلع مین چار مصراع دوسرے ہم وزن و ہم قافیہ یا مختلف القافیہ چند طرح سے کہے جاوین تو اوسکو تضمین مسدس کہینگے۔ اور اگر مسدس اردو مین ٹیپ عربی یا فارسی کی اردو سے ہم وزن آوے اور چسپان ہو
مسبع ۵	تو جائز ہے۔ پنجم مسبع سات مصراع کا ایک بند ہوتا ہے
مثمن ۶	اوسکو کہتے ہین لیکن فی زمانہ جاری نہین ہے۔ ششم مثمن آٹھہ مصراع کا ایک بند ہوتا ہے یکے بادیگرے رہنا چاہیے مگر فی زمانہ جاری نہین ہے اسمین مراثے و واسوخت متقدمین کے ہین
متسع ۷	ہفتم متسع نو مصراع کا ایک بند ہوتا ہے یہہ بھی فی زمانہ
معشر ۸	جاری نہین۔ ہشتم معشر دس مصراع کا ایک بند بطور مثمن کے ہوتا ہے یہہ بھی فی زمانہ جاری نہین ہے۔
مستزاد	اوسکو کہتے ہین کہ ہر شعر یا ہر مصراع کے آخر مین ایک فقرہ نثر کا چھوٹا سا کہ مصراع اصل کے وزن مین ملایا جاتا ہے فی زمانہ ہر مصراع کے آخر مین زیادہ [illegible]ج ہے اور ہر شعر کے آخر مین جاری نہین

نام	معنی وشرح وغیرہ
	یعنی لڑی کو کہتے ہین اور اصطلاحاً اوس نظم کا نام ہے کہ اپنے شعر یا اشعار غیر پر عربی یا فارسی خواہ اردو ہو اپنی جانب سے مصرعے اوس پر جدا گانہ ہم وزن وہم قافیہ چسپان کرے کہ وہ شعر ایکڈال ہو جاوے ایسے کو مسمط کہتے ہین کئی طرح پر نام اسکے علیحدہ علیحدہ
مثلث ۱	آئے ہین اول مثلث تین مصراع کو کہتے ہین یعنے ایک شعر کے اول مین ایک مصراع اوسی وزن و قافیہ کا کہا جاوے کہ شعر مذکور سے چسپان رہے ایسی طرح پر تمام غزل مین ایک ایک مصراع ہر شعر مین چسپان کرتا جاوے اوسکو مثلث کہتے ہین اور اگر ایک ہی شعر یا ایک ہی مطلع پر کئی طرح سے مصراع اول چسپان کرے تو اوسکا نام تضمین مثلث ہے لیکن فی زمانناً جاری نہین ہے۔
مربع ۲	دوئم مربع چار مصراع کو کہتے ہین یعنی ایک مصراع مین تین مصراع ہم وزن وہم قافیہ ایک حال کے ایسے چسپان کئے جاوین کہ چوتھا مصراع اون تینون مصراعون سے مل جاوے اور اگر ایک ہی مصراع پر تین مصرعے کئی طرح پر چسپان کئے جاوین تو اوسکو تضمین مربع کہینگے
مخمس ومخمسہ ۳	فی زمانناً جاری نہین ہے سوئم مخمس پانچ مصراع کو کہتے ہین یعنے ایک شعر مین تین مصراع ہم وزن وہم قافیہ ایسے چسپان کئے جائین کہ پانچون مصرعے ایک ہو جاوین اور اگر ایک ہی مطلع یا فرد وغیرہ مین چند طرح سے مصرعے چسپان کئے جاوین تو اوسکو تضمین مخمس
مسدس ۴	کہتے ہین اور مخمسہ و تضمین مخمس بھی کہتے ہین۔ چہارم مسدس

معنی وشرح وغیرہ	نام
لاتے ہین اوسی کا نام ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے اور مقتضب اوسکو کہتے ہین کہ جب قصیدہ مین ابتدا سے مدح یا قدح بیان ہوے	
اوس نظم کو کہتے ہین کہ کچھہ اشعار جسکی تعداد کی حد مقرر نہین ہے اون اوزان مین جو مثنوی کی مقرر ہین کہی جاوین اور ہر شعر کا قافیہ علیحدہ علیحدہ ہو اور اوسکے بھی اشعار سلسلہ کے ساتھہ اکثر ہوتے ہین۔	مثنوی ١١
لغت مین پھیرنے کو کہتے ہین اور اصطلاحاً اوس نظم کو کہتے ہین کہ چند اشعار بطور غزل مع مطلع ایک وزن و قوافی کے کہہ کر ایک خانہ قرار دین بعد اوسکے ایک مطلع دوسرے قافیہ مین لیکن ہموزن اوسکے کہ معنی اون اشعار سے علاقہ نہ رہے بطور بند کے کہ پہلے اشعار کے آخر کے مصراع نہایت چسپان رہے گرہ دین بعدہ دوسرا خانہ اوسیطرح پر اوسی وزن پر دوسرے قافیہ مین اوسی قدر شعر کہکر دوسرا مطلع خواہ وہی سابق مطلع کیساتھہ تضمین کرین اسیطرح جسقدر چاہین بند کہین اور اگر اول بند کا مطلع ہر غزل کے بند مین ایک ہی آتا جاوے تو اوسکو تضمین کہتے ہین اور اگر ہر بند مین جداگانہ آوے اور گرہ کے ساتھہ چسپان رہے اور ہر بند شمار مین یکسان ہون اور بعضے نو شعر کے بعد بند لگاتے ہین اور بعضے دس شعر کے بعد و بعضے گیارہ شعر کے بعد و بعضی بارہ شعر کے بعد و بعضے تیرہ شعر کے بعد بند چسپان کرتے ہین جائز ہے اور ترکیب بند بھی اسی کو کہتے ہین	ترجیع بند ١٢
معنی تسمیط کے ا[illegible]دن موتی پرونے کو اور مسمط موتی پرو دئے ہوئے	مسمط ١٣

معنی و شرح وغیرہ	نام
تو اوسے فرد المطالعہ کہتے ہین اور جب قصیدہ کے شروع یعنی ابتدا مین کچھہ اشعار بطور تمہید بہار و گلزار یا صفت زمانہ یا شکایت گردش لیل ونہار روزگار یا عشق و حسن وغیرہ کے بیان کرکے اصل مطلب کی جانب متوجہ ہوتے ہین یعنی مدح خواہ ہجو جو منظور ہو کہتے ہین اوسکو گریز و حسن تخلص و تخلیص کہتے ہین مثال اوسکی بجنسہ بحری کا شکار ہے بدین معنی کہ اگر شکار سمت مشرق ہے تو بحری مذکور سمت مغرب چلے جاتی ہے دفعۃً بلند ہوکر صید کے اوپر آکر شکار کرتی ہے اوسی طرح سے قصیدہ مین بھی پہلے دوسرا بیان کرتے ہین پھر دفعۃً اوس سے گریز کرکے خوب صورتی کے ساتھہ باشارہ معقول اصل مطلب پر آجاتے ہین اور واضح رہے کہ قصیدہ مین جو مدح ہو پس تعریف ممدوح مین کچھہ ذکر سراپا و کچھہ وصف ہتھیار و کچھہ مدح اسپ و فیل و کچھہ وصف شجاعت و دلیری و کچھہ وصف مکان جیسا لائق شان ممدوح کے ہو اور آخر مین اشعار دعائیہ شرطیہ یعنی جبتک کہ زمین و آسمان یا روشنی مہر و ماہ رہے تیرا اقبال رہے بیان کرکے ختم کرتے ہین۔ اور تشبیب لغت مین اوسکو کہتے ہین جو جوانی کے دنون کا مذکور اور عشق کا حال قصیدہ مین بیان ہوتا ہے اور اصطلاحاً یہ ہے کہ چند اشعار بطور مدح یا ہجو کے پہلے قصیدہ مین لکھہ جاوین لیکن اب یہ قید باقی نہہ [illegible] تمہید بہار خواہ حسن یا عشق یا شکایت زمانہ وغیرہ قصید[illegible] بیان کرکے اصل مطلب پر رجوع	

نام	معنی و شرح وغیرہ
	ہوتے لیکن شعراے متقدمین نے تین سے کم اور بحلیس شعر سے زیادہ نہین لائے ہین اور شعراے متاخرین نے سو شعر سے زیادہ ایک غزل مین لائے ہین۔
قصیدہ ۱۰	لغت مین گاڑہے مغز کو کہتے ہین اور عربی مین پانچ پانچ سو شعر کا ایک قصیدہ ہوتا ہے اور فارسی مین سو سو ۱۲۰ سو شعر کا قصیدہ ہوتا ہے اور اردو مین بھی دو دو سو شعر کا قصیدہ ہوتا ہے اور کئی مطلع سے ہوتا ہے اور درمیان مین بھی مطلع ہوتے ہین اور قصیدہ مین قید عشق و محبت کی نہین ہے اور قصیدہ کئی طرز پر کہا جاتا ہے ایک۔ تشبیب بہاریہ جسمین بہار و گلزار کی تعریف کے بعد صفت مخاطب کی کرتے ہین۔ دوم تشبیب حالیہ یعنی شکایت و گردش زمانہ کی بعد تعریف مخاطب کرتے ہین۔ سوم تشبیب عشقیہ یعنی جدائی کے حالات بیان ہون چہارم تشبیب فخریہ یعنی پہلے اپنی تعریف بعدہ اوس سے بڑھکے مخاطب یعنی ممدوح کی تعریف ہو اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آخر مین جو حرف واقع ہوتا ہے اوسی حرف کے ساتھ قصیدہ کو نسبت دیتے ہین واگر حرف جیم ہو تو جیمیہ اور اگر لام ہو تو لامیہ اور اگر میم ہو تو میمیہ کہتے ہین۔ اور ذکر تشبیب کا دمتقضب کا ذیل مین کیا جائیگا اور کبھی قصیدہ کا نام اوسکے مرتبہ پر لحاظ کرکے رکھتے ہین یعنی الفامیہ کہ جسکا ہر ایک شعر صنعت خاص ... گیا ہو اور شمسیہ اوسکو کہتے ہین کہ جسکے ہر شعر کی ردیف آفتاب ... جس قصیدہ مین دو مطلع سے زیادہ ہون

نام	معنی وشرح وغیرہ
	اور تیسرے مین قافیہ نہین ہوتا اور چوتھا مصراع رباعی کا نہایت دلچسپ وبہتر ہوتا ہے اور اگر چارہ مصراع رباعی کے وزن پر نہون تو اوسے رباعی نہ کہین گے۔
قطعہ ۸	ایک مضمون سلسلہ وار مع قافیہ بلا مطلع جو آخر کے شعر پر ختم ہو اور قطعہ تعداد شعر پر منحصر نہین جسقدر شعر مین وہ سلسلہ تمام ہو لیکن دو شعر سے کم کا قطعہ نہین ہوتا ہے
غزل ۹	عشق آمیز باتین بندش کرنے اور محبت ومعشوق کے حسن وجمال وجدائی وقلق ورنج وملال ووصل کی خوشی کا احوال خواہ مدح خواہ قدح یعنے ہجو کا حال نظم کرنا اور ہر شعر مین ایک ایک مضمون علیحدہ علیحدہ ومختلف ختم ہو دوسرے شعر کا محتاج نہ ہے اور عربی مین مرد کا عشق عورت کے ساتھہ اور فارسی مین مرد کا عشق امرد کے ساتھہ اور بھاکھا مین عورت کا عشق مرد کے ساتھہ موزون کرتے ہین اور اُردو مین پیروی فارسی کی کرتے ہین اور گاہے بطور عربی کے بیان کرتے ہین اور اصل تعریف غزل کی یہ ہے کہ اوسمین مضمون عشق کا موزون ہو لیکن شعرائے متاخرین نے مضامین شراب وکباب و وعظ وپند ومعرفت ونصیحت کے بھی باندہتے تھے اب بعض زمانہ شعرا نے اپنے معشوق کو دوسرے کا عاشق ٹھہرا کر اظہار رشک اور کچھہ چھیڑ چھاڑ کی باتین لطف آمیز موزون کرتے ہین اور محققین کے نزدیک غزل پانچ شعر سے کم اور گیارہ شعر سے زیادہ نہین

نام قافیہ	تشریح ومعنی وغیرہ
تَضْمِین ۸	بمعنی ضامن گردانا کسیکو اور نباہ ہین اپنے لانا باقی بشرح صدر۔
رَدِیف ۹	اوس شخص کو کہتے ہین کہ پیچھے دوسرے کے ایک سواری پر سوار ہو و باقی بمعنی اصطلاحاً مندرجہ نقشہ یازدہم ہے۔

بیان نظم وتعریف رباعی وقطعہ وغزل وقصیدہ ومثنوی وترجیع بند ومسمط وغیرہ

نام	معنی وشرح وغیرہ
نَظْم ۱	اوس کلام کو کہتے ہین جو وزن وقافیہ رکھتا ہو۔
مَطْلَع ۲	شروع یعنی اول شعر کو کہتے ہین کہ جسکے دونون مصراع کا قافیہ برابر ہو اور اگر باردیف ہو تو بھی برابر ہو۔
حُسْنِ مَطْلَع ۳	جو شعر کے بعد مطلع اول کے آوے اور بعض نے مطلع ثانی وثالث وغیرہ کے بعد جو شعر آوے اوسکو کہتے ہین۔
شَاہ بَیْت ۴	جو شعر کہ سب اشعار سے بہتر وعمدہ ہو اوسکو کہتے ہین۔
فَرْد ۵	جسکے ایک مصراع اول مین ردیف ہو خواہ نہو اور مصراع ثانی مین قافیہ وردیف دونون آوین اور بعض اوس شعر کو کہتے ہین کہ سوائے اوس شعر کے کوئی دوسرا شعر کہا نہ گیا ہو۔
مَقْطَع ۶	آخر شعر کو کہتے ہین جسمین نام خواہ تخلص کہنے والے کا ضرور مندرج ہو
رُبَاعِی ۷	چار مصراع [illegible] تمام پہلے دوسرے وچوتھے کا قافیہ ایک ہوتا ہے

نام قافیہ	تشریح ومعنی وغیرہ
مُتَرَادِف ۱	بمعنی وریس یک دیگر سوار شونده وبمعنی پے در پے و دوسہ لفظ کہ ور معنی شریک ہون باقی بمعنی اصطلاحی نقشہ ہفم وربیان قسام تقسیم قافیہ کی مندرج ہے
مُتَوَاتِر ۲	بمعنی تنہا تنہا ویک یک بہم آنا وپے در پے آنا باقی بیان حال نقشہ ایضاً
مُتَدَارِک ۳	بمعنی معلوم کرنا اوس چیز کا کہ فوت ہوئی ہو اور جا پہونچنا باقی حال مندرج نقشہ ایضاً۔
مُتَرَاکِب ۴	بمعنی برہم نشستہ یعنے آگے پیچھے سوار ہونا باقی بشرح نقشہ ایضاً
مُتَکَاوِس ۵	بمعنی ایضاً ایضاً ایضاً۔

تشریح عیوب قافیہ کی جو کہ نقشہ دہم میں مندرج ہے

اِقْوا ۱	بالکسر ہمزہ یعنی الف بمعنی تمام ہونا توشے کا باقی حال اصطلاح نقشہ دہم مین درج ہے۔
تعدی ۲	بمعنی تجاوز کرنا حد سے باقی بشرح صدر۔
غلو ۳	بمعنی بلند کرنا ہاتھ کا حسبقدر بلند ہوسکے باقی بشرح صدر۔
سِنَاد ۴	بکسر سین مہملہ بمعنی مختلف ہونا حرف ردف کا باقی بشرح صدر۔
اِیطَا ۵	ایضاً بمعنی اوبھارنا کیسکو کہ پانْوْن ایک چیز پر رکھے اور اوسکو پامال کرے باقی بشرح صدر۔
اِکفا ۶	ایضاً بمعنی اونٹھ مقصد سے پھیرنا باقی بشرح صدر۔
[illegible]ل ۷	بمعنی [illegible] معین پر کسی چیز کا بہم پہونچانا یا کوئی شے کا دنیا یا لینا باقی بشرح صدر۔

نام حرکت و حروف	تشریح و معنی وغیرہ
تشریح اون حرکات کی جو ساتھ حروف تاسیس وغیرہ کے آتے ہین مندرجۂ نقشہ نہم	
رَس ۱	معنی اسکے ابتدا کے ہین یعنی پہلی حرکت یہی ہے باقی حال نقشہ نہم مین مندرج ہے۔
توجیہ ۲	معنی اسکے یہ ہین کہ حرکت سے مونہہ سامنے ساکن کے کیا باقی حال بشرح ایضاً۔
اِشباع ۳	بالکسر بمعنی سیر ہونے کے ہین یعنی بسبب حرکت اپنے کے آسودہ ہو جانی اور رہنے سے باقی حال بشرح ایضاً۔
حَذو ۴	با حائے حطی و ذال معجمہ سے ہے معنی اسکے لغت مین برابر ہونا یعنی لزوم مین برابر حرکت تاسیس کے ہے باقی بشرح ایضاً۔
تشریح اون حرکات کی جو ساتھ حروف وصل وغیرہ کی بعد حرف روی کے آتے ہین مندرجۂ نقشہ نہم	
مَجریٰ ۱	بمعنی جائے گذرنے آواز کی طرف حرف وصل کے باقی حال اسکا نقشۂ نہم مین مندرج ہے۔
نَفاذ ۲	حرکت حرف وصل کو کہتے ہین باقی حال بشرح ایضاً۔
تشریح اقسام و تقسیم قافیہ باعتبار وزن اور قافیہ کے تقسیم پانچ [illegible] ذیل پر ہاین	

نام بجود و حرکت قافیہ	تشریح و معنی وغیرہ
	قافیہ رئی سے کیسے ہوئے ہین باقی حال و اصطلاح نقشہ نہم کے بیان حرف روی مین مندرج ہین اور اصل حرف قافیہ کا روی ہے۔
تَاسِیْس ۲	لغت مین بنیاد رکھنا یعنے بنیاد قافیہ کے اسی حرف سے ہے اور باقی حال نقشہ نہم مین مندرج ہے
دَخِیْل ۲	معنے اسکے درمیان مین آنے والے کے ہین یعنے جو حرف کہ حرف تاسیس و روی کے بیچ مین آوے باقی بشرح صدر۔
رِدْف ۵	بکسر راے مہملہ و سکون دال مہملہ لغت مین پچھلی چیز کو کہتے ہین اگرچہ روی سے پہلے آتا ہے لیکن بلحاظ اسکے کہ حرف روی پر پہلے نظر پڑتی ہے باقی بشرح صدر یعنی نقشہ نہم کے۔
قَیْد	لغت مین بند کے معنے ہین باقی حال نقشہ نہم مین مندرج ہے۔

تشریح اون حروف کی جو بعد حرف روی کی آتے ہین مندرجہ نقشہ نہم

وَصْل ۱	لغت مین معنی چمٹنے کے ہین باقی حال نقشہ نہم مین درج ہے۔
خروج ۲	لغت مین معنی نکلنے کے ہین یعنی حرف وصل سے باہر ہے باقی حال بشرح ایضاً۔
مَزِیْد ۳	زائد کو کہتے ہین یعنی جو حروف حرف خروج سے زائد ہو باقی حال بشرح ایضاً۔
نائرہ ۴	لغت مین بھاگنے والے کو کہتے ہین یعنی جو حرف کہ بعد حرف مزید کے آوے اور کنارہ پر پڑے باقی بشرح ایضاً۔

نام بحور و حرکت قافیہ	تشریح و معنی وغیرہ
	بآسانی زبان پر جاری ہوتے ہین - لہذا بنام مزد منسرح ہوئی
مُضارِع ۱۵	بمعنی مشابہ کی ہین اور یہ بحر بحر منسرح سی مشابہت رکھتی ہی کیونکہ وتد و وتد مفروق دونون بحور مین آتی ہین اور قول خلیل کا یہ ہی کہ یہ بحر بحر ہزج سی ہم شبیہ ہی کیونکہ وتد مجموع دونون بحور کے مقدم ہین لہذا بنام مزد مضارع ہوئی -
مُقتَضَب ۱۶	معنی اقتضاب کی کاٹنے کے ہین لہذا اس بحر کو بحر منسرح سی کاٹا ہی کیونکہ ارکان ان دونون بحور کی ایک ہین
مُجتَث ۱۸	معنی اجتثاث جڑ اوکھیڑنے کی ہین اور بحر ہذا کو بحر مقتضب سی اوکھاڑا ہی اور بعض کا قول یہ ہی کہ اس بحر کو بحر خفیف مسدس سی کیونکہ بحر ایک رکن اول کی باقی ہر سہ ارکان دونون ایک ہین
مُتَقارِب ۱۹	چونکہ اس بحر کے اوتاد و اسباب ہم و نزدیک ہین اور تقارب کے معنی نزدیک کے ہین لہذا بنام مزد متقارب کیا ہے -
مُتَدارِک ۲۰	بمعنی دریافتن و پیوستن کے ہین یعنے اسباب و اوتاد سے ملی ہے اور ابوالحسن اخفش نے اس بحر کو نکالا ہے -

بیان تشریح قافیہ و حرف روی اور اون حروف کے جو قبل حرف روی کے آتے ہین

قافیہ	لغت مین پیچھے چلنے والے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین بار بار لانا چند الفاظ مختلف کا ساتھ حروف معین [illegible] آخر مصرعون مین و باقی حال نقشہ نہم مین مندرج ہے -
رَوِی	لغت مین رسّی کو کہتے ہین جس سے شلیتا اونٹ کا [illegible] ہین گویا حروف قافیہ

نام بحور	تشریح ومعنی وغیرہ
	اور اہل عرب اکثر اشعار فخریہ معرکۂ جنگ مین ایسے وزن پر پڑھتے ہین۔
رَمَل ۸	لغت مین حصیر یافتن یعنی چٹائی بُننے کو کہتے ہین یعنی رکن اس بحر کے مانند چٹائی کے اسباب و ریسمان سے بنے ہوے ہین اس لیے نامزد رمل سے کیا ہے۔
سَرِیعْ ۹	بمعنی جلد کی ہین یعنی جلد تر چلنا یا جلد تر بولنا چونکہ اسمین اوتاد و اسباب زیادہ ہین بدین سبب نامزد سریع کے ہے اور اسمین مثمن نہین آتا ہے۔
خَفِیفْ ۱۰	یہ بحر سبک ترین ہے اور خفت وزن کی اسمین ہے اور عربی مین صرف یہ بحر مسدس ہے لیکن اہل فارسی اسکو مثمن مین بھی لائے ہین
جَدِیدْ ۱۱	چونکہ یہ بحر بعد خلیل بن احمد و ابوالحسن اخفش و یوسف نیشاپوری کے حکیم بزرجمہر قمی وزیر نوشیروان عادل نے تازہ پیدا کیا لہذا جدید کہتے ہین یہ بحر مخصوص واسطے اہل فارس کے ہے لیکن شعراے فارس کے نزدیک ناپسند ہے۔ اور اس بحر مین مثمن نہین آتا ہے۔
قَرِیبْ ۱۲	اسمین ارکان مضارع کے قریب مین اور یوسف نیشاپوری نے قریب زمانہ خلیل بن احمد کے اس بحر کو نکالا ہے لہذا نام اسکا قریب رکھا گیا ہے اور اس بحر مین مثمن نہین آتا ہے۔
مُشَاکِلْ ۱۳	اس بحر کے ارکان ہمشکل بحر قریب کے ہین لہذا مشاکل نامزد ہوئی ہے اس بحر مین مثمن نہین آتا ہے۔
مُنْسَرِحْ ۱۴	بمعنی آسانی کے ہین چونکہ اس بحر مین سبب ہا مقدم اوتاد پر ہین و

نام الفاظ	تشریح ومعنی وغیرہ
اَثرم ۲۶	بالفتح بمعنی شکستن دندان یعنی پوپلا باقی تشریح زیر مزحاف مسدس۔

تشریح بحور متعلقہ دوائر ارکان مندرجہ نقشہ چہارم

طَوِیْل	بمعنی دراز کے ہین اسلیے نام طویل ہوا اسمین سواے مثمن کے مسدس نہین آتا ہے۔
مَدِیْد	بمعنی کشیدہ یعنی بحر طویل سے اسکو نکالا ہے و بعضے کہتے ہین کہ دو سبب دو طرف ارکان سباعی سے کھینچا گیا ہے اور اسمین سواے مثمن کے مسدس نہین آتا ہے
بَسِیْط	بمعنی گسترانیدہ کے ہین یعنی کشادگی مین مانند مدید کے ہے اور زبان عرب مین بھی ان تینون بحور مین مثمن آتے ہین لہذا نام انکا طویل و مدید۔ و بسیط پڑا ہے یعنی لانبا و کھنچا ہوا اور حاصل معنی ہر سہ بحور کے ایک ہین۔
کَامِل	اسمین حرکات بسیار ہین یعنی ہر رکن مین پانچ متحرک لائے ہین لہذا کامل نامزد کیا ہے۔
وَافِر	بشرح بحر کامل کے ہے اوسی سے بسیری نکالا ہے۔
ہَزَج	بمعنی آواز خوش گوار کی ہے اور اہل عرب بیشتر اشعار با واز خوش بسرود مین گاتے ہین لہذا اسکا نام ہزج رکھا ہے اور یہ بحر خوش وزن سے عربی مین آئے ہین۔
رَجَز	لغت مین معنی اسکے اضطراب و سرعت کے ہین گھبرانا و جلدی کرنا

تشریح ومعنی وغیرہ	نام الفاظ
کا نقشہ دوم مین مندرج ہے۔	
بالفتح بمعنی دامن کشیدن و دراز کردن یعنی دامن کشادہ کرنا باقی بشرح الفاً۔	ترفیل ٣٤
بالفتح خاء معجمہ وسکون راے معجمہ بمعنی شگافتن پرہ بینی و ناک کاٹنا باقی بشرح الفاً۔ اور اسکی متعلق دس زحاف ذیل ہین۔	خرم ٣٥
بفتحتین بمعنی تیرہ شدن مرد در جنگ باقی بیان اصطلاح کا زیر زحاف خرم کے مندرج ہے۔	ثرم ٣٦
بالفتح پیچیدن موئے کلالہ و معنی دوم پیچ کھائے ہوے سینگ اوپر کانون کے باقی بشرح صدر۔	اعقص ٣٧
بالفتح بمعنی بریدہ شدن و برگشتگی پلک یعنی پلک پھرا ہوا باقی بشرح زحاف صدر۔	اشتر ٣٨
بفتحتین بمعنی بے گوشتی ران باقی بشرح زحاف صدر	ازلل ٣٩
بفتح بریدن دم را و بیخ برکندن باقی بشرح زحاف صدر	ابتر ٤٠
بفتح بمعنی شکستہ دندان یعنی دانت ٹوٹا ہوا باقی بشرح زحاف صدر	اقصم ٤١
بفتحتین بضاد معجمہ بمعنی شکستہ شاخ و باصطلاح آنا زحاف خرم کا رکن مُفَاعَلَتُن مین یعنی ساقط کنندہ حرف اول ہے۔	اعضب ٤٢
بفتح بمعنی رخنہ کردن یعنی سوراخ دار باقی بشرح زحاف صدر۔	اثلم ٤٣
بالفتح بمعنی دونون کان چھیدے ہوے باقی بشرح صدر۔	اخرب ٤٤
بالفتح بمعنی نکٹا باقی بشرح [illegible] زحاف صدر۔	اخرم ٤٥

نام الفاظ	تشریح ومعنی وغیرہ
کَشْفٌ ۱۸	بفتح بمعنی کانٹا ایڈی نشتر کی باقی بیان بتشریح نقشہ دوم کے
جَبْلٌ ۱۹	بفتح خاء معجمہ وسکون باے موحدہ بمعنی ہاتھہ پاؤن کاٹنے کے ہین باقی بتشریح ایضاً ۔
وَقْفٌ ۲۰	بفتح بمعنی استادن یعنی ٹھہرنا باقی بتشریح ایضاً ۔
شَكْلٌ ۲۱	بفتح بمعنی پاے چار پایہ برسن بستن ومعنی صورت بگڑنے کے ہین باقی بتشریح ایضاً ۔
اَصْلَمْ ۲۲	بفتح بمعنی گوش از بن بریدن ومعنی کان کاٹنے کے ہین باقی بتشریح ایضاً
تَشْعِیْثٌ ۲۳	بفتح بمعنی پراگندہ شدن یعنی بکھیرنا باقی بتشریح ایضاً ۔
اَحَذُّ ۲۴	بفتحتین بمعنی کوتاہ شدن وکاٹنے کے ہین باقی بتشریح ایضاً ۔
قَطْعٌ ۲۵	بفتح بمعنی بریدن یعنی کاٹنا باقی بتشریح ایضاً ۔
جَدْعٌ ۲۶	بفتح جیم عربی وسکون دال مہملہ بمعنی بینی وگوش ودست بریدن باقی بتشریح ایضاً ۔
جَبٌّ ۲۷	بفتح بمعنی خصی کردن باقی بتشریح ایضاً
قَصْرٌ ۲۸	بفتح بمعنی کوتاہ کردن یعنی چھوٹا کرنا باقی بتشریح ایضاً
رَفْعٌ ۲۹	بفتح بمعنی برداشتن باقی بتشریح ایضاً
اَثْلَمُ ۳۰	بفتح بمعنی توڑنا دانتوں کا جڑ سے باقی بتشریح ایضاً
مَنْحُوْرٌ ۳۱	بفتح بمعنی گلو بریدن وپھاڑنا باقی بتشریح ایضاً
تَسْبِیْغٌ ۳۲	بفتح بمعنی تمام کردن یعنی پورا کرنا باقی بتشریح ایضاً
اِذَالَہٗ ۳۳	بالکسر بمعنی دامن دراز کردن یعنی دامن پھیلانا باقی بیان اصطلاح

نام الفاظ	تشریح و معنی وغیرہ
عَصْب	بفتح عین مہملہ وسکون صاد مہملہ بمعنی فراہم کرنا شاخہاے درخت کا واسطے کاٹنے کے وخشک ہونا آب دہن کا مُنہ مین اور پٹنا زور سے لپیٹنا۔ باقی بیان اصطلاح کا نقشہ دوم مین درج ہے۔
کَفّ	بالفتح بمعنی باز داشتن یعنے روکنا باقی بیان اصطلاح ایضاً
عَقْل ۶	بفتحتین بمعنی بستن بازو وساق شتر باقی بشرح ایضاً۔
قَبْض	بفتح بمعنی گرفتن بہ پنجہ باقی بشرح ایضاً۔
طَیّ	بفتح بمعنی لپیٹنا کے ہین باقی بیان بشرح ایضاً۔
خَبْن ۸	بفتح بمعنی نہاں کرنا ودامن لپیٹنا کہ کوتاہ ہوجاے باقی بشرح ایضاً۔
نُقْص ۱۰	بالضم بمعنی کم کردن یعنی نقصان کرنا باقی بشرح ایضاً۔
جَحْف ۱۱	بفتح بمعنی نقصان کرنا باقی بشرح ایضاً۔
کَبَل ۱۲	بفتحتین بمعنی پوستین کوتاہ باقی بشرح ایضاً۔
تَجْلیع ۱۳	بفتح بمعنی بیرون کردن جامہ وکشادہ کردن دندان پیشین باقی بشرح ایضاً
اَرْبَع ۱۴	بالفتح بمعنی چار شدن باقی بیان اصطلاح بشرح صدر ہے اور اس زحاف کو ربع بھی کہتے ہین۔
خَزْل ۱۵	بالفتح بمعنی بریدہ شدن باقی بیان اصطلاح کا نقشہ دوم مین مندرج ہے۔
حَذَف ۱۶	بفتحتین بمعنی انداختن یعنی دور کرنا باقی بیان ایضاً۔
قَطْف ۱۷	بفتح قاف وسکون طاے مہملہ بمعنی بریدن خوشہ انگور وغیرہ یعنی دور کرنا باقی۔ ایضاً۔

نام الفاظ	تشریح ومعنی وغیرہ
ضَرْبُ ۹	بالفتح بمعنی قسم کے ہے یعنی ٹکڑا عروض کے مصرع ثانی کے آخر مین آتا ہے اور اسکو عجز بھی کہتے ہین۔
سَبَب ۱۰	بالفتح بمعنی رسن یعنی رسّی کے ہین اور اصطلاح مین لفظ دوحرفی کو کہتے ہین دو طرح پر ہے تشریح اسکی نقشۂ اول مین مندرج ہے۔
وَتَدْ ۱۱	بفتحتین بمعنی مینخ کے ہین اور اصطلاح مین لفظ سہ حرفی کو کہتے ہین دو طرح پر اسکا بیان نقشۂ اول مین مندرج ہے۔
فَاصلہ ۱۲	بالفتح بمعنی ستون اور اصطلاح مین لفظ سہ حرفی کو کہتے ہین دو طرح سے ہے اور بیان دونون طرح کا نقشۂ اول مین مندرج اور معنی دوسرے اسکے یہ ہین کہ جدا کرنے والا حرکات کا سکون سے ساتھ فصل کے
تشریح زحاف مندرجۂ نقشۂ دوم	
زِحَاف ۱	بمعنی اصل سے دور پڑنا یعنی جیسے تیر کے نشانہ سے دور گرنا اور اصطلاح مین چند تغیرات کہ ارکان مین ہوتے ہین اور بحر بسبب اون تغیرات کے دوسری صورت پیدا کرتی ہے گویا اصل سے اپنی دور پڑتی ہے وہ تین قسم ہین کہ بیان اوسکا نقشۂ دوم مین مندرج ہے۔
اِضْمَارْ ۲	بالکسر بمعنی پوشیدہ کرنا و لاغر کرنا اسپ کا باقی بیان اصطلاح کا [illegible] نقشۂ دوم مین ہے۔
وَقص ۳	بالفتح بمعنی گردن توڑنا اور باقی بیان اصطلاح نقشۂ دوم مین مندرج ہے۔

	موزون معلوم ہوتے ہین مثل بسم اللہ الرحمن الرحیم کی ہر چند شاعرون نے موزون ٹھہرا لیا ہے لیکن ہرگز مصراع نہین ہوسکتا ہے کیونکہ حق تعالے جل شانہ نے قصد شعر یا مصراع کہنے کا نہین کیا لہذا اسکو شعر یا مصراع ہرگز نہ کہین گے۔ اور شاعر قافیہ و ردیف کے جاننے والے کو کہتے ہین اور بعضے محققین کے نزدیک قافیہ ہونا شعر مین شرط نہین ہے اور پہلی جس شخص نے شعر زبان سریانی مین کہا ہے حضرت آدم علیہ السلام تھے کہ مرثیہ ہابیل کے کہا ہے اور جو شخص کہ پہلے شعر عربی مین کہا ہے معرب بن قحطان ہے اور جسنے پہلے فارسی مین شعر کہا ہے بہرام گور ہے اور جسنے اردو مین پہلے شعر کہا ہے امیر خسرو دہلوی ہے۔
صدر	بالفتح بمعنی اول یعنی پہلا یہ ٹکڑا مصرعہ اول کا پہلا حصہ ہے۔
حشو ۶	بالفتح بمعنی پُر یعنی مصرعہ کا شکم درمیان کے رکن سے بھرا ہے یہ جزو یعنی ٹکڑا مصرعہ اول و دوم کے درمیان کا دوسرا و تیسرا جزو ہے اور ایک جزو سے اگر زیادہ ہو تو حشو ہا یعنی جمع قرار دینگے۔
عروض ۷	بالفتح بمعنی چوب خیمہ گویا جسطرح سے خیمہ بغیر چوب کے استاده نہین ہوسکتا ہے اسیطرح بر قیام مصراع کا بغیر جزو کے غیر ممکن ہے اور عروض کے معنی مقابل کے بھی آئے ہین یعنی ہر بیت مقابل ارکان کے ہین یہ ٹکڑا مصرعہ اول کے آخر مین آتا ہے اور دوسرے معنی عروض کے پہلے بیان ہو چکے ہین۔
ابتدا ۸	بالکسر بمعنی شروع و اول یعنی پہلا یہ ٹکڑا مصرعہ ثانی کا اول حصہ ہے۔

فہرست فرہنگ و تشریح الفاظ رسالہ عروض اُردو

نام الفاظ	تشریح و معنی وغیرہ
عَرُوض ۱	بالفتح اول نام ایک علم کا ہے کہ اوس سے اوزان دریافت ہوتے ہین اور وجہ تسمیہ کے رسالہ سیفی مین بہت ہے ایک اوسمین سے یہہ ہے کہ عروض بمعنی معروض کے ہے اور یہ علم بھی معروض علیہ ہے کہ شعر موزون و ناموزون اس سے معلوم ہوتا ہے۔ اور موجد اس فن کا خلیل بن احمد عربی ہے۔
مِصْرَاع ۲	بالکسر بمعنی نصف حصہ بیت کا اور اصطلاحاً ایک پلہ دروازہ سے مناسبت کے ہے گویا کہ دو مصرع دونون پٹ ہوکے ایک دروازہ بیت کا قائم ہوا اور ایک مصرعہ مین تین یا چار خواہ آٹھ یا سولہ جزو یعنی ٹکڑے ہوتے ہین بیان اسکا نقشہ اول مین ہے۔
بَیْت ۳	بالفتح بمعنی مکان و خیمہ کے ہے واضح رہے کہ اکثر اہل عرب خیمہ مین رہتے ہین اور خیمہ کے لیے رسی و میخ و چوب لازم ہے جبتک یہ سب اسباب بہم نہون گے خیمہ استادہ نہین ہو سکتا ہے لہذا سبب و وتد و فاصلہ قائم کئے گئے ہین اور ہر بیت مین جو مثمن ہے اوسمین آٹھ ٹکڑے یعنی جزو اور جو مسدس ہے اوسمین چھہ جزو اور مضاعف ہے اوسمین سولہ ۱۶ و بتیس ۳۲ جزو ہین باقی بیان اسکا نقشہ اول مین ہے
شِعْر ۴	بالکسر بمعنی دریافتن و دانستن کے ہے اور اصطلاح مین سخن موزون و مقفا کو کہتے ہین کہ قصداً تکلم سے سرزد ہوا اور جو قصداً نہو اوسکو مصرعہ یا شعر نہ کہین گے مانند آیات قرآن مجید کے کہ اکثر آیات

کو دین و گرین و پڑین وغیرہ کے اور جہان پر واو و نون متکلم کے آوین مثل آؤن و جاؤن و دکھاؤن و لاؤن وغیرہ کے باعلان نون ناجائز ہے و دیگر الفاظ بے ترکیب مین اعلان نون جائز ہے دہم تعقید کا شعر مین آنا بھی ممنوعات سے ہے وقت بندش کے الفاظ مقدم و موخر کا خیال ضرور چاہیے یازدہم چونکہ شرط کے واسطے جزا بھی ضرور ہے تو کبھی لفظاً اور کبھی معناً آتی ہے اور شرط و جزا ہندی مین اگر و جو و تو و جب و تب کو کہتے ہین اسکا بھی لحاظ رہے دوازدہم حروف غین مہملہ و ہائے ہوز یہ دونون ایسے چھپے دشمن ہین کہ اکثر شعرا کو دہوکا دیکر بندش مین آجاتے ہین اور وقت تقطیع کے وزن سے خارج ہوکے شاعر کو خفیف کراتے ہین و ذلت دینے کے لیے نظر آتے ہین پس لازم ہے کہ وقت موزونیت کلام و تقطیع کے لحاظ ان دونون حروف کا ضرور ملحوظ خاطر رہے۔ فقط تمام شد رسالہ ہذا در ۱۲۸۷ ہجری۔

الحمد للہ والمنہ کہ رسالہ ہذا باحسن الوجوہ انجام کو پہونچا اب امید ذات پاک رب ذو المنن سے یہ ہے کہ بتصدق جناب انبیاء ہذا علیہم السلام طالبان اس فن کو اس سے خرسند کرے اور اس مولف کم بضاعت کو مطالب دلی سے بہرہ مند کرے۔

بندش کرنی چاہیے اور فی زماننا قسم محاورات کے دو طرح پر جاری ہین اول محاورہ
و روزمرہ مردونکا کہ جو زبان فصحا و بلغا پر جاری ہے دوم محاورہ و روزمرہ بیگمات
کا کہ یہ زبان عاشق مزاجان و نازنینان کو نہایت مرغوب طبع ہے پس لازم ہے
کہ جو زبان و محاورہ حسب مقام و محل کے لیے مناسب و مزیب ہو اوسی جگہہ پر بندش
مین آوے اور حتی الوسع جبتک الفاظ اردو فصیح آوے تو لفظ فارسی موزون
نکرنا چاہیے پنجم ترکیب مضاف و مضاف الیہ کی یعنی لفظ فارسی و عربی کا طرف لفظ
ہندی کے مضاف نہین ہو سکتا ہے اسکا پاس و لحاظ ضرور چاہیے ششم ترک
کرنا کلمہ رابطہ کا مثل دیکھہ چلی بجاے دیکھکر چلی و مین کیا بجای مین کو نے
کیا وغیرہ کے جائز نہین ہے ہفتم اختلاف خطاب کا کہ ایک مصرع مین
تیری اور دوسرے مصرع مین تم یا اول مصرع مین آپ و مصرع ثانی مین تو
یعنی اگلے و متوسط و آخری ضمیر واحد متکلم و جمع متکلم کا لحاظ رکھنا چاہیے ایسے
کلام کو شتر گربہ کہتے ہین ہشتم فک اضافت کممنوع مین داخل ہے لیکن جہان ع
ترکیب مین درست ہے البتہ جائز ہے نہم اعلان نون کا با ترکیب فارسی مثل
دیندار و جاندار و آرام جان و علیکی دوران وغیرہ کے جائز نہین
ہے و اگر بے ترکیب آوے تو اردو مین جائز ہے ہر چند کہ الفاظ عربی مین اعلان
نون جائز ہے لیکن جب یہ ترکیب فارسی یا بواو عطف بندش کرینگے تو نون غنہ کا برینگے
اور مثل گران و خزان و روان و دوان و طپان و چنان و نہان
و عیان وغیرہ کے اور جن الفاظ مین الف و نون جمع کے آوین مثل مردان
و زنان و فراوان وغیرہ کے اور اردو مین کوان و دہوان دیہان
و وہان و کہان و جہان بمعنی جس جگہہ و کہین و نہین و ہین و مین
وغیرہ کے اور جن الفاظ مین یا و نون جمع کے آوین مثل ہمنشین و کھیلین

مختصر کیا **دوم** صحت الفاظ ضرور ہے ساکن کا متحرک و متحرک کا ساکن و مخفف کا مشدد و مشدد کا مخفف مستعمل نہونے پاوے مانند نشہ کے کہ شین معجمہ مشدد ہے اوسکو متحرک استعمال مین لانا مثلہا غیور کی کہ دراصل مخفف ہے اوسکو مشدد پڑہنا یا امیّت بالفتح و ثانی مشدد یا کسرہ ہے ساتھہ قافیہ دولت کے باندہنا نچاہیے کیونکہ جو الفاظ کہ لغت مین صحیح مندرج ہوئے ہین اوسی طرح سے محاورہ مین بولنا چاہیے نہ کہ مانند تَخَتْ بَخَشْ و صُبَحْ وغیرہ اکثر حضرات حرف ثانی کو بالفتح بولتے ہین اسی طرح سے رفتہ رفتہ تھوڑے دنون مین ان الفاظ غلط کو محاورہ تصور کرکے باندہنا شروع کردینگے ہان اگر الفاظ اُردو مین مثال **ملتے و چلتے** یا دوڑ دھوپ یا لوٹتے پوٹتے وغیرہ کے دوسرے لفظ محاورہ لاوین یا کم و بیش کرین تو شعرا کو اختیار ہے مگر لغت تو خود صحیح بلکہ اصح ہے اوسکے الفاظ کو کیون غلط فرماتے ہین اور مثل دِواۃ بکسرہ مجہول بغیر یاے تحتانیہ کے کہ دراصل لفظ دیوانہ بکسرہ و یاے معروف کے لانا درست ہے الا چند الفاظ کہ غلط العام فصیح ہین پیروی اساتذہ کی کرین تو جائز ہے مثل **قالب** و کافر و حاتم و موسم وغیرہ کے کہ اسم فاعل بکسرہ سوم ہے ضرورتہً بفتح سوم موزون ہوتا آیا ہے لیکن جو لفظ فارسی کا ہے اوسکو اردو مین اپنی طرف سے بڑہاؤ گھٹاؤ نکرنا چاہیے۔ **سوم** اختلاف تذکیر و تانیث کا ایسے کلمہ کو تحقیق کرکے جو فصحا کی زبان پر جاری ہو موزون کرنا چاہیے اکثر الفاظ مختلف فیہ ہین کہ بعضے تانیث و بعضے تذکیر کے قایل ہین مثل نشو نما و قامت و زنار و گریز و آغوش و بلبل و سبحہ و فاتحہ وغیرہ کے پس لازم ہے کہ جس اوستاد پر رجحان والیکا یعنی اتفاق زیادہ تر ہو یا وہ مسلم الثبوت ہو تو اوسکی پیروی کرین **چہارم** صحت روزمرہ کی جو فصحا کے استعمال مین ہو

کہتے ہین یہ بھی ایک صنعت جدیدہ ہے مثال اسکی مولف سے ہے

شعر
سردار ہین انس وجانکی شبیر ہا مختار ہین دوجہان کے شبیر

اسمین سردار ومختار مین قافیہ اول رائے مہملہ ہے و دوم بعد حاجب کے جان وجہان مین قافیہ نون ہے اور ہین اور کے شبیر ردیف ہے

نقشہ دوازدہم مختصر بیان اون چیزون کا جو واجب الترک ہین

ہرچند کہ حال متروکات وعیوب قوافی وغیرہ کا بیان ہوچکا ہے الا امور ضروری مختصر مندرج ہوتے ہین یعنی نمونہ از خروارے اول الفاظ متروکات جو بعہد شعرائے متقدمین تھے کہ اوسوقت مین وہی زبان جاری تھی لیکن رفتہ رفتہ تراش وخراش ہوتی ہوتے اب زبان اردو صاف ہوگئی شعرائے حال از عہد شیخ امام بخش ناسخ وخواجہ حیدر علی آتش سے اون الفاظ کی ورزش نہین کرتے ترک اوسکا مستحسن ہے مثل اور بودن نہ ودہ بجائے طرف و اودہر بجائے ادہر و ایدہر بجائے ادہر وکیدہر بجائے کدہر و نت یعنی استمرار بجائے ہمیشہ و ٹک یعنی ہوشیار کتا بجائے کو و کنی بجائے پاس و منی بجائے مین و نین بجائے آنکھ و مون بجائے مین و سون بجائے سے و ستی بجائے سے و جیوڑا بجائے جان و جیون بجائے زندگی و گُن بمعنی ہنر کے و سجن و سریجن و میان بجائے معشوق و کسون بجائے سوگند و لوہو بجائے لہو و نیہہ و پیت بجائے محبت و ٹک بجائے ذرا و مکہ و مکہہ بجائے رخ و تنک بجائے اندک و جگ بجائے جہان و نپٹ بجائے محض وغیرہ کے ومن قبیل اسکے بہت الفاظ ہین باعث طول کے

کے ایک معنی خواہ کئی معنی پر لا دین یا بعضے ردیف بنفسہ ہو اور بعضے
مرکب جزو ردیف کہتے ہو مثل چمن دیدم و خندیدم وغیرہ کے اور اردو
مین صورت غم کی و تجلی چمکی وغیرہ کی تو جائز ہے الا معمول جمہور
قول اولی ہے اور مقدار ردیف کے معین نہین ہے اگر تمام شعر قافیہ
و ردیف سے ملا تو جائز ہے مثل رباعی از مولف غم کھائے کس لیے
خدا رازق ہے ؛ غم کھائے کس لیے خدا رازق ہے ؛ مان باپ سے بچی یاد
چاہئے ہی ہمین ؛ سم کھائے کس لیے خدا رازق ہے ؛ اختلاف ردیف
کا اشعار اردو مین جائز نہین ہے مگر اوس صورت مین کہ اشارہ اوسکا
شعر مین پایا جاتا ہو۔ لیکن واضح رہے کہ باوصف اشارہ کے بھی اردو
مین جائز نہ رکھنا چاہیے کیونکہ شمس الدین فقیر نے یہ فقرہ نسبت
زبان فارسی کے حدائق البلاغت مین تحریر فرمایا ہے ورنہ زبان
اردو مین کوئی شعر مقید وغیرہ لیاکہ جسمین اختلاف ردیف کا ہو پایا نہین
جاتا ہے اور اگر ردیف درمیان دو قافیون کے آوے تو اوسے حاجب
کہتے ہین داخل صنعت صنائع لفظی کے ہے اور بقول صاحب معراج العروض
کے اگر ردیف قبل قافیہ کے واقع ہو تو ایک قسم حاجب کی یہ بھی ہے
کہ مثال اسکی یہ ہے شعر مولف ؛ تجھکو شہ کائنات حق نے کیا
مجھکو پیام نجات حق نے دیا ؛ اسمین اول تجھکو و مجھکو قافیہ ہے پھر کائنات
و نجات قافیہ ہے و ردیف حق نے ہے بعد اسکے پھر قافیہ کیا و دیا ہے
اور اگر درمیان دو قافیہ کے ردیف آوے تو اوسکو مع الحاجب لرد الف

نام عیوب	معنی و شرح و مثال
	ترکیبی وہ ہے کہ ایک لفظ کو دوسری لفظ کے ساتھہ ترکیب دیگر پیدا کرین مثل بہانہ کیا دکیا نہ کیا وصاحب خانہ رہی دیا ثر ہے دکیا کیا نہ ہوے دہیز دانہ ہوے وغیرہ کی اور تحلیلی وہ ہے کہ ایک لفظ کو پارہ کرین تو نصف ردیف ہو اور نصف قافیہ اور اوسکے دو معنی پیدا ہون مثل نیاز ارد سکے کہ لفظ مسلم کے معنی آزار ندیے کے ہین اور اگر پارہ کرین تو اوس سے معنی آرزو لانے کے پیدا ہوتے ہین و اُردو مین کلائی وغیرہ کہ لفظ مسلم اعضاے بدن سے ہے اور اگر پارہ کرین تو بمعنی تسکین آمد کے ہے ہر چند کہ یہ دونون قسمین محسنات سے قافیہ کے شمار ہوے ہین الا اگر مکرر ایسے قافیے بلا فاصلہ آئین تو مستحسن نہین ہے۔
تضمین ۵	یعنی وہ قافیہ کہ موقوف ہو بیت مابعد پر مثل جانا آد کھانا لاد وغیرہ کے ہر چند کہ سکاکی نے اسکو عیب ٹھہرایا ہے لیکن شمس الدین فقیر وشعراء زبان اردو کے نزدیک داخل عیب کے نہین ہے بلکہ نتائج کا کہہ سکتی ہین

نقشہ یازدہم بیان مختصر ردیف مین

جاننا چاہیے کہ ردیف اوسکو کہتے ہین کہ جو بعد قافیہ کے آخر مصرعون مین مکرر مستقل ایک ہو خواہ زیادہ تکرار لفظ معتبر ہے نہ تکرار معنی لیکن نزدیک صاحب معیار الاشعار یعنی خواجہ نصیر الدین طوسی علیہ الرحمۃ کے ردیف مین تکرار لفظ معتبر ہے مکرر ہونا معنی کا جائز نہین ہے اگر زدیف غیر

نام عیوب	معنی وشرح وامثال
	اور فارسی مین صیغہ امر ونہی مانند بیا و میا کے ایطاء خفی ہے لیکن اردو مین مثال اسکی غیر ممکن ہے کیونکہ فارسی مین باے زایدہ علامت امر کی ہے اوسکو شاذ و نادر لاتے ہین اور میم علامت نہی کی ہے بخلاف اردو کے کہ امر مین کوئی علامت نہین ہے اور نہی مین حرف نون ہے اس لیے قافیہ جائز نہین ہوتا ہے اور اردو مین یہ بھی قاعدہ زبان اساتذہ سے تحقیق ہوا ہے کہ قافیہ ہنسانا و کھلانا مین بعد حذف کلمہ نا کی حرف ہنسا و کھلا قافیہ درست آتا ہے بخلاف اوٹھنا و بیٹھنا کے کہ بعد حذف کلمہ نا کے حرف اوٹھ و بیٹھ رہجاتا ہے اسمین قافیہ باقی نہین رہتا ہے وعلاوہ اسکے قافیہ ترا و مرا و چرا و کرا حسب قاعدہ فارسی داخل ایطاء خفی ہے حالانکہ ترجمہ اردو مین تجھکو و مجھکو و جسکو و کسکو بقید قافیہ سے ایطاء سے بھی پاک ہے یہہ اختلاف زبان کا ہے ورنہ وہی اصول ہے جیسا کہ عربی سے زبان فارسی و فارسی سے زبان اردو مین جاری ہوے ہین اور بقول صاحب مفتاح کے عیب ایطاء کا قید مطلع مین ہے اور اگر قصیدہ و غزل مین فاصلہ ایسے قافیونکا دور دور پر واقع ہو تو معیوب نہین ہے ۔ اور شعراے اسکو شائگان بھی کہتے ہین ۔
معمول ۔	یعنی تکرار قافیہ کا کہ شاعر تصرف شائستہ کر کے اوسکو بہم پہونچا دے اور یہ تصرف دو قسم ہے ایک ترکیبی دوسرا تحلیلی ۔

نام عیوب	معنی وشرح وامثال
	ستمگر و بازیگر و یاران و دوستان و سیمین و زرین وگلہا و باغہا و غنچہ ہا و ثمرہا وغیرہ کی اور عربی مین - ظالمین و کاملین و عینین و شفتین وغیرہ کی اور اردو مین آنکھین و نظرین و رونا و جلنا و بیٹھنا و پھیلنا وغیرہ کے کہ یہ بدترین عیوب قافیہ سے ہے اور قسم دوسری خفی ہے کہ مکرر ہونا اوسکا ظاہر نہو مثل کاوش و سازش و رنجور و مزدور و سخاوت و شجاعت و دانا و بینا وغیرہ کے لیکن شعراء متاخرین زبان اردو مین آب و گلاب کو ایطاء خفی شمار نہین کرتے کیونکہ گل سرخ کو اردو مین گلاب استعمال کرتے ہین اور گلاب کہ جسکی معنی آب گل ہین اوسکو عرق گلاب کہتے ہین اور اردو مین مثل مٹہا و اوٹھا و ہوا و بڑہا و دکھلا و سکھلا وغیرہ کے ایسے قافئے ہزاروں طور سے اساتذہ نے باندہے ہین اگر ان سب پر ایطاء خفی کا لحاظ کیا جاے تو بہت سے اشعار غلط ہو جاوین گے پس معاذ اللہ ایسے اساتذہ نہ تھے و نہ ہین کہ عروض سے ناواقف ہوکے دیدہ و دانستہ فرمایا ہو لاریب ان اقسام کے الفاظ کو صحیح سمجھکر اپنے دیوان مین و مثنویات مین باندہا ہے اگر ایطاء سمجھتے تو ہرگز اپنی تصانیف کو ایسے الفاظ کے لیے خراب نہ کرتے بے شک ان لوگون نے خوب سمجھکر باندہا ہے فی زماننا شعراے حال کے جودت طبع کا باعث ہے ورنہ نزد صاحبان انصاف اس قسم کے الفاظ ایطاء مین شمار نہونگے

نام عیوب	معنی و شرح
	و التماس و اخلاص و اعتراض و احتراز و تجبر و شہر و باز و بعض و ثبات و احتیاط و یا ایک لفظ عربی و ایک لفظ فارسی مانند لب و جیب و شک و سگ و زبان اردو مین مانند راج و ناج و باجہ وغیرہ کے دوسرا بعید المخرج مثل کرب کرخ وغیرہ کے ہر چند دونون طرح معیوب ہے لیکن اول سے دوم زیادہ تر معیوب ہے بلکہ شمس قیس کہ استاد اس فن کا ہے قول اوسکا یہ ہے کہ جو شعر ایسا عیب رکھتا ہو اوسے شعر نہین کہتے واضح رہے کہ اکثر شعرائے متقدمین زبان اردو نے قافیہ بات و ہاتھ و ثبات و ساتھ وغیرہ کو باندھا ہے لیکن فی زماننا یہ بھی متروک ہے پس زبان اردو مین جب یہ جائز نہین رکھتے تو قریب المخرج و بعید المخرج سے پرہیز کرنا بہتر ہے آیندہ رائے شعرا مقدم ہے۔
ایطای	یعنی مکرر ہونا قافیہ کا بمعنی واحد کے اگر دو معنین بندش مین آوے تو داخل صنعت تجنیس کی ہے مانند آب کہ بمعنی رونق و خوبی و درخشندگی کے دوسرے بمعنی پانی کے ہے و مثلہ لفظ شور کہ اول بمعنی غوغا و ثانی بمعنی تلخ کے ہے و نیز بند کہ پہلا بمعنی سد و قید دوسرا لوازمہ لباس پوشیدنی سے ہے تیسرا بمعنی جوڑ کے ہے فقط اور ایطائے دو قسم ہے ایک جلی ہے کہ تکرار اوسمین ظاہر ہو اور موافقت حروف کی پائی نجائے مانند حاجتمند و دردمند و ہنرور و سخنور

نام معیوب	معنی وشرح وامثال
	وغیرہ کے لیکن قول سکاکی کا یہ ہے کہ بعض اشخاص اس عیب کے قابل نہین ہین الا بہتر یہ ہے کہ اسکو معیوب سمجھنا چاہیے۔
تعدی ۲	یعنی اگر حرف وصل کو ایک جا ساکن وایک جا متحرک لادین مثل عُمَر شَعَر وعَدَل وفَضَل وغیرہ کے لیکن سکاکی مفتاح مین کہتا ہے کہ اگر یہ طرح مخل وزن بیت ہو تو عیب مین داخل ہے ورنہ اسقدر معیوب نہین ہے اور مثال اسکی اردو مین نظر سے نہین گذری ہے اور مثال اول یعنی عمر و شعر مین دو عیب پائے جاتے ہین ایک اختلاف حرف قید دوسرا اختلاف حرکت ماقبل قید لیکن برعایت قریب المخرج نزدیک قدماے عالی ہمت کے مانند مثال دوم یعنی عدل وفضل کی جائز ہے مگر علماے متاخرین ہرگز جائز نہین رکھتے ہین۔
غلو ۳	یعنی روی مقید کو ایک جگہ متحرک وایک جگہ ساکن لادین مثل خراب کجا وتا بہ کجا ومہربان ہو وجدا نہو وغیرہ کے یہ عیب بدترین عیوب مین داخل ہے۔
سناد ۴	یعنی اختلاف حرف ردف یعنی اتباع کا مثل داد و دید و دود وغیرہ کے فارسی و اردو مین ناجائز ہے الا اشعار عربی مین ساتھ یا و واو کے مانند جمیل ونزول وعید وعود وغیرہ کے اختلاف میانہ ہی جائز ہے۔
اکفا ۵	یعنی اختلاف حرف روی کا دو طرح پر ہے پہلا حروف مختلفہ قریب المخرج ہون مثل صباح وسیاه ونکاح ونگاه وغیاث

نام قافیہ	معنی و شرح و امثال
	و بحر سریع مین ساتھہ زحاف مطوی مکشوف کے و بحر منسرح مین ساتھہ زحاف مطوی مکشوف کے و بحر ہزج مین ساتھہ زحاف مجبوب کے و بحر متقارب مین ساتھہ زحاف محذوف کے و بحر کامل مین سالم مین و ساتھہ زحاف مضمر کے آتے ہین۔
متراکب ۴	یعنی آنا تین متحرک کا درمیان دو ساکن کے قافیہ مین مثل رہ فرازل واوج زحل و غلام علی و کلام نبی وغیرہ کے اور یہ قسم بحر خفیف مین ساتھہ زحاف مخبون و محذوف کے و بحر وافر سالم مین آتی ہے۔
متکاوس ۵	یعنی آنا چار متحرک کا درمیان دو ساکن کے قافیہ مین یہ قسم مخصوص اشعار عربی کے لیے ہے فارسی و اردو مین نہین آئی ہے۔

نقشہ دہم بیان مین عیوب قافیہ کے

ہر چند کہ شمہ اسکا تفصیل قوافی و حرکات حروف قافیہ کے شرح مین بیان ہو چکا ہے الا علحدہ ذکر اسکا بوجہ واضح ہو جانے کے مندرج ہوتا ہے۔ وہ آٹھہ ہین۔

نام عیوب	معنی و شرح و امثال
اِقوا ۱	اختلاف حرکت ما قبل حرف روی یعنے توجیہ و حرکت قید کو کہتے ہین مانند غُل و دِل و گُل و بِشت و لَبست و جَست و مُلکان و عاقلان و بلبلان و یاوران و حاضران و اشتران

نام حرکت و قافیہ	معنی و شرح و امثال
	و نُور و طُور و غدیر و امیر و نوک و چوک و نال و آل وغیرہ کی اور یہ قسم بحر ہزج مین وقتیکہ عروض و ضرب مقصور یا اثم ہو و بحر رمل مین ساتھ مزاحف مقصور و مشعث کے و بحر مضارع مین ساتھ مزاحف قصر و تسبیغ کے و بحور سریع و منسرح مین ساتھ زحاف وقف کے و بحر رجز مین ساتھ زحاف مذال کے و بحر تقارب مین ساتھ زحاف مقصور کے آتے ہین۔ اور غالب ہے کہ اردو مین بھی ایسا ہی واقع ہو۔
متواتر ۲	یعنی آنا ایک متحرک کا درمیان دو ساکن کے قافیہ مین مثل حیدر و صفدر و عابد و زاہد و شوکت و حشمت و فاضل و عادل وغیرہ کے اور یہ قسم بحر ہزج مین جبکہ عروض و ضرب سالم یا ساتھ زحاف محذوف کے ہو و بحر متقارب سالم مین و بحر رجز مین ساتھ زحاف مقطوع کے و بحر رمل مین سالم و مخبون و مقطوع کے ساتھ و بحر مضارع سالم مین و بحر متدارک مین ساتھ زحاف مقطوع کے و رباعی مین ساتھ زحاف ابتر کے آتے ہین۔
متدارک ۳	یعنی آنا دو متحرک کا درمیان دو ساکن کے قافیہ مین مثل ناخدا و پارسا و کربلا و حوصلہ وغیرہ کے اور یہ قسم بحر رجز سالم و زحاف مخبون مین و بحر رمل مین ساتھ مزاحف محذوف و مخبون کے و بحر متدارک سالم مین و بحر مضارع ساتھ زحاف محذوف کے

نام حرکت	معنی وشرح وامثال
مجریٰ	یعنی حرف روی ساکن جب حرف وصل سے ملتا ہے کہ اوس ملنے سے روی متحرک ہوجاتی ہے اوسکا نام مجری ہے جسکا بیان توجیہہ واشباع کی تعریف مین ہوچکا ہے لیکن اوس مقام پر مستثنی نہین تھا اس جگہہ پر ساتھہ شمول دونون تعریفات توجیہہ واشباع کے مجری نام کیا گیا مانند گُلی و دِلی بضم کاف فارسی وبکسر دال مہملہ کے ومثلہا عالی و ظالی کے لیکن اُردو مین بعض نے جائز و بعض نے ناجائز جانا ہے۔
نفاذ	یہ مثل مجری کی ہے الافرق یہ ہے کہ وہان پر روی کی حرکت کو مجری کہتے ہین اور اسمین حرف دخیل جو ساکن ہو اور وہ کسی لفظ مابعد کے ملنے سے متحرک ہو اوسے نفاذ کہتے ہین مانند۔ بےقراری سکے کہ یای تحتانی دخیل ہے جب اوسے بطور اردو کے جمع کرین یعنے بےقراریان کہین تو یاے تحتانیہ کہ حرف دخیل ہے باعث حرکت کے وہ نفاذ کہلائیگی اور اسی طرح خروج و مزید کا بھی متحرک ہونا درست ہے لیکن نائرہ متحرک نہین ہوسکتا۔
بیان اقسام وتقسیم قافیہ باعتبار وزن اور قافیہ کے تقسیم بانچ قسم ذیل پر ہین	
مترادف	یعنی آنا دو ساکن کا بلا فصل قافیہ مین مانند کار و بار

نام حرکت	معنی وشرح وامثال
اِشْبَاعْ ۳	جب حرف روی ساتھہ حرف وخیل کے آوے تو حرکت دخیل مذکور کو اشباع کہتے ہین مانند یاور وشاطر عالم ظالم بفتح وبکسر حرف ثالث کے ناجائز ہے لیکن اختلاف اشباع کا جبکہ روی متحرک ہو مانند یاوری وشاطری وعالمی وظالمی کے جائز ہے۔ اور اختلاف اسکا اُردو مین بعضے نے جائز وبعض نے ناجائز سمجھا ہے۔
حذو مشمولہ حرف ردف ۴	یعنی حرکت اوس حرف کو جو قبل حرف ردف کی ہو ساتھہ الف کے مفتوح اور ساتھہ یائے تحتانیہ کے مکسور اور ساتھہ واو کے مضموم آوے مثل کار وبار وشیر وشمشیر وجون وجیحون وغیرہ کے اور اختلاف اسکا مانند کار وبر وشیر وبار وخون وجان وغیرہ کے کسی طرح سے جائز نہین ہے
حذو مشمولہ حرف قید ۵	یعنی حرکت اوس حرف کو جو قبل حرف قید کے ہو مثل بست ودست وپشت وکشت وغیرہ کے کہ تائی فوقانی روی ہے جب ساکن ہو تو اختلاف حرکت ناجائز ہے اور جب متحرک ہو تو مثال بستہ آہستہ وشستہ وغیرہ کے جائز ہے اور اُردو مین بعضے نے جائز وبعض نے ناجائز کیا ہے

بیان اون حرکات کا جو ساتھہ حروف وصل وغیرہ کے کہ بعد حرف روی کے آتے ہین

نام حروف و حرکت	معنی و شرح و امثال
	نائرہ کے و حکم نائرہ مین ہے اور محقق طوسی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ جو حروف بعد وصل کے آوین ردیف ہے خواہ مستقل ہو یا نہو لیکن قول جمہور یہ ہے کہ جو کچہ بعد روی کے آوے جب تک کہ کلمہ مستقل نہو ردیف نہین ہے اور اختلاف ان چارون مین ناجائز ہے لیکن مخفی نرہے کہ مثال اسکی اردو مین صحیح نہین آسکتی ہے کیونکہ مثال مذکورہ بالا مین الف و نون و واو و نون جمع کے ہین اور کلمہ گا و گا کا مستقل مثل رابطہ کے ہے اوس معنی قافیہ کے پائے نہین جاتے بلکہ ردیف مین شمار ہو سکتے ہین۔
بیان اون حرکات کا جو ساتھ حروف تاسیس وغیرہ کے کہ قبل حروف روی کے آتے ہین	
رَسّ ۱	یعنی جو حرف مفتوح حرف تاسیس کے ہو اوسکو حرکت اول بھی کہتے ہین۔
توجیہہ ۲	حرکت ماقبل حرف روی ساکن کو کہتے ہین جبکہ کوئی حروف قوافی شامل نہون اور اختلاف حرکات توجیہہ جائز نہین ہے مانند گُل و دِل کے اور مثل اوسکے لیکن اس عیب کو اقوی کہتے ہین مگر جب حرف روی کا بسبب شمول حرف وصل کے متحرک ہوجای تو اختلاف توجیہہ مثل گُلی و دِلی وغیرہ کے جائز ہے اور اردو مین اختلاف اسکا بعض نے جائز اور بعض نے ناجائز کیا ہے۔

بیان حروف	معنی وشرح وامثال
وصل ۱	یعنے جو حرف بلا فصل بعد حرف روی متحرک کے آوے اور اوس حرف کے حذف سے معنی کلمہ مین خلل نہ پیدا ہو مثل میم و نون و واو و یا وغیرہ کے کہ قوافی اوسکے دہانم و زبانم و دیدن و شنیدن و یارہ و اغیارہ و سردی و زردی وغیرہ کے ہون۔
خروج ۲	یعنے جو حرف کہ بعد حرف وصل کے بے فاصلہ آوے مثل خوردیم و بردیم و یاران و ستمگاران و جلتی و جلتی وغیرہ کے کہ یا و الف و تا حروف وصل اور میم و نون و یا حروف خروج ہین۔
مزید ۳	یعنے جو حرف کہ بعد حرف خروج کے بلا فصل آوے مانند دیدمش و شنیدمش و زیبائیان و بے پروائیان وغیرہ کے کہ دال و الف روی ہین اور یا وصل ہے اور میم و الف خروج ہین اور شین و نون مزید ہین
نائرہ ۴	یعنے جو حرف کہ بعد حرف مزید کے آوے مثل بردستمش و سپردستمش کے کہ دال روی و سین مہملہ وصل و تائے فوقانیہ خروج و میم مزید و شین معجمہ نائرہ ہے اور اردو مین گنواریان و کمواریان و طلبگارون کا و رحسارون کا و جلاویگا و گلاویگا مانند مذکورہ بالا کے ہے اور جو حرف کہ بعد نائرہ کے آوے وہ بھی داخل

	نمود و سرود و دید و بهید و غور و گور و تیر و دلیر وغیرہ کی اور جمع کرنا دونون قسمونکا قافیہ مین جائز ہے الا اردو مین بعضے جائز و بعضے ناجائز جانتے ہین اور اختلاف ردف کا مثل دَاد و دِید و دُود وغیرہ کی بجز عربی کے فارسی و اردو مین ناجائز ہے داخل عیب کے ہے اس عیب کو سِناد کہتے ہین۔
قید ۲	یعنے حرف ساکن غیر ردف جو بے فاصلہ قبل روی کے آوے مثلاً ابر و صبر و بخت و تخت و درد و سرد و رزم و بزم و قند و بند و مہر و چہر و شہر و زہر و مست و دست و زشت و کنشت وغیرہ کے آوے اور اساتذہ نے اختلاف قید کا ضرورت کے لیے جائز رکھا ہے مثل عُمر و شِعر و سَحر و قَدر و ہَجر و فَجر وغیرہ کے اور اسکو عیب مین داخل فرماتے ہین اور اس عیب کو تعدی کہتے ہین اور فرماتے ہین کہ چندان عیب نہین ہے بہتر یہ ہے کہ ایسی حالت مین رعایت قریب المخرج کے جیسا کہ بیان روی مین ہوا ہے کرین۔ مؤلف واضح رہے کہ اگرچہ اساتذہ نے ان اختلافات کو باوصف قرار دینے عیب کے پھر عیب مین شمار نہین فرماتے ہین لیکن انسب یہ ہے کہ ایسے امور سے اردو مین پرہیز کرین آئندہ مرضی شعراء مقدم تر ہے۔

بیان اون حروف کا جو بعد حرف روی کی آتے ہین

معنی و شرح و امثال	نام حروف قافیه
مین قافیه قرار کو بلا اشاره لاوین تو نا جائز ہے عیب مین داخل ہی اور اگر حرف دخیل کو ایک جگہہ ساکن و دوسری جگہہ متحرک لاوین تو وہی قافیه فا ور و قرار کا ہوتا ہے اس عیب کو تعدی کہتے ہین اور بقول سکاکی کے اگر حرکت و سکون سے وزن مین خلل آوے تو عیب ہے فقط۔ پس لازم ہے کہ ایسے عیب سے خواه باشاره ہو خواه بقول سکاکی وزن سے درست آوے اشعار اردو مین پر ہیز کرین آینده راے اساتذه مقدم ہے۔	
یعنی الف ساکن کو کہ قبل اوسکے فتحہ ہو و واو ساکن کہ قبل اوسکے ضمہ ہو و یا ساکن کہ قبل اوسکے کسره ہو اور بے فاصلہ روی کی اوسے مانند جان و جہان و خون و جیحون و شیر و شمشیر وغیره کے کہ اسمین الف و واو و یا ردف ہین اور نون در آخر حروف روی ہین اور بیچ چاند و مانند و دوست و پوست و درخت و گره تخت و غیره کے کہ بعد حرف ردف کے دو حرف ساکن آئے ہین اسمین دو قول ہے اول یہ کہ بعضون نے حرف ردف کے دوسرے حرف ساکن کو بہی داخل ردف کیا ہے اور نام اوسکا ردف زائد رکہا ہے دوم یہ کہ بقول محقق طوسی علیہ الرحمۃ کے وه حرف ساکن داخل روی ہوکر روی مضاعف نام رکہا گیا ہے اور فارسی مین حروف ردف کے واو و یا معروف و مجہول دونون طرح سے آ سکتے ہین ایک با اشباع و دوسرا بے اشباع مانند	ردف ۳

نام حروف قافیہ	معنی وشرح وامثال
روی مقید حروف قید	یعنے جو قافیہ صبر و جبر و ابر و گبر وغیرہ مین آوے
بیان اون حروف کا جو قبل حرف روی کے آتے ہین	
تاسیس ۱	یعنے جو الف ساکن کہ پہلے حرف روی کے ہو جیسے غبار و نہار مین الف ہے تاسیس اوسے کہین گے اور حرف را کا روی ہے
دخیل ۲	یعنی جو حرف متحرک درمیان حرف الف ساکن یعنے تاسیس کے اور حرف روی کے آوے مثل باور و چادر و سائل و عاقل و تغافل و تجاہل وغیرہ کے اسمین الف تاسیس کا ہے اور واو و دال و یا و قاف و فا و ہا حروف دخیل ہین اور را و لام حروف روی ہین اور جس غزل و قصیدہ وغیرہما مین کہ رعایت تکرار تاسیس کو قافیہ مین مانند روی کے لازم نہین لیتے ہین وہ رعایت تکرار دخیل کو مثل یاور و داور و سائل و مائل و تجاہل و تساہل وغیرہ کے واجب جانتے ہین اور نام دخیل کا حائل بھی ہے اس لیے کہ تکرار حرف تاسیس و حرف روی کی واجب ہے اور ایسے لزوم مالایلزم کہتے ہین اور جسوقت اپنے اوپر لازم کر لیا جاے اوسوقت مین رعایت تاسیس و دخیل دونون کے قافیہ مین ضرور نہین ہے اگر خاور و گوہر و سائل و دل و تجاہل و گل وغیرہ باندہین تو جائز ہے اور ایسے قافیہ کو جو ملا ہوا ساتھ حرف تاسیس کے ہو موسسہ کہتے ہین اور اگر قافیہ خاور و گوہر

نام حروف قافیہ	معنی و شرح و امثال
روی مقید ۲	یعنی جو حرف روی ساکن ہو مثل نون چمن و دشمن و سخن وغیرہ کی اور اگر یہ روی مقید کو ساتھہ توجیہہ کے ایک جگہ متحرک دے ایک جگہہ ساکن لاوین مانند خراب کجا و تابہ کجا و جان ہو و یا نہو وغیرہ کی تو عیب مین داخل ہے اس عیب کو غلو کہتے ہین
روی مطلق ۳	یعنی جو حرف روی بہ سبب حرف وصل کے متحرک آوے مانند نون چمنم و دشمنم و سخنم وغیرہ کے اور اختلاف اسکا مثل گلی و دلی وغیرہ کے جائز ہے لیکن اردو مین بعضے جائز و بعضے ناجائز جانتے ہین۔
روی مجرد ۴	یعنے چارون حروف جو قبل روی کے آتے ہین اونمین سے کسی حرف کے ساتھہ حرف روی کا جمع نہونا مانند لیا و ملا وغیرہ کے
روی مقید مجرد ۵	یعنے منجملہ چارون حروف کے جو قبل روی کے آتے ہین اونمین سے اگر کسی ایک حرف کے ساتھہ حرف روی کا آوے مانند چمن و دمن و سمن و زمن وغیرہ کے ایسے قافیہ کا نام ہے۔
روی مقید تاسیس	یعنی جو قافیہ داور و یاور و باور و خاور وغیرہ مین آوے
روی مقید ردف مفرد	جو قافیہ جان و جہان و مکان و زبان وغیرہ مین آوے۔
روی مقید ردف مرکب	یعنی جو قافیہ تاخت و ساخت و خواست و راست وغیرہ مین آوے

لادین تو جائز ہے

بیان حرف روی یعنی قافیہ کا

نام حروف قافیہ	معنی وشرح وامثال
رَوِی	یعنی ثبوت قافیہ کا اوس حرف پر موقوف ہوا ور مطابق قطعہ مندرجہ بالا کے چار حرف اوسکے پہلے اور چار حرف اوسکے پیچھے ہون اور حرف روی کا کبھی متحرک وکبھی ساکن رہتا ہے اور اختلاف اسکا دو طرح پر ہے اول حروف مختلفہ قریب المخرج ہون مثل سیاہ و صباح وغیاث وسپاس وباز ولعقص وحوت وبلوط وغیرہ کے ہون یا ایک عربی اور ایک فارسی ہو مثل لب وجیب وشنگ وسگ وغیرہ کے دوم بعید المخرج ہون مثل کرب وکرخ وغیرہ کے کہ یہ عیب اول سے بھی زیادہ تر معیوب ہین بلکہ شمس قیس کہ اوستاد اس فن کا ہے ایسے شعر مین شمار نہین کرتا ہے اور اس عیب کا نام اکفا ہے جو حرف روی کا باقید مختلف آوے فقط لیکن شعراء نامی فارسی و اردو نے قافیہ سین مہملہ کا با صاد مہملہ مثل عسس و قفص کے باعث اسکے کہ یہ لفظ قفص با سین وصاد مہملہ ہر دو کی عربی مین آیا ہے اکثر اشعار مین تصرف کیا ہے و باقی مثال مذکورہ بالا کو اردو مین ناجائز جانتے ہین لیکن جناب قبلہ وکعبہ مجتہد العصر والزمان جناب تاج العلما السید علی محمد صاحب قبلہ دام برکاتہم نے اسکے جائز ہونے کے بارے مین رسالہ تدقیق الرقیق خوب ومدلل لکھا ہے

مُفاعِیلُنْ چہار بار۔ ہرچند کہ یہ رکن کسی بحر مسلم مین نہین آتا ہے دراصل یہ مطلع بحر خفیف مسدس ابتر و مجنون مضاعف ہے تقطیع اسکی اسطور پر ہے۔ فَعِلُنْ مَفَاعِلُنْ فَعِلُنْ چہار بار آتا ہے

نقشہ نہم مختصر بیان قوافی و حرکت و حروف قوافی مین مع عیوب اوسکے و اقسام و تقسیم قافیہ باعتبار وزن کی

واضح رہے کہ قافیہ اوسے کہتے ہین جو تکرار حروف معین سے الفاظ مختلف مین واقع ہو اور آخر مصرعون مین مانند مطلع یا آخر اشعار مثل مثنوی و قصائد و غزل و قطع وغیرہ کے خواہ باردیف خواہ بے ردیف ہون اور نو حروف ہین ایک حرف قافیہ کا ہے جیسے روی کہتے ہین باقی آٹھ حروف مطابق قطعہ مولف رسالہ ہذا کے قطعہ قافیہ ہے اصل مین ایک حرف و تابع اوسکے آٹھ چار پہلے چار پیچھے مرکز ہین اور دائرہ پہلے تاسیس و دخیل وردف و قید اوسدم روی بعدہ وصل و خروج اور ہے مزید اور نائرہ فقط اور خلیل بن احمد موجد فن عروض کا قول ہے کہ حد قافیہ کی آخر بیت کا حرف ہے اوس ساکن تک کہ ماقبل اوس حرف کا ہو یا وہ متحرک کہ اوس ساکن کے قبل ہو داخل حرف قافیہ مین ہے مثل میم و حا کے جیسے مائل و حائل مین ہے اور قول ابوالحسن اخفش یہ ہے کہ کلمہ آخر بیت کا تمام و کمال داخل قافیہ مین ہے اور بعضون نے صرف حرف روی کو قافیہ شمار کیا ہے لیکن قول خلیل کو کلام ابو یعقوب سکاکی سے قوت پائی جاتی ہے اور واضح رہے کہ قافیہ مین بجائے گلشن و روشن وغیرہ کے عمدا و دورا دبا وغیرہ نون تنوین کا و بجائے تو وغیرہ کے لہ وغیرہ منہ بقاعدہ عربی کے فارسی اور اردو مین

اور اگر درمیان مین تین ساکن بمقابلہ ایک متحرک کے آوے اور زحاف مسبغ و
مذال وغیرہ اس قسم کے اوزان مین نہ آوین تو دوسرا ساکن متحرک و سوم
ساقط ہو جائیگا۔ مثل گوشت و پوست و ہاتھہ و درخواست وغیرہ
کے اور اگر آخر رکن مین آوین تو اول و دوم دونون ساکن رہینگی۔ حرف ساکن
سوم گر جائیگا اور اگر درمیان مین مزاحف مذکورہ بالا آوین تو حرف سوم ساقط
ہوگا اور اول و دوم حروف ساکن شمار ہونگے اور اگر درمیان مین دو ساکن
بمقابلہ ایک متحرک کے آوین اور زحاف مذکورہ بالا نہ آوین تو دوسرا متحرک ہو جائیگا
مثل کار و بار و کام و نام و خراج و چراغ و امید و جاوید
وغیرہ کے اور اگر آخر مین آوین تو ساکن برقرار رہینگی اور جہان پر زحاف مذکورہ
بالا درمیان آجاوین تو دونون حروف ساکن برقرار رہینگی اور قاعدہ عروضیون کا
ہے کہ اکثر جا حروف ساکن کو متحرک کر دیتے ہین لیکن متحرک کو ساکن نہین کرتے
ہین بجز چار بحور ہزج مسدس کے کہ جسکو سکتہ کہتے ہین اور تقطیع مین جاننا بحور
و ارکان کا ضرور ہے کہ تقطیع حقیقی و غیر حقیقی مین تمیز ہو مثال تقطیع حقیقی کی
یہ ہے۔ او بیٹھین کیون در شاہ مردان ہے ہم۔ مثال تقطیع غیر حقیقی کی یہ
مفعولن مفعولن فعولن فعلن
ہے۔ او بیٹھین کیون در شاہ مردان بیٹھے ہم + اگر بغور دیکھئے تو یہ رکن و زحاف
مفعولن مفاعیلن مستفعلن
کسی بحر مسلم مین پائی نہین جاتی ہین اور کس بحر مین گردانا جاوے بجز اسکے
بحر متقارب مثمن محذوف مین پس جب کوئی شعر ایک بحر کا دوسری بحر سے مشتبہ
ہو جاوے تو غور کرکے جس بحر سے بے تکلف تقطیع حاصل ہو اور زحاف مطابق
مندرجہ نقشہ نہم کے صحیح و درست پائی جاوین اوسی بحر مین شمار کرنا چاہیے
مثال دیگر مطلع محمد خان رند مدت ہوئی نہین دیکھا دلدار کو قیامت ہے
تدبیر کچھہ نہین بنتی کیا موت سے ندامت ہے اور تقطیع یہ لکھا ہے مستفعلن

نقشۂ ہشتم قاعدہ تقطیع کرنے کا کہ واسطے نظم کی ضروریات سے ہے

مخفی نہ رہے کہ تقطیع مین حروف ملفوظی معتبر ہین نہ مکتوبی اور بمقابل متحرک اور ساکن کے
متحرک و ساکن آوین گو حرکت مختلف ہو مگر اختلاف نہو اجزاے ارکان کے موافق ہون اور تقطیع
مین الف ممدودہ و واؤ و ہمزہ و کسرہ اشباع و حروف مشدد
مثل آیا و طاؤس جائی و من بے دل و خرم کے جو کھینچ کے
پڑھی جاتی ہین دو حرفی شمار ہونگی اور کبھی الف و یا مخفف و واو معدولہ
و واؤ عطف مخفف و ہا مخفف و ہا مخفی مانند سن ایدل و مرے
گھر و خواب و خورد و جان و دل و گریہ کنان و کھانا کھاؤ وغیرہ
کے جو کھینچ کے نہین پڑھی جاتی ہین درمیان مصرع کے آوین تو گر جائیگی۔
اور ہاے مخفی آخر مصرع مین آوے تو نہ گرے گی مثل توبہ و خندہ
کے اور کبھی الف و واو و یا یعنی حرف علت لفظ دو حرفی ساکن بھی
درمیان مصرع کے اگر مخفف آوین اور تلفظ مین نہ آوین یعنے کھینچ کے نہ پڑھی
جائین۔ مانند یا و ہا و کا و جو و تو و سو و ہی و سی و کی و ی
وغیرہ کے تو گر جائیگی اور مثل حرکت ماقبل کے شمار ہونگی اور نون غنہ جو
بعد واو ساکن ماقبل مضموم و الف ساکن ماقبل مفتوح و یا ساکن ماقبل مکسور
و مفتوح درمیان مصرع کی آوین تو گر جائیگی مثل کہون و جنون و
جان و ہان و کہین و نہین و مین و ہین وغیرہ کی اور اگر آخر
رکن مصرع مین آوین تو ساکن ہونگی اور بعض مقام پر بعد گر جانے نون
غنہ کے اول ساکن کو خواہ الف ہو یا واو ہو خواہ یا ہو ساقط کر کے بجاے
حرکت حرف متحرک ماقبل کے شمار کرینگے مانند مین و ہون وغیرہ کے

زحاف وزن مع نام	وزن مع نام زحاف	وزن مع نام زحاف	وزن مع نام زحاف	وزن مع نام زحاف	وزن مع نام زحاف	وزن مع نام زحاف	وزن مع نام زحاف
مفعولن اخرم	فاعلن اشتر	مفاعیلن سالم	فاع زلل	مفعولن اخرم	فاعلن اشتر	مفاعیلن سالم	فاع ابتر
مفعولن اخرم	فاعلن اشتر	مفاعیلُ مکفوف	فعولُ اثلم	مفعولن اخرم	فاعلن اشتر	مفاعیلُ مکفوف	فعل مجبوب
مفعولن اخرم	مفعولُ اخرب	مفاعیلن سالم	فاع زلل	مفعولن اخرم	مفعولُ اخرب	مفاعیلن سالم	فاع ابتر
مفعولن اخرم	مفعولُ اخرب	مفاعیلُ مکفوف	فعولُ اثلم	مفعولن اخرم	مفعولُ اخرب	مفاعیلُ مکفوف	فعل مجبوب
مفعولن اخرم	مفعولن اخرم	مفعولن اخرم	فاع زلل	مفعولن اخرم	مفعولن اخرم	مفعولن اخرم	فاع ابتر
مفعولن اخرم	مفعولن اخرم	مفعولُ اخرب	فعولُ اثلم	مفعولن اخرم	مفعولن اخرم	مفعولُ اخرب	فعل مجبوب

قسم دوم جسکی ابتدا اخرب ہے بارہ ہین اور اخرب کے ساتھہ زحاف قبض آتا ہے

زحاف وزن مع نام	وزن مع نام زحاف	وزن مع نام زحاف	وزن مع نام زحاف	وزن مع نام زحاف	وزن مع نام زحاف	وزن مع نام زحاف	وزن مع نام زحاف
مفعولُ اخرب	مفاعلن مقبوض	مفاعیلن سالم	فاع زلل	مفعولُ اخرب	مفاعلن مقبوض	مفاعیلن سالم	فاع ابتر
مفعولُ اخرب	مفاعلن مقبوض	مفاعیلُ مکفوف	فعولُ اثلم	مفعولُ اخرب	مفاعلن مقبوض	مفاعیلُ مکفوف	فعل مجبوب
مفعولُ اخرب	مفاعیلن سالم	مفعولن اخرم	فاع زلل	مفعولُ اخرب	مفاعیلن سالم	مفعولن اخرم	فع ابتر
مفعولُ اخرب	مفاعیلن سالم	مفعولُ اخرب	فعولُ اثلم	مفعولُ اخرب	مفاعیلن سالم	مفعولُ اخرب	فعل مجبوب
مفعولُ اخرب	مفاعیلُ مکفوف	مفاعیلن سالم	فاع زلل	مفعولُ اخرب	مفاعیلُ مکفوف	مفاعیلن سالم	فاع ابتر
مفعولُ اخرب	مفاعیلُ مکفوف	مفاعیلُ مکفوف	فعولُ اثلم	مفعولُ اخرب	مفاعیلُ مکفوف	مفاعیلُ مکفوف	فعل مجبوب

کیفیت	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	اوزان مصراع	نام زحاف
ذال بھی لا سکتے ہین۔	ہے یہان پہ جاکہ بہار خیابان خود ہین سبطین		مذال مفاعف ایضاً
اسمین ہر جگہ پر مخبون و مقطوع لا سکتے ہین جائز ہے۔ اور اس بحر مین اشعار بطور عشق سحر دبانے کے بہا کما وارد ہین شعرا کہتے ہین۔	پھر نہ وسکا حیدر نے جس شخص کے اوپر وار کیا لاکھ طرح سے موت نے اوسکو جلا کر ہوشیار کیا۔	فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فع مقطوع اخذ	مثمن مقطوع و اخذ مفاعف ایضاً

نقشہ ہفتم تفصیل اوزان رباعیات مین

مخفی نرہے کہ وزن رباعی کا بحر ہزج سے ہے اور رکن اوسکا مُفَاعِیلُنْ ہے اسمین نو زحاف ہین۔ اخرب۱ و اخرم۲ و قبض۳ و کف۴ و اہتم۵ و جب۶ و اشتر۷ و ابتر۸ و زلل۹ اور اوزان بالکل چوبیس۲۴ ہین ساتھ دو قسم کے اور ایک رباعی مین اوزان مختلف ہون تو جائز ہے اور ایجاد رباعی کے فصحاے عجم سے ہے اور فارسی مین اسکو ترانہ کہتے ہین واضع اسکا رودکی ہے اور رباعی مین شعرا مستزاد بھی کہتے ہین۔ جائز ہے۔

قسم اول جسکی ابتدا بارہ ہین [illegible]خرم کے ساتھ نہ حاف اشتر آتا ہے

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف سالک	کیفیت
مثمن مقطوع و اخذ	فعلن فعلن فعلن فاع مقطوع اخذ	جسکو عشق حیدر رہے اوسکا طالع یاور ہے	یہ بحر بحر سریع مطوی مقطوع منحور سے زیادہ تر اشبیہ ہے بغور اند کے فرق پایا جاتا ہے شعر اس بحر مین بہت جانچ کے کہنا چاہیے۔ اور یہ بحر مثنوی کی ہے۔
مثمن مخبون مقطوع یعنے مجلع	فاعلن فعل فاعلن فعل سالم مخبون مقطوع یعنے مجلع	یا نبی مدد جلد کیجیے یا علی مدد جلد کیجیے	
مثمن مجلع مضاعف یعنے فی مصرعہ ۸ رکن	فاعلن فعل فاعلن فعل فاعلن فعل فاعلن فعل سالم مجلع و نیز مقطوع مخبون	تم وصی برحق نبی کے ہو یا علی خبر لو کر اب نہیں ہے طاقت سنبھال لو یا علی خبر لو کر	اگر سوائے مطلع کے کسی مصرع مین بجائے سالم حشو مین حرف مقطوع آوے تو جائز ہوگا
مثمن مخبون مضاعف یعنے ایضاً	فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن مخبون	مین ذلیل سہی ہون عاشق نام حسن ہے ورد زبان ہر کلام حسن مجھے کہتے ہین لوگ غلام حسن ہین ہون بندہ خاص امام حسن	اگر اسمین سوائے مطلع کے کسی جگہ عروض و حشو مین مخبون مذال یا مقطوع خواہ مقطوع مذال آوے تو جائز ہوگا۔
مثمن مخبون و مقطوع	فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلان مخبون مقطوع مقطوع مذال	رہی دنیا کا باغ نہ کچھ [illegible] خود ہین سبطین [illegible]	اس بحر مین مخبون و مقطوع ہر جگہ لا سکتے ہین اور مخبون

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مثمن سالم	فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ سالم	کیا کرون کسطرح جاؤن مین کربلا آپ گر حکم دین آؤن مین کربلا	اگر کسی مصرعہ مین سوا ے مطلع کے زحاف مذال عروض مین آوے تو جائز ہے۔
مثمن مخبون	فَعِلُنْ فَعِلُنْ فَعِلُنْ فَعِلُنْ مخبون	جو رسولِ خدا ے جہان ہے نبی تو وصیِ نبی ہے علی ولی	اگر کسی مصرع مین بجز مطلع زحاف مخبون مذال یا مقطوع خواہ مقطوع مذال آوے تو جائز ہے۔
مثمن مقطوع	فَعْلُنْ فَعْلُنْ فَعْلُنْ فَعْلُنْ مقطوع	دل مین عشقِ حیدر پایا اپنا طالع یاور پایا	اگر اسمین مقطوع مذال آوے تو جائز ہے اور اس وزن کو صوت الناقوس کہتے ہین۔ واضح رہے کہ یہ بحر جناب امیر علیہ السلام سے ہے بوزن حقا حقا حقا حقا کے اور یہ بحر بحر سریع مطوی مقطوع و ممذوع سے اشتبہ ہے صرف ایک حرف کا فرق ہے بہت صحت سے شعر کہنا چاہیے اور یہ بحر بحر مثنوی کی ہے

نام بحر	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مثمن مقبوض واثلم ومقصور	فعولُ فعلن فعولُ فعلن مقبوض اثلم مقصور	مدینہ گر علم کا نبی ہے تو اوسکا لاریب در علی ہے	اگر اسمین اثلم مسبغ بجائے اثلم کے آوے تو جائز ہے۔
مثمن مقصور واثلم مفصل حشف یعنے ۸ رکنی	فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن مقصور اثلم	نحیف کی وہ پا مزین کہ جسکا ہونا بھی خوشہ چین ہے جو وہ مسکین قبلۂ یقین ہے قیامت کو وان نہیں	اگر اسمین بجاے زحاف مقصور کے مقبوض آوے تو جائز ہے۔
مثمن اشرم مفاعلن یعنی آٹھ رکنے	فعل فعولن فعل فعولن فعل فعولن فعل فعولن اشرم سالم فاع فاع فاع فلع	دیکی جلا آیہ دیکو دور کیا ہی شیر خدا نی زنگ نفاق دشرک بدعت دور کیا ہی شیر خدا نے	اگر اسمین بجای زحاف اشرم کے محذوف آوی تو جائز ہی اور اس بحر مین اکثر اشعار بہاکہا دلا وے وو دہرہ مین شعرا نے کہا ہے۔
مثمن اشرم	فعل فعولن فعل فعولن اشرم سالم فاع	عالی ہمت شیر خدا ہے دافع بدعت شیر خدا ہے	اگر بجاے اشرم محذوف آوے تو جائز ہے۔
مسدس سالم	فعولن فعولن فعولن سالم	گواہ اسکا روح الامین ہے نبی کا علی جانشین ہے	اردو مین بہت کم جاری ہے
مسدس مقصور	فعولن فعولن فعول سالم مقصور	نبی کا جگر ہے حسین علی کا پسر ہے حسین	اگر بجاے مقصور کے سواے مطلع کے کسی مصرع مین محذوف آوے تو جائز ہوگا۔
مسدس محذوف	فعولن فعولن فعل سالم محذوف	خدا کا ولی ہے علے نبی کا وصی ہے علے	ایضاً ایضاً برعکس

بحر متدارک اسکا ابوالحسن اخفش عربی ہے اس بحر کو بحر غریب بھی کہتے ہین بحر ۹

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
۷ مثمن مخبون واثیر مسبغ	مَفَاعِلُن فَعِلَاتُن مَفَاعِلُن فَعِلَان مجنون مجنون اثیر مسبغ	خزاں کے دن گئے آئی بہار کعبہ مین گلِ مراد ہوا آشکار کعبہ مین	ایضًا
بحر متقارب از ایضًا			**بحر ۱۳**
مثمن سالم	فَعُولُن فَعُولُن فَعُولُن فَعُولُن سالم	میری دلکو ہی قد حیدر سی الفت ہی قمری کو جیسے صنوبر سی الفت	اگر اسمین زحاف مسبغ کسی جا پر آوے تو جائز ہے
مثمن سالم مضاعف نصف آخر رکن	فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن سالم	نہ ہو خوف نیران ہو دور خوف و دہشت ہم مرا طاہر ابجر محمد کا اور اگر بخشش ہو نگی او سمن یا تر تو سین بچھو میرا بجز جنت ابجر	اردو مین بہت کم جاری ہے ابراہیم حسین ذوقی کی اس بحر مین غزل ہے اور اگر اسمین عروض مین زحاف مسبغ آوے تو جائز ہی
مثمن مقصور	فَعُولُن فَعُولُن فَعُولُن فَعُول سالم مقصور	نبی کی زبان ہین امام حسین کلید جنان ہین امام حسین	اگر عروض مین زحاف مقصور کی جگہہ پر محذوف لا دین تو جائز ہے اور یہ بحر منخور کی ہی۔
۲ مثمن محذوف	فَعُولُن فَعُولُن فَعُولُن فَعَل سالم محذوف	ادہر ٹھین کیون در شاہ مردا ہم بنجائیگی گلزار رضوان ہم	ایضًا برعکس اور یہ بحر مثنوی کی ہے۔
۳ مثمن اثلم	فَعْلُن فَعُولُن فَعْلُن فَعُولُن اثلم سالم	مولا ہماری آ دمد کو آقا ہماری آ دمد کو	اگر کسی مصرع مین سوا ے مطلع کے مسبغ آوی تو جائز ہے
۴ مثمن اثلم و مسبغ	فَعْلُن فَعُولُن فَعْلُن فَعُولَان اثلم سالم مسبغ	شہید اتھارا یا شاہ مین ہوں بالله مین ہوں و الدین ہوں	ایضًا برعکس

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف سالہ ہذا	کیفیت
بحر مجتث از ایضاً	اس بحر مین بجز بحر مثمن کے مسدس نہین لاتے ہین بحر ۶		
مثمن سالم	مستفع لن فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن سالم سالم	مقبول ہو سہرا احمد جلدی عیاں الٰہی آئین مدد کو ہماری شیر خدا یا الٰہی	اردو مین بہت کم جاری ہے ۔
مثمن مخبون	مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن مخبون مخبون	فشار قبر ہو جلد آئیو سر آقا گناہ گار بڑا ہون بچا مجھکو مرا آقا	ایضاً اور اگر عروض مین اسکے مخبون مسبغ آجاوے تو جائز ہے ۔
مثمن مخبون محذوف	مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن مخبون مخبون مخبون محذوف	ڈگین گے راہ خدا مین نہ زینہار قدم نکل تو گھر سے دلا کر بلا ہی جا کے جم	یہ چارون بحور ذیل ایک ہین اگر انہین زحاف مندرج بحور ذیل ایک غزل یا قصیدہ مین آوین تو جائز ہے اور بحر ہذا مین مصرع اول مین زحاف مخبون محذوف نہین لا سکتے ہین کہ بحر بسیط مثمن مخبون سے مشتبہ ہو جائیگی ۔
مثمن مخبون و ابتر	مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن مخبون مخبون ابتر	قرار دلکو ملا اضطرار کے بدلے حیان دیا مجھے حیدر نے زنار کے بدلے	بشرح صدر ۔ و اگر کسی مصرع مین بجاے ابتر کے بشرح آوے تو جائز ہے ۔
مثمن مخبون و مکبول	مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان مخبون مخبون و نیز مخبون مقصور	یہ کیسی ہمین قدم سی ہوئی ہے زینت عرش کہ لا مکان مین ہمین ہی ہے ملند رتبہ عرش	بشرح بحر مثمن مخبون محذوف کی ہے اور زحاف مکبول کو مخبون مقصور بھی کہتے ہین ۔

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
			فاعلات مفعولن فاعلات مفتعلن ہے۔ اگر بحر ہذا مین کوئی حرف تقطیع سے گر جاے تو اوسکو مزحوف مروج کہتے ہین اور اگر عروض و ضرب مین مسطوی لاوینگے اس بحر مین تو جائز ہوگا۔
مثمن مجنون	مفعولات مفاعلن مفعولات مفاعلن سالم مجنون	سنلو مولا دعا مری ہیر خالق ہر دو کرو تم تو بر حق شفیع ہو آو حیدر مدد کرو	ہر چند کہ یہ بحر بحر جدید مسدس ابتر و مجنون مفاعلن سے مشتبہ ہے چونکہ بحر مذکورہ مین ہر دو رکن تبدیل ہین ملکہ رکن اول مین دو زحاف جمع ہوکے ابتر قرار دیا گیا ہے اور بحر ہذا مین ایک رکن سالم ہے ورکن دوم مثل رکن دوم بحر جدید کے ہے لہذا بحر جدید سے ساقط ہوکے شامل بحر ہذا ہوئی ہے اور اگر اسمین مجنون مذال آوے تو جائز ہے۔

نام زحافات	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مثمن محذوف	فاع لن مفاعیلن فاع لن مفاعیلن محذوف سالم		یہ بحر بحر ہزج مثمن اشتر سے مشتبہ ہی لہذا اس بحر سے ساقط ہے۔
مثمن محذوف ومقبوض	فاع لن مفاعلن فاع لن مفاعلن محذوف مقبوض		یہ بحر بحر ہزج مثمن اشتر مقبوض سے مشتبہ ہے لہذا اس بحر سے ساقط ہے۔
بحر مقتضب از خلیل عربی مثمن۔ یہ بحر بحر منسرح سے کاٹ کے نکلی ہی اور مقصوص واسطے عرب کے ہے۔ بحر ۹			
مثمن سالم	مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن سالم سالم	ہی سردار نیکا علی ہی سب کا ملا ہی مختار حق کا گرہی محتاج رب کا بلا	اس بحر مین کوئی شعر فارسی خواہ اردو کا نظر سے نہین گذرا ہے سالا احتیاطاً مثال لکھی گئی ہے
مثمن مطوی	فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن مطوی مطوی	ہو معاف جرم مرا یا کریم بہر علی صبح و شام ہی یہ دعا یا کریم بہر علی	اگر کسی مصرعہ مین مطوی بدل عروض مین لادین تو جائز ہے
مثمن مطوی مقطوع	فاعلات مفعولن فاعلات مفتعلن مطوی مقطوع مطوی	ذوالفقار خالق کی عطا جو ہے علی جبرئیل نے خوش ہو فخر سے کی مدح علی	لیکن شعر مہری شیرازی کا اس بحر مین آیا ہی وہ یہ ہی شعر در فراق تو مہری عرض کن کہ شبہا می توان بروز آورد روز کسی چہ کند کہ وزن مصرعہ اول فاعلات مفعولن دوبار و مصرعہ ثانی

ہون لیکن اساتذہ حال عالی ہمت و الافطرت بلند شوکت اس فن عروض سے امید قوی ہے کہ بنظر انصاف غور و تامل سے ملاحظہ فرمائین اگر یہ قول میرا کسی طرح سے پایۂ ثبوت رکھتا ہو تو اس بحر مقلوب نو کو بعد بحر مضارع کے دائرہ مشتبہ مین جسطرح مندرج ہے نامزد و قائم فرماوین تو بعید از قدردانی ہوگا۔ اور اگر غور کیا جاے تو بحر مجتث سے بھی ایک بحر جدید اولٹ کر نکل سکتی ہے مگر در سر کتر بہ۔

نام زحافات	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف سلمہٗ	کیفیت
بحر مقلوب نو مثمن از مولف ۔ اس بحر مین بحر مسدس نہین ہے اگر آوے تو بحر مشاکل سے مشتبہ ہو جائیگی۔			بحر ۶
مثمن سالم	فاعِ لاتن مفاعیلن فاعِ لاتن مفاعیلن سالم سالم	ماہ یثرب علی تم ہو شاہ عادل علی تم ہو تیر خالق علی تم ہو حل مشکل علی تم ہو	اگر اس بحر کے عروض و ضرب مین رکن سبغ آجاوے تو جائز ہی
مثمن سالم و مقبوض	فاعِ لاتن مفاعلن فاعِ لاتن مفاعلن سالم مقبوض	میرے آقا مدد کرو میرے مولا مدد کرو میرے مولا مدد کرو میرے آقا مدد کرو	اگر اس بحر مین سبغ مقبوض آوے تو جائز ہے۔
مثمن سالم اشتر	فاعِ لاتن فاعلن فاعِ لاتن فاعلن سالم اشتر	دفعتہً مجھکو دلا دست حیدر مل گیا میر کوثر سے مجھے جام کوثر مل گیا	یہ بحر بحر مدید سالم سے مشتبہ ہوگئی ہی لہذا اس بحر سے ساقط کردی گئی ہی واسطے نظر کے لکھا ہے۔
مثمن مکفوف	فاعِ لاتُ مفاعیلُ فاعِ لاتُ مفاعیلُ مکفوف مکفوف	شعر ملا جامی خیزد طرف چمن گر با حریف سمن رو گاہ سنبل تر چین گاہ شاخ سمن گیر	اس شعر کو صاحب معراج العروض نے بحر مشاکل مثمن مین شمار کیا ہی حالانکہ بحر مذکورہ مین مثمن نہین ہے صرف مسدس ہے۔

کیفیت	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	اوزان مصراع	نام زحاف
اردو مین بہت کم جاری ہے۔	اے پروردگار بلا جلدی پادشاہ ذوالفقار بلا جلدی	مَفْعُولُ فَاعِ لَاتُ مُفَاعِيلُنْ اخرب مکفوف سالم	مسدس اخرب مکفوف

مخفی نرہے کہ جو نقشہ سوم ہذا مین دوائر ارکان کے دائرہ پنجم مشتبہ سے اساتذہ متقدمین و متاخرین نے جسطرح سے نقشہ چہارم کی تفصیل تشریح دائرہ چہارم متشرع مین بحر قریب مسدس مین ارکان یعنی مُفَاعِيلُنْ مُفَاعِيلُنْ فَاعِ لَاتُنْ کو اولٹ کے بحر مشاکل مسدس کے ارکان یعنی فَاعِ لَاتُنْ مُفَاعِيلُنْ مُفَاعِيلُنْ کو لائے ہین اور دائرہ پنجم مشتبہ مین بحر منسرح کے ارکان یعنے مُسْتَفْعِلُنْ مَفْعُولَاتُ مُسْتَفْعِلُنْ۔ مَفْعُولَاتُ کو قلب کر کے بحر مقتضب کے ارکان یعنے مَفْعُولَاتُ مُسْتَفْعِلُنْ مَفْعُولَاتُ مُسْتَفْعِلُنْ کو قرار دیا ہے اوسی طرح سے بحر مضارع کے ارکان یعنے مُفَاعِيلُنْ فَاعِ لَاتُنْ مُفَاعِيلُنْ فَاعِ لَاتُنْ کو اولٹ کر کے ارکان فَاعِ لَاتُنْ مُفَاعِيلُنْ فَاعِ لَاتُنْ مُفَاعِيلُنْ قائم کیا گیا ہے اور نام اس بحر کا مقلوب نو قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ بحر ارکان مضارع سے اولٹ کر مانند بحور قریب و مشاکل مسدس و منسرح و مقتضب مثمن کے نکلی ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ اساتذہ نے بادی النظر مین متعلق خیال اسطرف نہ فرمایا ورنہ ضرور اس بحر مقلوب نو کے ارکان کو بھی مثل بحور قریب و مشاکل و منسرح و مقتضب کے نامزد کر کے داخل دائرہ مشتبہ کے فرماتے کس لیے کہ اس بحر نو مین بھی علاوہ ارکان سالم کے زحافات مین اشعار ہو سکتے ہین اور ایک بحر تازہ زیادہ ہو کے پورے بیس بحور ہو جاتے ہین ہر چند کہ مین گیا اور میری عقل کیا اونکے کہ بحر زبان

	نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
				ہوگئی ہے لہذا اوس بحر سے اساتذہ نے ساقط کرکے اس بحر مین شامل کیا ہے۔
۴	مثمن اخرب و مسبغ	مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتان اخرب سالم مسبغ	کیا مہر وہ کرینگے حیدر سا کوئی نہ آنکھین تارے کی گو بنا کر لائین ہزار آنکھین	اگر کسی مصرع مین بجاے مسبغ سالم آوے تو جائز ہے اور یہ بحر بحر رجز مثمن مخبون مطلع و مکبول مذال سے مشتبہ ہوگی لہذا اساتذہ نے اوس بحر سے ساقط کرکے بحر ہذا مین شمول کیا ہے۔
[illegible]	مثمن اخرب و مکفوف و محذوف	مفعول فاع لات مفاعیل فاعلن اخرب مکفوف مکفوف محذوف	قدرت خدا کی شیر خدا کا جمال ہے اوسکی مثال کیا جو عدیم المثال ہے	اگر عروض مین کسی مصراع کے مقصور یا مکفوف آوے تو جائز ہے
	مثمن اخرب و مکفوف	مفعول فاع لات مفاعیل فاع لاتن اخرب مکفوف مکفوف سالم	مفتاح باب خلد علی ہی ہے بعد کعبہ بے فصل جانشین نبی ہی ہے بے گمان	اگر سواے مطلع کی بجاے سالم کے عروض مین مسبغ لاوین تو جائز ہے۔
[illegible]	مثمن اخرب و مکفوف و مقصور	مفعول فاع لات مفاعیل فاع لان اخرب مکفوف مکفوف مقصور	تیرا نظیر کوئی نہین کائنات مین تجھسے ادا زکوٰۃ ہوئی ہے صلوٰۃ مین	اگر سواے مطلع کے بجاے سالم کے عروض مین زحاف محذوف آوے تو جائز ہے۔

کیفیت	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	اوزان مصراع	نام زحافات
اردو مین کم جاری ہے اگر عروض و ضرب مین مقطوع نداں آوے تو جائز ہے۔	وصف کیا ہو بیان حضرت کا خوب ملیگا ثواب مدحت کا	مُفتَعِلُن فَاعِلَاتُ مَفعُولُن مطوی مطوی مقطوع	مسدس مطوی و مقطوع
اس بحر مین اگر مجنول و مکشوف لادین تو جائز ہے	خدا نے جو چاہا وہی ہوا علی نے فرمایا وہی ہوا	مُفَاعِلُن فَعِلُن مُفَاعِلُن مجنون اصلم	مسدس مجنون اصلم
بحر ۸	**بحر مضارع از ایضاً**		
اردو مین شاذ و نادر جاری ہے الاشمس الدین فقیر کی یہ تحریر ہے کہ یہ بحر نزد شعرا متروک ہے	بیان کیا ہو حال مضطر نہین کھلتا ہے کیا ہے مدد میری بہر خالق کرو آقا دیر کیا ہے	مُفَاعِیلُن فَاع لَاتُن مُفَاعِیلُن فَاع لَاتُن سالم سالم	مثمن سالم
اردو مین کم جاری ہے اگر عروض مین رکن سالم یا زحاف محذوف کسی مصرع مین آجاوے تو جائز ہوگا۔	ہوا فیض ذو الفقار جو ہے منبر کاخ بلاشبہ مثل مہر ہے روشن چراغ کاخ	مُفَاعِیلُ فَاعِ لَاتُن مُفَاعِیلُ فَاعِ مکفوف مکفوف مقصور	مثمن مکفوف و مقصور
اگر زحاف مسبغ اس بحر مین عروض مین آوے تو جائز ہے اور علاوہ اسکے یہ بحر بحر رجز مثمن تجلیع یعنی مجلع سے ختبہ	کیا وصف آپکا ہو یا مظہر العجائب بس نور کبریا ہو یا مظہر العجائب	مَفعُولُ فَاعِلَاتُن مَفعُولُ فَاعِلَاتُن اخرب سالم	مثمن اخرب

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مثمن مخبون واصلم	مُفَاعِلُن فَعِلُن مُفَاعِلُن فَعْلُن مخبون اصلم	خدا نے حیدر کو کیا ولی بنا نبی نے صفدر کو کیا وصی بنا	یہ بحر بحر مثمن مجتث مخبون ابتر سے مشتبہ ہی لیکن زحف ابتر مین زحاف حذف و قطع کو جمع کر کے تب تبدیل کیا ہی یعنی تین زحاف سے ہی اور بحر ہذا مین صرف زحف اصلم سے ایک مرتبہ مین تبدیل ہوا ہے لہذا اس بحر مین شامل ہوئی ہے اگر اسمین مکبول مکشوف آوے تو جائز ہے۔
مسدس سالم	مُسْتَفْعِلُن مَفْعُولَاتُ مُسْتَفْعِلُن سالم سالم	آگہ ہو تم سبکے حال سے یا علی واقف ہو تم سبکی چال سے یا علی	اردو مین خواہ فارسی مین کوئی شعر نظر نہین آیا ہے۔
مسدس مطوی	مُفْتَعِلُن فَاعِلَاتُ مُفْتَعِلُن مطوی مطوی	تجھکو شہ کائنات حق نے کیا مجھکو پیام نجات حق نے دیا	اردو مین کم جاری ہی الا اس بحر مین رکن مَفْعُولَاتُ مین زحاف مکسوف مطوی نہین لا سکتے ہین کہ بحر مسدس بسیط مطوی سے مشتبہ ہو جائیگی اگر عروض و ضرب مین مذال لاوین تو جائز ہے۔

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مثمن مطوی	مُفتَعِلُن فاعِلاتُ مُفتَعِلُن فاعِلاتُ مطوی مطوی	مولد شبر سے آج ہو گی گلزار ایک گل اعجاز اور پھولینگے دو چار	اس بحر مین رکن مفعولات مین زحاف کسوف مطوی یعنی فاعلن نہین لا سکتے ہین ورنہ بحر بسیط مثمن مطوی سے اشبہ ہو جائیگی اگر حشو یا عروض مین ایک جگہہ پر کہین آجاوے تو مضایقہ نہین ہی جائز ہے۔
مثمن مطوی و مکسوف	مُفتَعِلُن مَفعولُن مُفتَعِلُن مَفعولُن مطوی مکسوف	کرب و بلا مین اپنا جلد شہا جانا ہے ہی یہ دعائے مولا شہد نیاب آنا ہو	ہر چند کوئی شعر اردو کا اس بحر مین نظر نہین آیا ہی لیکن احتیاطاً مثال اسکی کہی گئی ہے اگر عروض و ضرب مین موقوف لاوین تو جائز ہے۔
مثمن مطوی و مجدوع	مُفتَعِلُن فاعِلاتُ مُفتَعِلُن فاع مطوی مطوی مجدوع	نام تیرا ہی کریم مجھپہ تو کر رحم تو ہی غفور الرحیم مجھپہ تو کر رحم	اردو مین بہت کم جاری ہے اور اگر کسی مصرع مین بجاے مجدوع کے منحور آوے تو جائز ہی
مثمن مطوی و منحور	مُفتَعِلُن فاعِلاتُ مُفتَعِلُن فع مطوی مطوی منحور	یا شہ گردون جناب خلد عطا ہو جلد کرو کامیاب خلد عطا ہو	ایضاً۔ و نسبت مجدوع و منحور کے برعکس ایضاً۔

نام زحافات	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مسدس سالم	مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن سالم سالم سالم	خوشا طالع زہے قسمت آئی ہولا مراد ہنکو ہماری بر لائے مولا	اردو میں شاذو نادر جاری ہے۔
مسدس مکفوف	مفاعیل مفاعیل فاعلاتن مکفوف مکفوف سالم	یہ اللہ واسد نام ہے علی کا خطا پوش و عطا کام ہرادی کا	کوئی شعر اردو میں نظر نہیں آیا ہے۔
مسدس مقصور	مفاعیلن مفاعیل فاعلاتن سالم مقصور سالم	مراد امن بھرا آج فاطمہ نے صلا اسکا دیا آج فاطمہ نے	اردو میں شاذو نادر جاری ہے۔

بحر مشاکل مسدس از لا علم عجمی — بحر ۹

یہ بحر مخصوص فارسی ہے اور اس بحر میں مثمن نہیں آتا ہے اور بحر ہذا بحر قریب کی برعکس ہے

نام زحافات	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مسدس سالم	فاعلاتن مفاعیلن مفاعیلن سالم سالم سالم	زندگی ہم بسر کرتے نجف چلکر ہر شب غم سحر کرتے نجف چلکر	اردو میں کم جاری ہے
مسدس مکفوف و مقصور	فاعلات مفاعیل مفاعیل مکفوف مکفوف مقصور		کوئی شعر اردو میں نظر نہیں آیا۔
مسدس مقبوض محذوف	فاعلاتن مفاعلن فعولن سالم مقبوض محذوف	التجا نہ اب رد کرو ہماری جلد آقا مدد کرو ہماری	اردو میں بہت کم جاری ہے۔

بحر منسرح از خلیل عربی مثمن — بحر ۱۰

اس بحر میں شعرا سے کم مثمن سالم نہیں لائے ہیں۔

نام زحافات	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مثمن سالم	مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات سالم سالم سالم سالم	تمکو خدائی یا شاہ مولا کیا ہے لاریب بعد از محمد اللہ کے حق طاہر لاریب	کوئی شعر فارسی خواہ اردو کا اس بحر میں نظر سے نہیں گذرا ہے۔

نام زحافات	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مسدس ابتر و مخبون مضاعف	فعلن مفاعلن فعلن فعلن مفاعلن فعلن ابتر مخبون ابتر	شیر خدا علی تم ہو بحر نما علی تم ہو حاجت روا علی تم ہو مشکل کشا علی تم ہو	اس بحر مین بجز ایک مطلع عمدہ مصنف رند کی نظر سے نہین گذرا ہے وہ یہ ہے اور اگر اسمین عروض و ضرب مین ابتر مبتنع آوے تو جائز ہے ۔ شعر مدت ہوئی نہین دیکھا دلدار کو قیامت ہے تدبیر کچھ نہین بنتی کیا موت بھی خدا مت ہے
بحر جدید مسدس از حکیم بزرجمہر قمی وزیر نوشیروان عادل عجمی است یہ بحر مخصوص فارسی ہے اسمین مثمن نہین آتا ہے لیکن شعرای فارسی کو یہ بحر ناپسند ہے			
مسدس سالم	فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن سالم سالم	یا علی دشمن تمہارا ہلکان ہو جو بدی تمسے کرے بے ایمان ہو	کوئی شعر فارسی خواہ اردو کا نظر سے نہین گذرا ہے ۔
مسدس مقصور و مخبون	فاعلاتن فاعلان مفاعلن سالم مقصور مخبون	یا علی سردار دین بلا مجھے یا شہ گردون نشین بلا مجھے	اردو مین بہت کم جاری ہے اگر صدر ابتدا و حشو مین مخبون یعنی فعلاتن کو لاوین تو جائز ہے ۔
مسدس مقصور و مکبول	فاعلاتن فاعلان فعولن سالم مقصور مخبون مقصور یا مکبول	یا نبی کے جانشین خبر لو یا امیر المومنین خبر لو	ایضاً

بحر قریب مسدس از یوسف نیشاپوری عجمی

یہ بحر مخصوص فارسی ہے اور اس بحر مین مثمن نہین آتا ہے ۔

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مسدس سالم مسدس مخبون	فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن سالم سالم سالم فاعلاتن مفاعلن فعلاتن سالم مخبون مخبون	جو علی سا سردار ہمت نگرتا تو خدا بھی اقرار خبث نگرتا جیتے جی خلد مین جا لگئے ہم واے قسمت کہ کربلا نگئے ہم	اس بحر مین کوئی شعر فارسی خواہ اردو کا نظر نہین آیا ہی اردو مین بہت کم جاری ہے اور مسبغ مخبون اسکا اردو مین نظر سے نہین گذرا ہے۔
١ مسدس مخبون و مقصور مخبون	فاعلاتن مفاعلن فعلان سالم مخبون مقصور مخبون	کون سی شے مین تیرا نور نہین کس جگہہ پر ترا ظہور نہین	اگر اسمین صدر و ابتدا مین مخبون و عروض مین محذوف لاوین تو جائز ہے اور ان چار و زحاف ذیل مین اگر مزاحف ذیل بایکدیگر مخلوط ہو جاوین تو جائز ہے۔
٢ مسدس مخبون مقصور	فعلاتن مفاعلن فعلان مخبون مخبون مقصور مخبون	مگر مصطفے امام حسین شہ گلگون قبا امام حسین	ایضاً
٣ مسدس مخبون محذوف	فاعلاتن مفاعلن فعلن سالم مخبون مخبون محذوف	عرش سے ہے بلند نام علی قاب قوسین ہے مقام علی	ایضاً
٤ مسدس مخبون و ابتر	فاعلاتن مفاعلن فعلن سالم مخبون ابتر	ہین ہمارے شفیع محشر دو جنکے خاطر ہوا ہے گوہر دو	ایضاً
مسدس مخبون مشعث	فاعلاتن مفاعلن مفعولن سالم مخبون مشعث	جب خدا نے دیا حیدر کو تب نبی نے دیا حیدر کو	کوئی شعر اردو مین نظر سے نہین گذرا۔

	نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
١	مسدس مطوی ومقطوع ومجذوع	مُفتَعِلُن مَفعُولُن فاعْ مطوی مقطوع مجذوع	وصف ائمہ کرتے ہین نام پہ اونکے مرتے ہین	یہ بحر بحر متدارک مثمن مقطوع سے مشتبہ ہے بغور زحاف کا فرق معلوم ہوتا ہے اور اگر صدر و ابتدا مین مقطوع یا مکفوف و حشو مین مکفوف عروض مین و ضرب مین منحور لاوین تو بالکل بحر مذکور سے اشبہ ہوگا مطلق فرق نہوگا بہتر ہے کہ مقطوع و مکفوف نہ لاوین فقط منحور لا سکتے ہین۔
٢	مسدس مطوی ومقطوع ومنحور	مُفتَعِلُن مَفعُولُن فَع مطوی مقطوع منحور	آج خوشی ہر دل پر ہے روزِ ولادت حیدر ہے	یہ بحر بحر متدارک مثمن مقطوع واخذ سے مشتبہ ہے باقی نسبت مزاحف کے ایضاً اور بجاے منحور کے مجذوع لا سکتے ہین۔
	مسدس مکسوف مخبون	مُستَفعِلُن مُستَفعِلُن فَعُولُن سالم مکسوف مخبون	اے مظہرِ لطفِ خدا مدد کر اے شافعِ روزِ جزا مدد کر	اردو مین بہت کم جاری ہے۔

بحر خفیف مسدس از ایضاً۔ اس بحر مین اہل عرب مسدس صرف لائے ہین لیکن صاحب معراج العروض کا قول ہے کہ اہل فارس اسمین مثمن لائے ہین

بحر

نام زحافات	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
بحر سریع مسدس از ایضاً اس بحر مین مثمن نہین آتا ہے بحر ۶			
مسدس سالم	مستفعلن مستفعلن مفعولات سالم سالم	کل کی ہوئے ہو یا علی تم سردار حق کی طرف سے تم ہوئے ہو مختار	اس بحر مین کوئی شعر فارسی خواہ اردو کا نظر نہین آیا۔
مسدس مطوی و موقوف مطوی	مفتعلن مفتعلن فاعلان مطوی موقوف مطوی	عشق شہ دین سے ہی دل باغ باغ خانۂ تن مین ہوا روشن چراغ	اس بحر مین اگر صدر و ابتدائے دو مصرع مین بجائے مطوی کے مقطوع یا مکسوف و مطوی زائل و عروض و ضرب مین بجائے موقوف مطوی کے مکسوف مطوی و مطوی خاص لاوین تو جائز ہے اور اس بحر مین دو بحرین بھی آتے ہین کہ بحر رمل مسدس مقصور سے اشتباہ ہوتی ہے۔
۲ مسدس مطوی و مکسوف مطوی	مفتعلن مفتعلن فاعلن مطوی مکسوف مطوی	لطف شہ سرد و سرا ہو گیا نام علی عقدہ کشا ہو گیا	ایضاً و بہ نسبت موقوف مطوی و مکسوف مطوی کے ایضاً بر عکس ہی اور یہ بحر دو بحرین مین بھی لاتے ہین کہ بحر رمل مسدس محذوف سے اشتباہ ہو جاتی ہے

	نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
٢	مسدس مخبون ابتر	فَاعِلَاتُنْ فَعِلَاتُنْ فَعْلُنْ سالم مخبون نیز ابتر مقطوع	آج سرور کی سواری آئی کیسے مین قدرت باری آئی	ایضاً اس زحاف ابتر کو مقطوع بھی کہتے ہین۔
٣	ایضاً	فَعِلَاتُنْ فَعِلَاتُنْ فَعِلُنْ مخبون ونیز ابتر مقطوع	شہ دین کی جو سواری آئی نظر اک قدرت باری آئی	ایضاً ایضاً
٤	مسدس مخبون مقصور	فَاعِلَاتُنْ فَعِلَاتُنْ فَعِلَانْ سالم مخبون مخبون ونیز مکبول مقصور	عشق مین شہ کے ہوا انجام بخیر تاکہ لین لوگ مرا نام بخیر	ایضاً۔ اس زحاف یعنی مخبون مقصور کو کبل بھی کہتے ہین۔
	مسدس مسبغ	فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَیَّانْ سالم مسبغ	کیون نہ ہوئے نام نامی شاہ مردان ہے گنہگارون کا حامی شاہ مردان	اردو مین کوئی شعر نظر نہین آیا ہے۔ اگر اسمین بجاے سالم کے مخبون و مسبغ مخبون کو لاوین تو جائز ہے۔
	مسدس مخبون مسبغ	فَعِلَاتُنْ فَعِلَاتُنْ فَعِلِیَّانْ مخبون مخبون مسبغ	مرے حامی مرے مولا شہ ذیشان مرے مالک مرے آقا شہ ذیشان	اگر بجاے الفصل مخبون سالم یا حرف مسبغ لاوین تو جائز ہوگا فقط اس بحر مین ذو بحرین بھی ہوسکتی ہین کہ بحر زہج مسدس سالم و مسبغ سے مشتبہ ہوجاتی ہے فقط اگر شعر مذکور کو کھینچ کے پڑھے تو ہوسکتا ہے

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مسدس مقصور	فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَانْ سالم مقصور	مولد سرور سے ہوکر شاد صبح آئی ہے بہر مبارکباد صبح	بجاے سالم کے اسمین مخبون یا محذوف بجاے مقصور کے آوے تو جائز ہوگا اور اس بحر مین دو بحرین بھی کہتے ہین کہ بحر سریع مطوی موقوف سے اشبہ ہے۔
مسدس محذوف	فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ سالم محذوف	عقدۂ احکام پیغمبر کھلا جگہہ شہر مصطفے کا در کھلا	اگر اسمین بجاے سالم کسی مصرع مین مخبون یا بجاے محذوف کے مقصور آدے تو جائز ہوگا اور یہ بحر ذو بحرین بھی کہی جاتی ہے کہ ساتھ بحر سریع مسدس مطوی مکشوف کے اشبہ ہوتی ہے
مسدس مخبون محذوف	فَاعِلَاتُنْ فَعِلَاتُنْ فَعِلُنْ سالم مخبون مخبون محذوف	شافع روز جزا شیر خدا باعث ارض وسما شیر خدا	یہ چار و بحر ذیل مین باخود ہا مزاحف سے مخلوط ہین اگر کوئی زحاف کسی مصرع مین لاوین تو جائز ہے اگر یہ شعر کھینچ کے پڑھا جاوے تو مشتبہ مسدس محذوف کے ہوجاوے۔

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
٦ مثمن مخبون و مخبون محذوف	فَاعِلَاتُن فَعِلَاتُن فَعِلَاتُن فَعِلُن سالم مخبون مخبون محذوف	خلق شبیر سا آقا نہوا تھا سو ہوا بار ور نخل تمنا نہوا تھا سو ہوا	یہ بحر بحر مدید مثمن مخبون سے حزین مشتبہ کے ہی الا خواول کا فرق ہی شعر مطابق زحاف کے شمار ہوگا و بہ نسبت مستزاد ایضاً۔ و بہ نسبت مخلوط ہونے مزاحف باحوذ ہا کے۔ ایضاً
٧ مثمن مخبون و ابتر مسبغ	فَاعِلَاتُن فَعِلَاتُن فَعِلَاتُن فَعْلَان سالم مخبون ابتر مسبغ	نقش ہے دل پہ مرے نام علی کا تعویذ اس سے بہتر کوئی دنیا مین نہ ہوگا تعویذ	بہ نسبت مستزاد و بہ نسبت مخلوط ہونے مزاحف باحوذ ہا دلانے زحاف مخبون بجائے سالم کے ایضاً۔ اور اس بحر مین زحاف ابتر کو مقطوع بھی کہتے ہین۔
٨ مثمن مخبون و ابتر یعنی مقطوع	فَاعِلَاتُن فَعِلَاتُن فَعِلَاتُن فَعْلُن سالم مخبون و نیز ابتر مقطوع	لوح محفوظ سے یہ نور کا سورا اوترا گھر مین پھر مصحف ناطق کی صحیفا اوترا	
مثمن مخبون مجحوف	فَاعِلَاتُن فَعِلَاتُن فَعِلَاتُن فَع سالم مخبون مجحوف	ورد ہے لب پہ مرے نام خدا ہر دم رات دن رہتا ہے یہ تنہل مرا ہر دم	اگر بجائے سالم کے مخبون یا بجائے مجحوف کی مجحوف مسبغ آوے تو جائز ہے۔ الا اردو مین شاذ و نادر جاری ہے۔
مسدس سالم	فَاعِلَاتُن فَاعِلَاتُن فَاعِلَاتُن سالم	آج ہی میلاد حیدر حیدری ہو شاد ہو ہر ہمبر حیدری ہو	اگر اسمین زحاف مسبغ آوے تو جائز ہے فقط

	نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
۲	مثمن محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن سالم محذوف	ہمسے نافہمون سی کیونکر ہو بیان شان علی خالق کونین جب خود ہو ثنا خوان علی	اگر کسی مصرع مین زحاف مقصور بجای محذوف کی آدی تو جائز ہے اور یہ بحر بحر مدید مثمن سالم سے مشتبہ ہی لیکن حشو اول مین فرق ہی لہذا شعر مطابق زحاف کے شمار ہوگا اور بہ نسبت مستزاد کے ایضًا
۳	مثمن مشکول العروض والضرب	فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن مشکول سالم	اسی یاد رکھو ولا تو یہ حدیث مصطفے سے جو ہی پنجتن کا دشمن ہی دشمن خدا ہے	اگر اس بحر مین زحاف مسبغ کسی مصرعہ مین آدی تو جائز ہے و نسبت مستزاد ایضًا
۴	مثمن مخبون مسبغ	فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلیان سالم مخبون مخبون مسبغ	یا الٰہی بے احمد نظر آئین شہ مردان شکل ہی مجھے جلدی سی دکھائین شہ مردان	اردو مین بہت کم جاری ہے و بہ نسبت مستزاد کے ایضًا
۵	مثمن مقصور و مخبون مقصور یعنی مکبول	فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان سالم مخبون مخبون مقصور نیز مکبول	آج وہ دن ہی کہ ای بادشہ [illegible] لعل دی گو تجھے نذر تو گوہر [illegible]	زحاف مخبون مقصور کو اس بحر مین مکبول بھی کہتے ہین اور ان چارون بحور ذیل مین مزاحف باخود یا مخلوط مین اگر یکے یا دیگرے آدین تو جائز ہی و بہ نسبت مستزاد کے ایضًا و بجای سالم کے مخبون بھی لاتی ہین جائز ہی

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مثمن سالم	فَاعِلَاتُن فَاعِلَاتُن فَاعِلَاتُن فَاعِلَاتُن سالم	دین و ایمان اوسکی باعث سے مجھے حاصل ہوا آیۂ تطہیر جسکی شان مین نازل ہوا	اردو مین بہت کم جاری ہے اور اسمین مسبغ بھی لا سکتے ہین جائز ہے۔
مثمن مسبغ	فَاعِلَاتُن فَاعِلَاتُن فَاعِلَاتُن فَاعِلِیَان سالم مسبغ	عرش و کرسی سے ہے اعلیٰ اوج بام شاہ مردان لامکان سے ہے کہین برتر مقام شاہ مردان	ایضاً۔ اور بجائے مسبغ کے کسی مصرع مین سالم اگر لاوین تو جائز ہوگا۔
مثمن مخبون	فَعِلَاتُن فَعِلَاتُن فَعِلَاتُن فَعِلَاتُن مخبون	نہ لیا جسنے ترا نام وہ بیہوش ہوا نہ رکھی جسنے تری یاد فراموش ہوا	یہ بحر بحر کامل مثمن مقطوع سے مشتبہ ہے چونکہ زحاف اسکا ثقیل ہے لہذا اس بحر مین اعتبار کیا گیا اور فارسی مین مصاعت بھی لائے ہین جسکو عوام ہندوستانی بحر طویل کہتے ہین اور اگر صدر و ابتدا مین اسکے سالم لاوین تو جائز ہے
مثمن مقصور	فَاعِلَاتُن فَاعِلَاتُن فَاعِلَاتُن فَاعِلَان سالم مقصور	کعبۂ دین مین جلا گھی کا مرد و زن چراغ آجکی شب گھر مین خالق کے ہوا روشن چراغ	اگر کسی مصرعہ مین زحاف محذوف آوے تو جائز ہے اور ان آٹھون بحور ذیل مین شعرائے مستزاد بھی کہتے ہین جائز ہے۔

نام زحاف	اوزان مصرعہ	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
			کو مقدم و موخر کرکے بھی شعر کہنا جائز ہے ۔
مثمن مجبون و مطوی	مفاعلن مفتعلن مفاعلن مفتعلن مجبون مطوی	علی کرے وصف نبیؐ خدا کی مثل علی نبیؐ کرے مدح علیؑ خدا کی مثل علی	اگر اسمین مطوی مذال آوے تو جائز ہوگا
مثمن مطوی و مجبون مذال	مفتعلن مفاعلان مفتعلن مفاعلان مطوی مجبون مذال	تحمل امید مومنین مین برگ بار شجر گلشن احمدی مین آئی ہے کیا بہار شجر	اگر کسی مصرعہ کے حشو اول مین یا عروض مین زحاف صرف مجبون لاوین تو جائز ہے
مثمن مجبون	مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن مجبون		یہ بحر بحر ہزج مقبوض مثمن سے اشتباہ ہے حال اسکا نقشہ پنجم کے ذیل مین بیان ہو چکا ہے لہذا اس بحر سے ساقط ہے صرف یہ اے ملاحظہ بطور یادداشت کے لکھا ہے ۔
مسدس سالم مسدس مطوی	مستفعلن مستفعلن مستفعلن سالم مفتعلن مفتعلن مفتعلن مطوی	وصف شہ والا بیان کسطرح ہو راز خدا مجھسے عیان کسطرح ہو وصف شہنشاہ بیان خوب کیا نام علی ورد زبان خوب کیا	اگر کسی مصراع مین مذال آوے تو جائز ہے اگر کسی مصراع مین مطوی مذال آوے تو جائز ہے

بحر رمل از الیضا — بحر ۲۱

اس بحر مین شعرائے عرب مثمن نہین لاتے

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
			اس بحر سالم مین مضاعف لائے ہین وبعض نے فی مصرعہ شانزدہ [۱۶] رکن ہین کہ بحر طویل بھی اسکو کہتے ہین لائے ہین۔
مثمن مذال	مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلان (مستفعلن) سالم مذال	تو ہی مجسم نور حق تیرا اگر سایا آفتاب دوبار تیری مہر سے مغرب سے آیا آفتاب	اگر سواے مطلع کے کسی جگہہ عروض مین بجاے مذال سالم آوے تو جائز ہے ونسبت مضاف وشانزدہ رکن فی مصرعہ بحر طویل کے بھی بطور سالم کے ہے۔
مثمن مطوی	مفتعلن مفتعلن مفتعلن مفتعلن مطوی	وصف علی مجھ سے بیان خوب ہوا نقل ثنا راز خداوند عیان خوب ہوا اصل علی	اردو مین کم جاری ہے اگر اسمین مطوی مذال آوے تو جائز ہے
مثمن مطوی مخبون	مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن مطوی مخبون	شاہ نجف کی عشق سے دل کو سرور ہو گئی در نجف کی لوح پر گویا سند عطا ہوئی	اگر اسمین مذال لادین تو جائز ہے اور فارسی مین عروض وضرب مین زحاف مقطوع لائے ہین الا اردو مین نظر سے نہین گذرا اور زحاف مطوی ومخبون

نام بحر مع زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مسدس اخرب مکفوف محذوف	مفعول مفاعیل فعولن اخرب مکفوف محذوف	جلد آکے خبر لیجیے ہماری جلد آکے مدد کیجیے ہماری	اردو مین بہت کم جاری ہے اگر اسمین بجاے محذوف کے مسبغ لاوین تو جائز ہے اگر بجاے محذوف مقصور آوے تو جائز ہے۔
مسدس سالم و محذوف مضاعف بطرز نو	مفاعیلن فعولن سالم محذوف مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن	علی سردار دین ہے نبی کا جانشین ہے امیر المومنین ہے	اس بحر مین صرف دو سالم نظر سے گذرے ہین اور یہ بحر بحر وافر معصوب و مقطوف سے مشتبہ ہے چونکہ اوسمین دو زحاف ہین اور اسمین ایک سالم اور ایک زحاف ہے لہذا بحر وافر سے ساقط ہے اور اگر عروض و ضرب مین مسبغ محذوف آوے تو جائز ہے
بحر رجز ایضاً - اہل عرب وقت جنگ اشعار فخریہ اس بحر مین پڑہتے ہین۔ و شعراے عرب مثمن مین کمتر اور شعراے عجم اکثر لکھتے ہین۔۔ ۹ بحر			
مثمن سالم	مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن سالم	اے شافع روز جزا تمنے دیا ایمان اے موجد کون و مکان تمسے ملا قرآن	اگر بمقابلہ سالم کے کسی مصراع مین مذال آوے تو جائز ہے اور بعض اساتذہ

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مسدس اخرب ومقبوض ومحذوف	مَفعُولُ مُفَاعِلُن فَعُولُن اخرب مقبوض محذوف	یا شیر خدا عذار سیدہ خالق نے کیا ہے تمکو چیدہ	یہ بحر مثنوی کی ہے اگر اسمین چارون زحاف بجور ذیل کے یکجا ہوجاوین جسکو سکتہ کہتے ہین تو جائز ہے اور اس وزن مین کبھی حرف ساکن متحرک ہوجاتا ہے جائز ہے۔
مسدس اخرب ومقبوض ومقصور	مَفعُولُ مُفَاعِلُن مَفَاعِیل اخرب مقبوض مقصور	سردار ہین انس و جانکے شبیر مختار ہین دو جہانکے شبیر	ایضاً
مسدس اخرم واشتر ومحذوف	مَفعُولُن فَاعِلُن فَعُولُن اخرم اشتر محذوف	دل مین سرور کا چراغ دیکھا گھر مین روشن چراغ دیکھا	ایضاً
مسدس اخرم واشتر مقصور	مَفعُولُن فَاعِلُن مَفَاعِیل اخرم اشتر مقصور	شبکو آیا خیال شبیر دنکو دیکھا جمال شبیر	ایضاً
مسدس اخرب مقبوض	مَفعُولُ مُفَاعِلُن مَفَاعِیلُن اخرب مقبوض سالم	یا شیر خدا مری مدد کیجے یا شاہ ہدا مری مدد کریئے	بطور غزل کے اسمین شعر کہا گیا ہے الا اردو مین کوئی شعر نظر نہین آیا ہے اور اگر بجاے سالم کے مسبغ لاوے تو جائز ہوگا۔
مسدس اخرب مکفوف مقصور	مَفعُولُ مُفَاعِیلُ مَفَاعِیل اخرب مکفوف مقصور	ہو حکم مرے حق مین شہا جلد اس درد کی ہو جاے دوا جلد	اردو مین کم جاری ہے اگر بجای مقصور کے محذوف آوی تو جائز ہے

کیفیت	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	اوزان مصراع	نام زحاف
اگر مثنوی اس بحر مین ہو اور اگر کسی مصرعہ مین زحاف مقصور آوے تو جائز ہے اور بحر اول و بحر ہذا ایک ہی فقط اور بحر ہذا مین دو بحرین بھی کہہ سکتے ہین کہ وہ بحر خفیف مسدس مخبون محذوف سے ملجاتی ہے مثال از مولف علی مولا ہمارا کام آیا مئے خم غدیر و جام دآیا	علی سا جبکہ ہو رہبر ہمارا تو کیونکر ہو نہ جنت گھر ہمارا	مُفَاعِیلُن مُفَاعِیلُن فَعُولُن سالم محذوف	مسدس محذوف
اردو مین کوئی شعر نظر نہین آیا۔	ہوئے ختم رسل دین کے سردار ہوئے غیر خدا کل کے مددگار	مُفَاعِیلُ مُفَاعِیلُ مُفَاعِیلْ مکفوف مقصور	مسدس مکفوف و مقصور
ایضاً	زہے وصف شہنشاہ نجف ہی بلا شبہہ خدا ادسکی طرف ہے	مُفَاعِیلُ مُفَاعِیلُ فَعُولُن مکفوف محذوف	مسدس مکفوف محذوف

نام زحاف	نام اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
۳ مثمن مقصور محذوف	مُفَاعِیلُن مُفَاعِیلُن مُفَاعِیلُن فعولن مقصور محذوف	کرون وصف مین کسطرح شہ ارض ہما کا مری جان فدا ہو کہ وہ ہی نور خدا کا	ایضاً ایضاً اور بحر اول و بحر ہذا دونون ایک ہین اگر کوئی مصراع بحر بالا کا بحر ہذا مین ملا دین تو جائز ہے
مسدس سالم	مُفَاعِیلُن مُفَاعِیلُن مُفَاعِیلُن سالم	علی کا وصف جب دلسے کیا ہنے صلے مین باغ جنت کا لیا ہنے	شعراے عجم بحر سالم مسدس مین کمتر کہتے ہین لیکن اردو مین بہت کم جاری ہے۔
مسدس مقبوض	مُفَاعِلُن مُفَاعِلُن مُفَاعِلُن مقبوض	علی کو جب خدا نے تیغ کی عطا نبی نے ہو کے خوش گلے لگا لیا	ہر چند کہ اردو مین کوئی شعر اس بحر مین نظر سے نہین گذرا لیکن بوجہ اسکے اس بحر مین مندرج ہوا کہ مبادا اسے رجز مسدس مخبون مین شمار نکیا جاوے
۴ مسدس مقصور	مُفَاعِیلُن مُفَاعِیلُن مُفَاعِیلْ سالم مقصور	مرا حامی ہی زہرا کا جگر بند نہو گا مجھپہ اب جنت کا در بند	اکثر مثنوی اس بحر مین ہے اور اگر کسی مصراع مین زحاف محذوف آوی تو جائز ہی اور بحر ہذا و بحر ذیل ایک ہی ہے اگر کوئی مصراع اسکا ادسمین لاوین تو جائز

نام زحاف	نام اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
			مصراع اسکا یا بحر ذیل کا ایک مین ہو جاے تو جائز ہے۔
مثمن اخرب ومکفوف ومقصور	مَفْعُوْلُ مُفَاعِیْلُ مُفَاعِیْلُ مُفَاعِیْلْ اخرب مکفوف مقصور	مین دام محبت مین کہان تیری نظر بند ای عقدہ کشا مجھپہ ہے بخت کا ہو بند	اس بحر مین بھی بہ نسبت زحاف محذوف و اخرب ومستزاد کے ایضاً و اگر کسی مصراع کے حشو اول مین سالم و حشو دوم مین اخرب لاوین تو جائز ہے
مثمن اخرب مکفوف سالم العروض والضرب	مَفْعُوْلُ مُفَاعِیْلُ مُفَاعِیْلُ مَفَاعِیْلُنْ اخرب مکفوف سالم	یا شاہ نجف ہو پہنچو مدد کرو ہماری یا میر عرب دیکھو تو فریاد و زاری	اردو مین بہت کم جاری ہے اگر اسمین بجای سالم مسبغ لاوین تو جائز ہے
مثمن مکفوف ومقصور	مُفَاعِیْلُ مُفَاعِیْلُ مُفَاعِیْلُ مُفَاعِیْلْ مکفوف مقصور	ترا دوست گر یار مرا ہاتھ تہ غدر عیار ترا نام ید اللہ مرا نام گنہگار	اس بحر مین اگرچہ چاروں رکن مین زحاف مکفوف آوے یا زحاف محذوف عروض و ضرب مین آوے تو جائز ہے اور اردو مین بہت کم جاری ہے فقط

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
			ہوگی متعلق بحر ہزج ہذا کے ہوئی ہے اور اسمین اگر زحاف مسبغ مقبوض آوے تو جائز ہے فقط
مثمن اخرب	مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن اخرب سالم	جب قصد کیا حق نے ایجاد ہو عالم کی تب نور محمد سے آدم کی جبین چمکی	اگر عروض و ضرب مین بجای سالم کے کسی مصراع مین مسبغ آوے تو جائز ہے اور اسمین شعر چار رکن یعنی مربع بھی کہتے ہین چنانچہ محقق طوسی نے کہا ہے شعر اکنون کہ چنین زارم بر من نکنی زحمت
مثمن اخرب و مکفوف و محذوف	مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن اخرب مکفوف محذوف	دو داد ہماری سنو فریاد ہماری یا شیر الٰہی کرو امداد ہماری	اگر اس بحر مین زحاف مقصور کسی مصرعہ مین یا حشو اول مین سالم و حشو دوم مین اخرب لاوین تو جائز ہے اور اس بحر مین اشعار مستزاد بھی کہتے ہین یہ بحر و بحر ذیل ایک ہے اگر کوئی

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
			اور بعضے اس بحر میں فی مصرعہ آٹھ رکن و بعضے فی مصرعہ شانزدہ رکن لائے ہیں
مثمن مقبوض و مسبغ مقبوض	مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلان مقبوض مسبغ مقبوض	غلام آپکا ہوں نہیں نہ ہوں نہ اب غدا بہیں قبول ہو دعا مری حضور کی جناب میں	اگر کسی مصرعہ میں بجائے مسبغ مقبوض کو صرف مقبوض آوے تو جائز ہے۔ و بنسبت آٹھ رکن و شانزدہ رکن کے
مثمن اشتر	فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن اشتر سالم	راز دل مرا شاہا ہاتھ آشکارا ہے لیجئے خبر میری غم نے مجھکو مارا ہے	اگر اس بحر میں زحاف مسبغ آوے تو جائز ہے۔
مثمن اشتر و مقبوض	فاعلن مفاعلن فاعلن مفاعلن اشتر مقبوض	یا علی پئے نبی کیجئے مدد مری لیجئے خبر مری ہو دعا نہ رد مری	یہ بحر وافر مثمن مجموع معقول و بحر رجز مثمن مرفوع مخبون و بحر مقتضب مثمن مکشوف مطوی و مخبون سے مشتبہ ہے چونکہ ہر ایک بحور کی رکن سے جو زحاف متعلق ہوئی ہیں بالفعل ہیں اصل نہیں ہیں اور بحر زیر ہذا میں جو زحاف آئی ہیں بالکل اصل ہیں لہذا بحور مذکورہ بالا سے ساقط

	نام ارکان	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
				شعر رہا دکھین مری ارمان تری صورت نظر آدے تری صورت کسی ڈھب سی کسی صورت نظر آدے
٢	مثمن مسبغ	مَفَاعِیلُن مَفَاعِیلُن مَفَاعِیلُن مَفَاعِیلَان سالم مسبغ	ہی وصف سبزۂ رخسار ہر ہو رانیدی تو یاسمین ہمارا آج طوطی بولتا ہی باغ رضوان مین	اگر بجای زحاف مسبغ کے کسی مصراع مین سالم آے تو جائز ہی فقط و نسبت آٹھ رکن و شانزدہ ١٦ رکن سکے الفیا
	مثمن سالم و محذوف	مَفَاعِیلُن فَعُولُن مَفَاعِیلُن فَعُولُن سالم محذوف	نبی ہادی مرا ہی علی رہبر مرا ہے یہی ایمان میرا ہی تو خستگر مرا ہے	اس بحر مین مسبغ محذوف نہین لا سکتے ہین کہ بحر مثمن سالم و مقصور سی مشتبہ ہو جائیگی
	مثمن سالم مقصور	مَفَاعِیلُن مَفَاعِیلْ مَفَاعِیلُن مَفَاعِیلْ سالم مقصور	علی کو تم ہو فرزند نبی کی ہو جگر بند غلامو نپر خداوند انو جنت کا در بند	
٥	مثمن مقبوض	مَفَاعِلُن مَفَاعِلُن مَفَاعِلُن مَفَاعِلُن مقبوض	تری صفت مین منہ کھلی بشر کا یہ بعید ہے اگرچہ قفل ہی دہن زبان بھی کلید ہے	اگر کسی مصرع مین مسبغ آوی تو جائز ہی اور یہ بحر بحر رجز مثمن مخبون سی مشتبہ ہی مطابق نقشہ پنجم کے شمار اسکا بحر ہزج ہذا مین چاہیی بحر رجز سے ساقط ہے۔

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف از مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مسدس معصوب مقطوف	مفاعیلن مفاعلتن فعولن معصوب سالم مقطوف	علی کی ہین رسول خدا ہمبر انہی کے ہین امیر نجف بہادر	اگرچہ یہ بحر بحر ہزج مسدس محذوف سی مشتبہ ہی الا غور علیحدہ ہوتی ہی باعتبار زحاف کے شعر کہنا چاہیے۔
[illegible]	مفاعلن مفاعلتن فعولن معقول سالم مقطوف	حسین ہو قبول سخن کرینگے تیری مدحسین وسخن کرینگے	
بحر ہزج از ایضا			
شعراے عرب اس بحر مین مسدس و مربع استعمال مین لائے ہین مثمن نہین لائے ہین لیکن شعراے عجم کہ مثمن و مسدس مین کہتے ہین مربع مین نہین کہتے اوسی طور پر اردو مین بھی اساتذہ نے جائز رکھا ہے ۲۸ بحر			
مثمن سالم	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن سالم	کرون جو ہر بیان کیا ذوالفقار شاہ مردان کا کہ جسکے زخم کا عیسی لگا سکتے نہین ٹانکا	اگر زحاف مسبغ اس بحر مین آوے تو جائز ہے وبعضی اس بحر مین فی مصرعہ آٹھ رکن وبعضی فی مصرعہ ۱۶ شانزدہ رکن لائے ہین اور اس بحر مین دو بحرین ہو سکتی ہی کہ بحر رمل مثمن مخبون سی اشتبہ ہو جاتی ہی مثال تصنیف مولف شعر

نام زحافی	اوزان مصراع	مثال تصنیف از مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مثمن مذال	مُتَفَاعِلُن مُتَفَاعِلُن مُتَفَاعِلُن مُتَفَاعِلَان سالم مذال	نہ جہاں میں اوسکو ملیگی جا جو عشق سر و ز تن نہیں وہ خراب د تو نجہاں میں ہے جسکا نام وسکا کہیں پتا نہیں	اگر کسی مصراع اول میں بالکل سالم آوے تو سوائے مطلع کے جائز ہے۔
مثمن مضمر	مُتَفَاعِلُن مُتَفَاعِلُن مُتَفَاعِلُن مُتْفَاعِلُن سالم مضمر	کروں کس سے میں یہ التجا کہ دکھائے مجھکو اب تحفہ یہی دل میں ہے مرے آرزو تو دکھا مجھے یار بہ تحفہ	اگر اس بحر میں مذال مضمر کسی مصرع میں آوے تو جائز ہے۔
مثمن مضمر مذال	مُتَفَاعِلُن مُتْفَاعِلُن مُتْفَاعِلَان سالم مضمر مضمر مذال	کئی بار آیا حکم رب العالمین کیا تب نبی نے شہ کو اپنا جانشین	اس بحر میں سوائے زحاف مضمر و مضمر مذال کے شعرائے عجم کو دوسرا زحاف پسند نہیں ہے اور اردو میں بہت کم جاری ہے
بحر وافر از ایضاً بحر ۳			
مثمن سالم	مُفَاعِلَتُن مُفَاعِلَتُن مُفَاعِلَتُن مُفَاعِلَتُن سالم	شفیع الامم وصی نبی امام ہدیٰ کے ولی علی امیر عرب شہ دوسرا امین خدا اخی نبی	اگر اس بحر میں زحاف مذال آوے تو جائز ہے اور اس بحر میں نصیر الدین طوسی نے چار رکن کا ایک شعر کہا ہے بہ بدی چہ کنی بجائے کسے کہ او نکند بجاے تو بد

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف از مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مثمن مخبون	مُفَاعِلُنْ فَعِلُنْ مُفَاعِلُنْ فَعِلُنْ مخبون مخبون	نبی کے نورِ نظر حسن حسین رہے علی کے لخت جگر حسن حسین رہے	اس بحر مین حشو اول مین زحاف ترفیل بجای مخبون کے نہین لا سکتے ہین کہ بحر مجتث مثمن مخبون محذوف سے مشتبہ ہو جائیگی
مثمن مطوی مخبون مقطوع	مُفْتَعِلُنْ فَاعِلُنْ مُفَاعِلُنْ فَعْلُنْ مطوی سالم مخبون مقطوع	وصف تیرا یا علی بیان ہو کیا مجھسے راز خدا کا بھلا عیان ہو کیا مجھسے	اردو مین بہت کم جاری ہے
مسدس مطوی	مُفْتَعِلُنْ فَاعِلُنْ مُفْتَعِلُنْ مطوی سالم	یا شہ والا بلا جلد مجھے مرقد انور دکھا جلد مجھے	اگر اس بحر مین مذال کسی مصرع مین آوے تو بحر منسرح مسدس مطوی سے اشتباہ ہو جائیگی
بحر کامل از ایضاً			بحر ۴
مثمن سالم	مُتَفَاعِلُنْ مُتَفَاعِلُنْ مُتَفَاعِلُنْ مُتَفَاعِلُنْ سالم	یہ فقط علی کی سبب سے کہ خدا نے معاف جرم مرا کیا کہ قتار قبر سے بچ گیا مجھے باغ خلد عطا کیا	اگر [illegible] مصرع مین مذال خواہ مضمر حشو یا عروض یا ضرب مین آوے تو جائز ہے اگر بجاے سالم کے بالکل مضمر لاوین تو بحر رجز سالم سے مشتبہ ہو جائیگی۔

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف از مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مثمن مخبون	فاعلاتن فعلن فاعلاتن فعلن سالم مخبون	مولد شہ کی خبر سنکے فلک سے نہ کہا مجکو اللہ نے دی درد کی آج دوا	ہرچند کہ یہ بحر بحر رمل مثمن مخبون محذوف قرین سے مشتبہ ہی مگر حشو اول کا فرق ہی بدین وجہ انہی کی بحر مین شمار ہونگے اگر اسمین زحاف مذال آوی تو جائز ہے۔
مثمن مخبون مذال	فعلاتن فعلن فعلاتن فعلان مخبون مخبون مخبون مذال	شہ صفدر کا اگر ہو جو اعجاز بیان کہے ہر ایک مجھے ہی یہ اعجاز بیان	اگر اسمین زحاف مخبون کی جگہہ پر کسی جا سالم آوے تو جائز ہے
بحر ۵	**بحر بسیط از خلیل**		
مثمن سالم	مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن سالم سالم	میری مدد یا علی مشکل کشا کیجیے اب آرزو ہے یہی جنت عطا کیجیے	اگر اسمین بیچ عروض یا ضرب کے مذال آوے تو جائز ہے۔
مثمن مطوی	مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن مطوی سالم	وصف تمہارا شہا کس سے بیاں ہو تمہیں خاک کے پتلے سے کیا نور خدا ہو تمہیں	اس بحر مین زحاف مذال نہین لا سکتی ہین اگر عروض یا ضرب مین آوی تو بحر منسرح مثمن مطوی موقوف کا مشتبہ ہو جائیگی

بحر طویل مثمن از خلیل بن احمد موجد فن عروض اس بحر مین مسدس نہین ہے۔ ۳ بحر

نام زحاف	اوزان مصرع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مثمن سالم	فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن سالم سالم سالم سالم	ہوا ہی عزیز و اب سہارا احمد کا بلا شک کرینگے ہم نظارا احمد کا	ہر چند کہ مصنف یا مولف عروض نے ایک شعر واسطے مثال کے لکھدیا ہے الا کوئی غزل وغیرہ اردو مین نظر سے نہین گذری فارسی مین البتہ ہے مگر کمتر
مثمن اثلم مقبوض	فعلن مفاعلن فعلن مفاعلن اثلم مقبوض	رکھو امید شہ سے تم کہ ہو بھلا ورنہ تمہارے حق مین ہی بہت برا	ایضاً
مثمن مقبوض	فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن سالم سالم مقبوض	علی کی محبت سے بہشتی لقب ملا خدا سے جنان مین گھر مجھے بسبب ملا	ایضاً

بحر مدید از ایضاً اور اس بحر مین مسدس نہین آتا ہے ۴ بحر

نام زحاف	اوزان مصرع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مثمن سالم	فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن سالم سالم	جی مین آتا ہی دلا روٹھنا شہ دیکھیے انتظار آتا کجا کسکی اب راہ دیکھیے	ہر چند کہ یہ بحر بحر رمل مثمن محذوف سے مشتبہ ہے مگر حشو اول کا فرق ہی بدین وجہ اپنے اپنے بحر مین شمار ہوگی و اگر اسمین تذییل آوے تو جائز ہے۔

اور ایک رکن مُفَاعِیلُن سے اشتر ہو کے آیا ہے اور یہی حال رکن فعولن کا ہے
کہ جگہ جگہ بر صورت بدل کے آیا ہے پس یہ سب مزاحف اپنے اپنے اصل ارکان
و بحور مین شمار ہون گے باخود ہا خلط ملط ہون گے مانند مُفَاعِلُن کے جو رکن مُفَاعِیلُن
سے مقبوض ہو کے بحر ہزج مین آیا ہے اور دوسرا مُفَاعِلُن رکن مُسْتَفْعِلُن سے
مخبون ہو کے بحر رجز مین آیا ہے ارکان دونون بحور کے ایک ہو گئے ہین اب
دیکھنا چاہیے کہ رکن مُفَاعِیلُن سے جو مُفَاعِلُن مقبوض ہوا ہے بے نقل ہے صرف
حرف پنجم قبض ہوا ہے اور جو رکن مُسْتَفْعِلُن سے مُفَاعِلُن مخبون ہوا ہے وہ باتقد
نقل کے ہے کہ بعد خبن کے مُتَفْعِلُن ہوا اوسکو مُفَاعِلُن سے بدلا گیا پس
لازم ہے کہ بحر ہزج مقبوض مین قائم کرین اور بحر رجز مخبون سے ساقط
کرین علی ہذا القیاس اسیطرح سے جو ارکان باخود ہا مشتبہ ہو جاتے ہین تو اوسکو
بخوبی سمجھ لینا چاہیے اور یہی حال زحاف کا بھی ہے کہ جس رکن کے متعلق
ہو اوسکے سبب و وتد وغیرہ کو سمجھ کے اپنے اصل رکن مین شمار کیے جائنگے

نقشہ ششم تفصیل بحور مع مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا و کیفیت متعلقہ اوسکے

واضح رہے کہ اکثر بحور کہ بسبب مزاحف کے باخود ہا مشتبہ ہو گئے ہین پس جو
اشعار جن بحور و مزاحف کے متعلق ہون اور تقطیع مین بے تکلف درست
آوین تو اوسی بحر کے متعلق ہون گے لیکن اشتباہ مطابق قاعدہ مذکورہ بالا
کے ہو اور نام ہر بحر کا باعتبار مزاحف کے رکھنا چاہیے۔ اور بالکل بحور ارکان
فاعیل اونیس ہین منجملہ اوسکے بحور طویل و مدید و بسیط و کامل و وافر مخصوص
واسطے عرب کے ہے فارسیان نے ان بحور مین شعر کمتر کہے ہین۔
و بحور جدید و قریب و مشاکل مخصوص عجم کے لیے ہین باقی گیارہ بحور
مشترک ہین۔ فقط اب بحر مقلوب تو شامل ہو کے بیس پورے ہوے

نام ارکان	نام بحور متعلقہ ارکان	نام زحاف متعلقہ ارکان مع اوزان
		عضب اقصم اقصم نذال جمم عجم نذال اعقص مفتعلن مفعولن مفعولان فاعلن فاعلان مفعول عقول نذال مقطوف نذال عضب نذال مفاعلان فعولان مفتعلان
نمبر ۹ مس تفع لن منفصل سالم	جدید مجتث	خبن قصر کیل خواه مقصور مخبون کف شکل مفاعلن مفعولن فعولن مس تفعل مفاعل حذف تشبیع مخبون مسبغ مقصور مسبغ مفعول مستفعلان مفاعلان مفعولان
نمبر ۱۰ فاع لاتن منفصل سالم	قریب مشاکل مضارع متعلق سے ہوا	کف قصر خواه مسبغ حذف تسبیغ فاع لات فاع لان فاع لن فاع لیان

واضح رہے کہ جو فراعت جس اصل رکن سے نکلے ہین اوسے اصل بحور متعلقہ ارکان مذکورہ مین شمار ہون گے مثل مفاعلن کے کہ ایک رکن مفاعیلن سے مقبوض ہوکے اور ایک مفاعلن رکن متفاعلن سے موقوص ہوکے اور ایک مفاعلن رکن مفاعلتن سے معقول ہوکے اور ایک مفاعلن رکن مستفعلن سے مخبون ہوکے اور ایک مفاعلن رکن مس تفع لن سے مخبون ہوکے آیا ہے چنانچہ اسی طرح پر رکن فاعلن کہ ایک مقام پر خود سالم ہے اور ایک رکن فاعلاتن سے محذوف ہوکے آیا ہے اور ایک رکن مفعولات سے مکشوف مطوی ہوکے آیا ہے اور ایک رکن مستفعلن سے رفع ہوکے آیا ہے اور ایک رکن مفاعلتن سے عجم ہوکے آیا ہے اور ایک رکن فاع لاتن سے محذوف ہوکے آیا ہے

نام ارکان	نام بحور متعلقہ ارکان	نام زحافات متعلقہ ارکان مع اوزان
		اخذ مذال ۱۳ اذاله ۱۴ موقوص مذال ۱۵ ترفیل فعلان متفاعلان مفاعلان متفاعلاتن
نمبر ۶ مستفعلن سالم متصل	بسیط ۱ رجز ۲ سریع ۳ خفیف ۴ منسرح ۵ مقتضب ۶	خبن ۱ طی ۲ قطع ۳ خبل ۴ تخلیع ۵ اذاله ۶ مخبون مذال ۷ مفاعلن مفتعلن مفعولن فعلتن فعولن مستفعلان مفاعلان اخذ ۸ مطوی مذال ۹ مخبون مذال ۱۰ مخبون اخذ ۱۱ ترفیل خواه مذال فعلن مفتعلان فعلتان فعل مستفعلان مکفوف ۱۳ رفع ۱۴ رفع مذال ۱۵ اخذ محذوف ۱۶ مستفعل فاعلن فاعلان فع مطوی مرفل ۱۷ شکل ۱۸ اخذ مذال ۱۹ مخبون مرفل ۲۰ مفتعلاتن مفاعل فعلان مفاعلان مکبول مذال ۲۱ مقطوع مذال ۲۲ فعولان مفعولان
نمبر ۷ مفاعیلن سالم	طویل ۱ ہزج ۲ مضارع ۳ مشاکل ۴ مقلوب ۵ قریب ۶	تسبیغ ۱ قبض ۲ کف ۳ اخرم ۴ قصر ۵ مسبغ مقبوض ۶ مفاعیلان مفاعلن مفاعیل مفعولن مفاعیل مفاعلان اشتر ۷ اشتر مسبغ ۸ محذوف ۹ مسبغ اخرم مسبغ ۱۰ فاعلن فاعلان فعولان مفعولان اخرب ۱۱ اتم ۱۲ جب ۱۳ ابتر ۱۴ حذف ۱۵ زلل ۱۶ مفعول فعول فعل فع فعول فاع
نمبر ۸ مفاعلتن سالم	وافر	اذاله ۱ عصب ۲ عقل ۳ معصوب مکفوف خواه نقص ۴ قطف ۵ مفاعلتان مفاعیلن مفاعلن مفاعیل فعولن

نام ارکان	نام بحور متعلقہ ارکان	نام زحاف متعلقہ ارکان مع اوزان
نمبر ٣ فاعلاتن سالم متصل	مدید رمل خفیف مجتث	شکل ۔ کف ۔ خبن ۔ قصر ۔ مخبون مقصور فعلاتُ فاعلاتُ فعلاتن فاعلان ۔ فعلان محذوف مخبون حذف ابتر ۔ تسبیغ ۔ مسبغ مخبون فعولن فاعلن فعلن فاعلیان ۔ فعلیان ابتر مسبغ ۔ تشعیث ۔ مشعث مسبغ ۔ مجحف ۔ مجحوف مسبغ فعلان ۔ مفعولن ۔ مفعولان فع فاع اربع فعَل ۔
نمبر ۴ مفعولات سالم	سریع منسرح مقتضب	خبن طی خبل وقف کشف موقوف مخبون فعولاتُ فاعلاتُ فعلاتُ مفعولان مفعولن فعولان مکشوف مخبون مکشوف مطوی موقوف مطوی فعولن فاعلن فاعلان مخبول مکشوف اصلم رفع جدع نحر فعلن فعلن مفعول فاع فع
نمبر ۵ متفاعلن سالم	کامل	اضمار مضمر مطوی خزل مضمر مقطوع مضمر احذ مذال مستفعلن مفتعلن مفعولن فعلان مضمر احذ مذال مضمر مضمر مطوی مذال مرفل فعلن مستفعلان مفعولان مستفعلاتن موقوص مرفل مضمر مطوی وقص ا قطع مفاعلاتن مفتعلاتن مفاعلن فعلن فعلاتن

نام زحاف	نام اوزان ارکان	کیفیت	اصل نقل
مسبغ	مُسْتَفْعِلَان	ایضاً الا اردو مین نظر نہین آیا	اصل
نمبر ۱۰	فَاعِ لَاتُنْ منفصل		زحاف
سالم	فَاعِ لَاتُنْ	متعلق بحور قریب ومشاکل ومضارع کے ہے	اصل
مقصور	فَاعِ لَانْ	ایضاً اس زحاف کو محذوف مسبغ بھی کہتے ہین	نقل
مکفوف	فَاعِ لَاتُ	ایضاً	اصل
محذوف	فَاعِ لُنْ	ایضاً	نقل
مسبغ	فَاعِ لِیَانْ	متعلق بحر مضارع کے ہے۔	ایضاً

گوشوارہ مزاحف وبحور جو متعلق ارکان افاعیل کے ہین اور سوائے زحاف متعلقہ کے دوسرا زحاف یا خود یا مخلوط نہین ہوتا ہے۔

نام ارکان	نام بحور متعلقہ ارکان	نام زحاف متعلقہ ارکان مع اوزان
نمبر ۱ فعولن سالم	طویل متقارب	قبض - اثلم - اثرم - قصر - حذف - ابتر - تسبیغ - الم مسبغ فَعُولُ - فَعْلُنْ - فَعَلْ یا فَعْ - فَعُولْ - فَعَلْ - فَعْ - فَعُولَانْ - فَعْلَانْ
نمبر ۲ فَاعِلُن سالم	مدید - بسیط متدارک	خبن - اذاله - مخبون مذال - قطع خواه تشعیث فَعِلُنْ - فَاعِلَانْ - فَعِلَانْ - فَعْلُنْ - مقطوع مذال خواه مشعث مذال - مقطوع خواه تخلیع - ترفیل فَعْلَانْ فَعَلْ فَاعِلَاتُنْ احذ فَعْ

نام زحاف	نام اوزان ارکان	کیفیت	اصل نقل
عضب	مُفْتَعِلُنْ	متعلق بحر وافر کے ہے	ایضاً
اقصم	مَفْعُولُنْ	ایضاً	ایضاً
اقصم مذال	مَفْعُولَانْ	ایضاً	اصل
جمم	فَاعِلُنْ	ایضاً	نقل
جمم مذال	فَاعِلَانْ	ایضاً	اصل
اعقص	مَفْعُولُ	ایضاً	نقل
معقول مذال	مُفَاعِلَانْ	ایضاً	اصل
مقطوف مذال	فَعُولَانْ	ایضاً	ایضاً
عضب مذال	مُفْتَعِلَانْ	ایضاً	ایضاً

نمبر ۹ مس تفع لن منفصل زحاف ۹

نام زحاف	نام اوزان ارکان	کیفیت	اصل نقل
سالم	مُسْ تَفْعِ لُنْ	متعلق بحور جدید و مجتث کے ہے	اصل
مقصور	مَفْعُولُنْ	ایضاً	نقل
مخبون	مُفَاعِلُنْ	ایضاً	ایضاً
مخبون مسبغ	مُفَاعِلَانْ	ایضاً	اصل
مقصور مسبغ	مَفْعُولَانْ	ایضاً	ایضاً
مکسول	فَعُولُنْ	ایضاً اس زحاف کو مخبون مقصور بھی کہتے ہیں	نقل
مکفوف	مُسْ تَفْعِلُ	ایضاً	اصل
مشکول	مُفَاعِلُ	ایضاً	نقل
محذوف	مَفْعُولُ	متعلق بحر مجتث کے ہے	ایضاً

نام زحاف	نام اوزان ارکان	کیفیت	اصل نقل
مقصور	مُفَاعِیْلْ	متعلق بحور ہزج و قریب کے ہے	اصل
مسبغ مقبوض	مُفَاعِلَانْ	متعلق بحر ہزج کے ہے	ایضاً
اشتر	فَاعِلُنْ	متعلق بحور ہزج و مضارع کے ہے	ایضاً
مسبغ اشتر	فَاعِلَانْ	ایضاً	ایضاً
مسبغ اخرم	مَفْعُوْلَانْ	متعلق بحر ہزج کے ہے	ایضاً
اخرب	مَفْعُوْلُ	متعلق بحر ہزج و مضارع کے ہے	نقل
اثتم	فَعُوْلْ	ایضاً	ایضاً
مجبوب	فَعَلْ	ایضاً	ایضاً
محذوف	فَعُوْلُنْ	متعلق بحور ہزج و طویل و قریب و مشاکل کی ہر	ایضاً
مسبغ محذوف	فَعُوْلَانْ	ایضاً	اصل
زلل	فَاعْ	متعلق رباعیات کے ہے	نقل
ابتر	فَعْ	ایضاً	ایضاً
نمبر ۸		مُفَاعَلَتُنْ	زحاف ۱۲
سالم	مُفَاعَلَتُنْ	متعلق بحر وافر کے ہے	اصل
مذال	مُفَاعَلَتَانْ	ایضاً	ایضاً
معصوب	مُفَاعِیْلُنْ	ایضاً	نقل
معقول	مُفَاعِلُنْ	ایضاً	ایضاً
معصوب مکفوف	مُفَاعِیْلُ	ایضاً اس زحاف کو نقص بھی کہتے ہیں	اصل
معقوف	فَعُوْلُنْ	ایضاً	نقل

نام زحاف	نام اوزان ارکان	کیفیت	اصل نقل
مخبون اخذ	فَعَلُنْ	متعلق بحر سریع کے ہے وایضاً	نقل
مرفل	مُسْتَفْعِلَاتُنْ	متعلق بحر ایضاً ایضاً	اصل
اخذ	فَعْلُنْ	متعلق بحر رجز وایضاً	نقل
اخذ مذال	فَعْلَانْ	ایضاً ایضاً	اصل
مکفوف	مُسْتَفْعِلُ	ایضاً ایضاً	ایضاً
رفع	فَاعِلُنْ	متعلق بحور بسیط و سریع کی ہی وایضاً	نقل
مرفوع مذال	فَاعِلَانْ	ایضاً ایضاً	اصل
مکبول مذال	مَعُولَانْ	ایضاً ایضاً	اصل
مقطوع مذال	مَفْعُولَانْ	ایضاً ایضاً	اصل
مشکول	مُفَاعِلُ	ایضاً ایضاً	نقل
مخبون مرفل	مُفَاعِلَاتُنْ	ایضاً ایضاً	ایضاً
اخذ محذوف	فَعْ	ایضاً ایضاً	اصل
مطوی مرفل	مُفْتَعِلَاتُنْ	ایضاً ایضاً	ایضاً
نمبر ۵	مُفَاعِیلُنْ		زحاف
سالم	مُفَاعِیلُنْ	متعلق بحور طویل و ہزج و مشاکل و مضارع و قریب کے ہے	اصل
مقبوض	مُفَاعِلُنْ	ایضاً	ایضاً
مکفوف	مُفَاعِیلُ	ایضاً	ایضاً
مسبغ	مُفَاعِیلَانْ	متعلق بحر ہزج کے ہے	ایضاً
اخرم	مَفْعُولُنْ	ایضاً	نقل

نام زحاف	نام اوزان ارکان	کیفیت	اصل نقل
مضمر مطوی مذال	مُفتَعِلَان	ایضاً	ایضاً
مرفل مضمر	مُتْفَعِلَاتُن	ایضاً الّا اردو مین نظر نہین آیا	ایضاً
مرفل	مُتَفَاعِلَاتُن	ایضاً ایضاً	ایضاً
موقوص مرفل	مُفَاعِلَاتُن	ایضاً ایضاً	ایضاً
مضمر مطوی مرفل	مُفتَعِلَاتُن	ایضاً ایضاً	ایضاً
نمبر ٦	**مُسْتَفْعِلُن متصل**		**زحاف ۲۱**
سالم	مُسْتَفْعِلُن	متعلق بحور بسیط و رجز و سریع و خفیف و منسرح و مقتضب کے ہے	اصل
مخبون	مُفَاعِلُن	ایضاً	نقل
مطوی	مُفْتَعِلُن	ایضاً	ایضاً
مقطوع	مَفْعُولُن	متعلق بحور بسیط و رجز و خفیف کے	ایضاً
مخبول	فَعِلُن	متعلق بحور بسیط و رجز و سریع و منسرح و مقتضب کے ہے الا اردو مین نظر سے نہین گذرا	نقل
مخلع	فَعُولُن	متعلق بحور بسیط و رجز و مقتضب کے ہے	نقل
مذال	مُسْتَفْعِلَان	متعلق بحور رجز کے ہے	اصل
مخبون مذال	مُفَاعِلَان	ایضاً	ایضاً
مطوی مذال	مُفْتَعِلَان	ایضاً	ایضاً
مخبول مذال	فَعِلَتَان	ایضاً - الا اردو مین نظر سے نہین آیا	ایضاً

نام زحاف	نام اوزان ارکان	کیفیت	اصل نقل
اصلم	فَعْلُنْ	ایضاً	ایضاً
مرفوع	مَفْعُوْلُنْ	متعلق بحور منسرح و سریع کی ہی الا اردو مین نظر سی نہین گذرا	ایضاً
مجدوع	فَاعِ	ایضاً	ایضاً
منحور	عْ	ایضاً	ایضاً
نمبر ۵	**متفاعلن**	**زحاف**	
سالم	مُتَفَاعِلُنْ	متعلق بحر کامل کے ہے	اصل
مضمر	مُسْتَفْعِلُنْ	ایضاً	نقل
موقوص	مُفَاعِلُنْ	ایضاً	اصل
مقطوع	فَعِلَاتُنْ	ایضاً	نقل
خزل	مُفْتَعِلُنْ	متعلق بحر کامل کی ہی اس زحاف کو مضمر مطوی بھی کہتے ہین	اصل
مضمر مقطوع	مَفْعُوْلُنْ	ایضاً	نقل
احذ	فَعِلُنْ	ایضاً	ایضاً
احذ مذال	فَعِلَانْ	ایضاً	اصل
مضمر احذ مذال	فَعْلَانْ	ایضاً	ایضاً
مضمر احذ	فَعْلُنْ	ایضاً	نقل
مضمر مذال	مُسْتَفْعِلَانْ	ایضاً	اصل
مذال	مُتَفَاعِلَانْ	ایضاً	ایضاً
موقوص مذال	مُفَاعِلَانْ	ایضاً	ایضاً

نام زحاف	نام اوزان ارکان	کیفیت	اصل و نقل
ابتر مسبغ	فَعَلَانْ	متعلق بحور رمل وخفیف ہے	ایضاً
مشعث	مَفْعُوْلُنْ	ایضاً مع بحر مجتث کے ہے	ایضاً
مشعث مسبغ	مَفْعُوْلَانْ	ایضاً	ایضاً
مجحوف	فَعْ	متعلق بحر رمل کے ہے	ایضاً
مجحوف مسبغ	فَاعْ	ایضاً	ایضاً
مربع	فَعَلْ	رکن اسکا بحر رمل مین نظر سے نہین گذرا ہی	ایضاً

نمبر ۸ مَفْعُوْلَاتُ زحاف ۱۴

سالم	مَفْعُوْلَاتُ	متعلق بحور سریع ومنسرح ومقتضب کی ہے	اصل
مخبون	فَعُوْلَاتُ	سوائے بحر سریع کے باقی ایضاً	نقل
مطوی	فَاعِلَاتُ	متعلق بحر منسرح کے ہے۔	ایضاً
مخبول	فَعِلَاتُ	ایضاً	ایضاً
موقوف	مَفْعُوْلَانْ	متعلق بحور سریع ومنسرح ہے	نقل
موقوف مخبون	فَعُوْلَانْ	ایضاً	ایضاً
مکشوف	مَفْعُوْلُنْ	ایضاً	ایضاً
مکشوف مخبون	فَعُوْلُنْ	ایضاً	ایضاً
مکشوف مطوی	فَاعِلُنْ	متعلق بحر سریع ہے	ایضاً
موقوف مطوی	فَاعِلَانْ	ایضاً	ایضاً
مخبول مکشوف	فَعِلُنْ	ایضاً	ایضاً

نام زحاف	نام اوزان ارکان	کیفیت	اصل ونقل
مجنون مذال	فَعِلَانْ	ایضاً	اصل
مذال	فَاعِلَانْ	متعلق بحور بسیط ومتدارک کے ہے	ایضاً
مقطوع	فَعْلُنْ	ایضاً اسکو شعث بھی کہتے ہین	نقل
مقطوع مذال	فَعْلَانْ	ایضاً۔ اسکو شعث مذال بھی کہتے ہین	اصل
تخلیع	فَعَلْ	متعلق بحر متدارک کے ہے	ایضاً
اخذ	فَعْ	ایضاً	نقل
مرفل	فَاعِلَاتُنْ	بہ نسبت ان بحور کے اردو مین نہین آیا ہی	اصل

نمبر ٣ فَاعِلَاتُنْ زحاف ١٦

نام زحاف	نام اوزان ارکان	کیفیت	اصل ونقل
سالم	فَاعِلَاتُنْ	متعلق بحور مدید وخفیف ورمل ومجتث کے ہے	اصل
مشکول	فَعِلَاتُ	ایضاً	ایضاً
مکفوف	فَاعِلَاتُ	ایضاً	ایضاً
مخبون	فَعِلَاتُنْ	ایضاً	ایضاً
مقصور	فَاعِلَانْ	متعلق بحور رمل ومدید کے ہے	نقل
مخبون مقصور	فَعِلَانْ	متعلق بحور رمل ومجتث ومدید کی ہے واس زحاف کو کیل بھی کہتے ہین	ایضاً
محذوف	فَاعِلُنْ	متعلق ایضاً	ایضاً
مجنون محذوف	فَعِلُنْ	ایضاً	اصل
ابتر	فَعْلُنْ	متعلق بحور رمل ومدید کے ہے	نقل
مسبغ	فَاعِلِیَانْ	متعلق بحر رمل ہے	ایضاً
مسبغ مخبون	فَعِلِیَانْ	ایضاً	ایضاً

نام دائرہ	نام بحور	اصل اوزان جس سے بحور پیدا ہوئی ہیں	تعداد ذو ارکان فی مصرع	اوزان بحور مطابق ارکان
	متدارک	لن فعولن فعولن فعولن فعولن فعو		فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن

نقشہ نمبر تفصیل تغیرات اصل ارکان افاعیل مع نام مزاحف متعلق بحور و کیفیت کے

نمبر ۱ فعولن زحاف ۸

نام زحاف	نام اوزان ارکان	کیفیت	اصل و نقل
سالم	فعولن	متعلق بحور متقارب و طویل کے ہے	اصل
مقبوض	فعولُ	ایضاً	ایضاً
مقصور	فعولْ	متعلق بحر متقارب کے ہے	ایضاً
محذوف	فعل	ایضاً	نقل
اثلم	فعلن	متعلق بحور متقارب و طویل کے ہے	ایضاً
اثرم	فعلُ یا فاعِ	ایضاً	ایضاً
ابتر	فَعْ	متعلق بحر متقارب کے ہے	اصل
مسبغ	فعولان	ایضاً	ایضاً
اثلم مسبغ	فعلان	ایضاً	ایضاً

نمبر ۲ فاعلن زحاف ۶

سالم	فاعلن	متعلق بحور مدید و بسیط و متدارک کے ہے	اصل
مخبون	فَعِلن	ایضاً	ایضاً

نام دائره	نام بحور	اصل اوزان که حسب بحور پیدا شوی‌اند	تعداد اوزان فی بحر	اوزان بحور مطابق ارکان
٢ مؤتلفه	کامل	متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن	١	متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن
	وافر	علتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفا	١	مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن
٣ مجتلبه	ہزج	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	١	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
	رجز	عیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفا	١	مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن
	رمل	لن مفاعی لن مفاعی لن مفاعی لن مفاعی	١	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
٤ مشتبهه	سریع	مستفعلن مستفعلن مفعولاتُ	مرتبه	مستفعلن مستفعلن مفعولات
	خفیف	تفعلن مس عولات مف تفعلن مس	١	فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن
	جدید	تفعلن مس تفعلن مس عولات مف	١	فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن
	قریب	علن مستف علن مستف لاتُ مفعو	١	مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن
	مشاکل	لاتُ مفعو علن مستف علن مستف	١	فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن
٥ منتزعه	منسرح	مستفعلن مفعولاتُ مستفعلن مفعولاتُ	١	مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات
	مضارع	علن مستف لاتُ مفعو علن مستف لاتُ مفعو	١	مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
	مقلوب بنو	لاتُ مفعو علن مستف لاتُ مفعو علن مستف	١	فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن
	مقتضب	مفعولاتُ مستفعلن مفعولاتُ مستفعلن	١	مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن
	مجتث	عولات مف تفعلن مس عولات مف تفعلن مس	١	مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن
متفقه	متقارب	فعولن فعولن فعولن فعولن	١	فعولن فعولن فعولن فعولن

مفعولاتن آٹھ بار آئے ہین اور ارکان مُستفعلن مفعولاتن ہین علاوہ اسکے اور بھی بحور مثل جنب کہ ارکان اسکے مفعول فعلات چار بار و بحر مواسع کہ ارکان اسکے فاعلاتن مفعول فعولن چار بار و بحر مرکن کہ ارکان اسکے مفعول مفاعیلن فعولن فعلاتن دو بار آئے ہین لیکن ان بحور کو بھی اگر بغور و تامل دیکھئے تو بمقابلہ بحور قدیم کے وقعت نہین لہذا بیان اسکا طول عمل سمجھکر اصل بحور جو رائج ہین مندرج کی گئین اور منجملہ اونیس بحور کے پندرہ بحور خلیل بن احمد موجد فن عروض سے ہے اور ایک بحر ابوالحسن اخفش سے ہے یہ بحور عربی مین اور تین بحور عجمی ہین جدید و قریب و مشاکل منجملہ انکے بحر جدید حکیم بزرجمہر قمی وزیر نوشیروان سے و بحر قریب یوسف نیشاپوری سے ہے و بحر مشاکل کا حال معلوم نہین اور ایک بحر نیا مزد مقلوب تو اس کم بضاعت نے نقشہ سوم دائرہ پنجم مشتبہ سے بحر مضارع کے ارکان کو مقلوب کرکے نقشہ ششم مین بعد بحر مضارع کے ایجاد کیا ہے اور حال بحر مقلوب نو کا مع تفصیل و تشریح و زحاف کے مندرج کر دیا ہے اس سے بخوبی معلوم ہوگا۔

تفصیل تشریح و دوائر ارکان

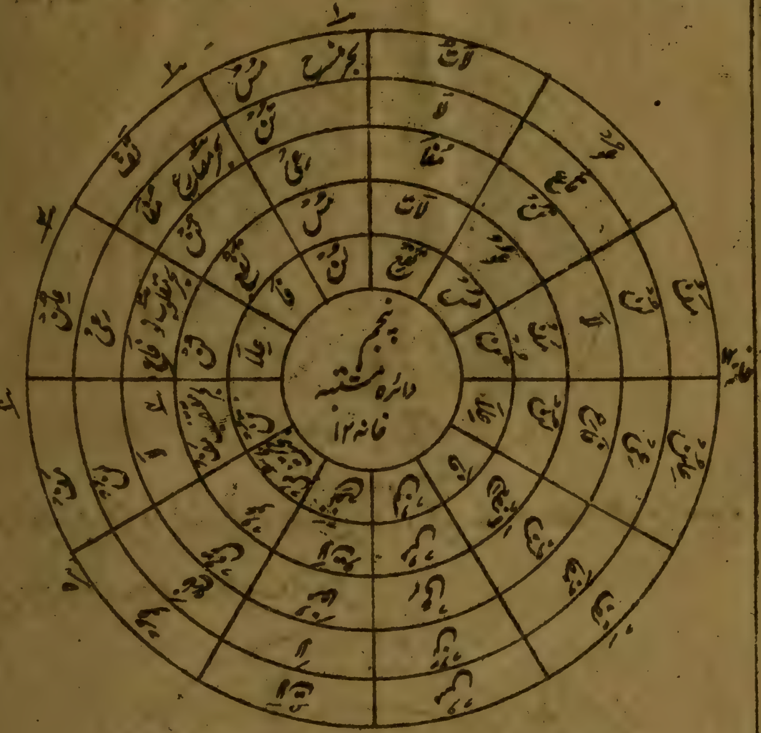
نام دائرہ	نام بحور	اصل اوزان جسسے بحور پیدا ہوئی ہین	تعداد وزن کی مصرع	اوزان بحور مطابق ارکان
مختلفہ	طویل	فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن	مرتبہ ۱	فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن
	مدید	لن مفاعی لن فعولن مفاعی لن فعو	۱	فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن
	بسیط	عیلن فعولن مفاعیلن فعولن مفا	۱	مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن

نقشہ چہارم تفصیل شرح و دوائر ارکان بحور کہ اصل اونیس ہین بموجب قطعہ کسی اوستاد کے

قطعہ رجز خفیف و رمل منسرح دگر مجتث بسیط و افر و کامل ہزج طویل و مدید متشاکل و متقارب سریع و مقتضب است مضارع و متدارک قریب نیز جدید

اور متاخرین اہل فارس نے انھین بحور سے گیارہ بحرین اور نکالی ہین وہ یہ ہین - عریض عمیق مریم کبیر بدیل قلیب صغیر حمید اصم سلیم حمیم چنانچہ بحر عریض کہ ارکان اسکے مفاعیلن فعولن چار مرتبہ و بحر عمیق کہ فعولن مفاعی سے چار بار ہین یہ دو بحر خود سوم و پنجم دائرہ مختلفہ سے ہین چونکہ ان بحور مین اشعار نہو سکے لہذا اعتبار سے ساقط ہوین باقی نو بحور کہ اونکا ایک دائرہ نو بنا مزدمنعکسہ کے ایجاد کیا ہے اوسمین بحر مریم کہ ارکان اسکے مفاعیلن فاعلاتن فاعلاتن دوبار و بحر کبیر کہ ارکان اسکے مفعولات مفعولات مستفعلن دوبار و بحر بدیل کہ ارکان اسکے مس تفع لن مس تفع لن فاعلاتن دوبار و بحر قلیب کہ ارکان اسکے فاعلاتن فاعلاتن مفاعیلن دوبار و بحر صغیر کہ ارکان اسکے فاعلاتن مستفعلن دوبار و بحر حمید کہ ارکان اسکے مفعولات مستفعلن مفعولات دوبار و بحر اصم کہ ارکان اسکے فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن دوبار و بحر سلیم کہ ارکان اسکے مستفعلن مفعولات دوبار و بحر حمیم کہ ارکان اسکے فاعلاتن مستفعلن مستفعلن دوبار آئے ہین - بعدہ عاشق صادق نامی ایک شخص ہمعصر امیر خسرو دہلوی نے تین بحور دو دو رکن اور ایجاد کئے - بحر رکفت کہ ارکان اسکے متفاعلتن آٹھ بار و بحر زلل کہ ارکان اسکے مفتعلاتن آٹھ بار و بحر اوفر کہ ارکان اسکے

دائرہ پنجم مشتبہ مرکب ہے پنج بحور مثمن جو کہ دو رکن کی تکرار سے حاصل ہوتا ہے بحر منسرح و مضارع و مقلوب نو و مقتضب و مجتث ۔



دائرہ ششم منفردہ کہ جسکو متفقہ بھی کہتے ہیں مرکب ہے دو بحر مثمن جو ایک رکن کی تکرار سے حاصل ہوتا ہے بحر متقارب و متدارک ۔

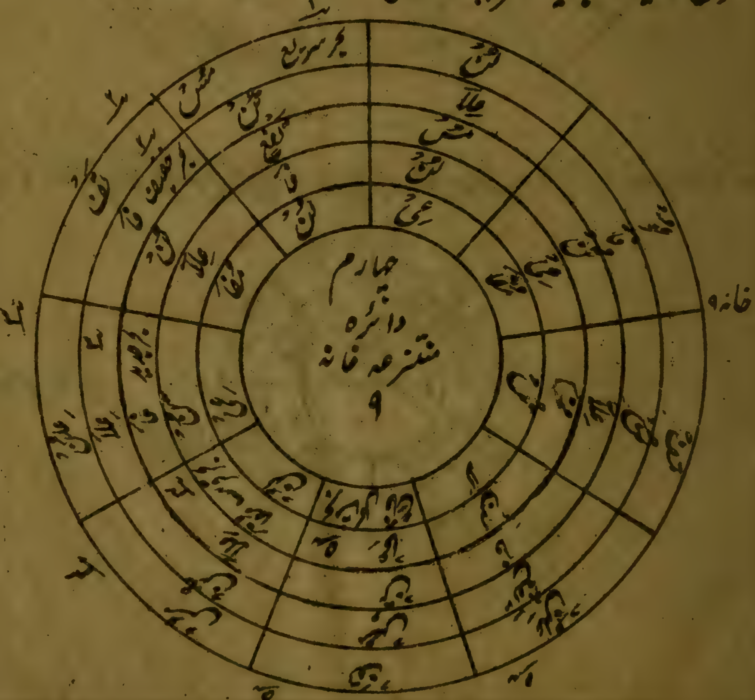


خانہ ۸

دائرہ سوم مجتلبہ مرکب بر سہ بحور مثمن جو ایک رکن کی تکرار سے حاصل ہوتا ہے
بحر ہزج و رجز و رمل۔

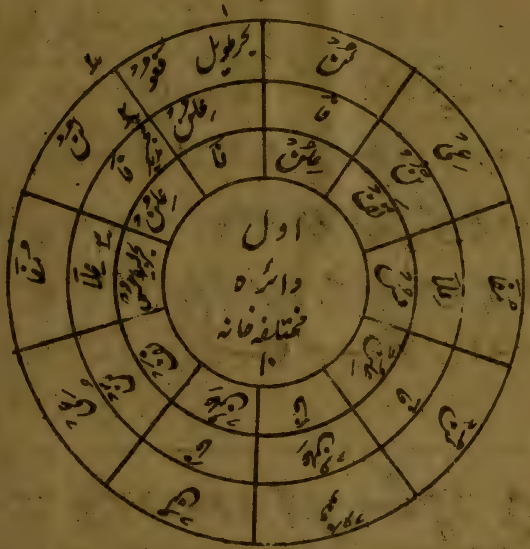


دائرہ چہارم منتزعہ مرکب بر پنج بحور مسدس جو کہ دو رکن کے تکرار سے حاصل ہوتا ہے بحر
سریع و خفیف و جدید و قریب و مشاکل۔



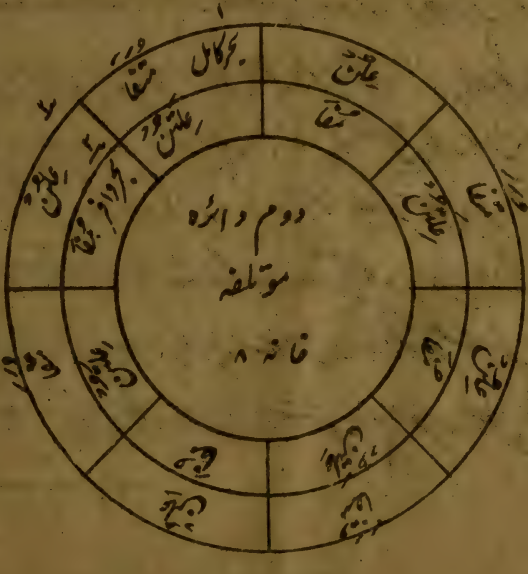
دائرہ اول مختلفہ مرکب بر سہ بحور مثمن جو دو رکن کی تکرار سے حاصل ہوتا ہے بحر طویل و مدید و لبسیط۔

خانہ ۱۰



دائرہ دوم موتلفہ مرکب بر دو بحر مثمن جو ایک رکن کی تکرار سے حاصل ہوتا ہے بحر کامل و وافر۔

خانہ ۸



وتھس کو رکن تعولن مین جمع کرین تو عول ہوگا اوسکو فعل خواہ فع سے بدلتے ہین اور متعلق بحور طویل ومتقارب کے ہے

واضح رہے کہ علاوہ مزاحف مذکورہ بالا کے اساتذہ نے تین زحاف اور نکالے ہین کہ تصریح اوسکی رسالہ معراج العروض مین ہے وہ یہ ہے معاقبہ ومراقبہ ومکاتفہ اول سالم رکھنا دو سبب خفیف کا جو شعر مین مجتمع ہو۔ دوم معاحذف نکرنا ہر دو سبب خفیف کا سوم بحور سریع ومنسرح وبسیط مین معاسلامت رکھنا خواہ معاحذف کرنا یا ایک کا ساقط کرنا دو سبب خفیف سے۔

نقشہ سوم دوائر ارکان کے چھہ ہین

واضح رہے کہ دوائر ارکان چھہ قرار پائے ہین دائرہ اول متعلق بحور طویل ومدید وبسیط کے ہے ونام اوسکا مختلفہ ہے۔ دائرہ دوم بنام موتلفہ متعلق بحور کامل ووافر کے ہے دائرہ سوم بنام مجتلبہ متعلق بحور ہزج ورجز ورمل کے ہے۔ دائرہ چہارم بنام منتزعہ متعلق بحور سریع وخفیف وجدید وقریب ومشاکل کے ہے دایرہ پنجم بنام مشتبہ متعلق بحور منسرح ومضارع ومقلوب نو ومقتضب ومجتث کے ہے۔ واضح رہے کہ بحر مقلوب نوکو اس ہیچمدان ہیچ زبان نے ایجاد کیا ہے حال اسکا نقشہ ششم مین بعد بحر مضارع کے مندرج ہوگا۔ اور دائرہ ششم بنام منفردہ متعلق بحور متقارب ومتدارک کے ہے۔

عضب - اگر رکن مُفاعَلَتُن کو عزم کرین تو فاعَلَتُن ہوتا ہے اوسکو مُفتَعِلُن سے بدلتے ہین اور اس زحاف کو صاحب معراج العروض نے لکھا ہے۔

اَبتَر و بتر - اگر زحاف جب و خرم کو رکن مَفاعیلُن مین جمع کرین تو فاع ہوتا ہی اوسکو فَعْ سے بدلتے ہین یہ زحاف متعلق رباعیات کے ہے۔

اور اگر زحاف حذف و ثلم کو رکن فعولن مین جمع کرین تو حذف سے فعو اور ثلم سے عولن ہوا پس بمقابلہ ہر دو کے صرف عُو باقی رہ جاتا ہے اوسکو فَعْ سے بدلتے ہین۔

اور اگر رکن فاعلاتن کو حذف و قطع مین جمع کرین تو فاعِل ہوتا ہے اوسکو فَعلُن سے بدلتے ہین یہ زحاف متعلق بحور متقارب و رمل و مدید کے ہے اور یہ زحاف تینون طرح سے ایک ہی نام سے نامزد ہے۔

اَقصَم و قصم - اگر زحاف خرم و عضب کو رکن مُفاعَلَتُن مین جمع کرین تو فاعَتُن ہوتا ہے اوسکو مفعولن سے بدلتے ہین یہ زحاف متعلق بحر وافر کے ہے۔

اَشتَر و شتر - اگر زحاف خرم و قبض کو رکن مَفاعیلُن مین جمع کرین یعنی حرف اول و پنجم کو گرا دین تو فاعِلُن بلا نقل ہوتا ہے اور یہ زحاف متعلق بحور ہزج و مضارع کے ہے۔

اَخرَب و خرب - اگر زحاف خرم و کف کو رکن مَفاعیلُن مین جمع کرین یعنے حروف اول و ہفتم کو گرا دین تو فاعیلُ ہوتا ہے اوسکو مفعولُ سے بدلتے ہین یہ زحاف متعلق بحور ہزج و مضارع کے ہے۔

اَثلَم و ثلم - اگر رکن فَعولُن کو خرم کرین تو عولُن رہتا ہے اوسکو فَعلُن سے بدلتے ہین یہ زحاف متعلق بحور طویل و متقارب کے ہے۔

اَخرَم و خرم - اگر رکن مَفاعیلُن کو خرم کرین تو فاعیلُن ہوتا ہے اوسکو مفعولُن سے بدلتے ہین یہ زحاف بحور ہزج و وافر کے متعلق ہے۔

اَثرَم و ثرم - اگر زحاف خرم

نام زحاف	معنی وشرح
	وقطع واخذ وعصب وقطف واقصم وغیرہ کی اوس سے سبب خفیف آخرمین پیدا ہوتے ہین پس چاہیئے کہ پہلے اصل ارکان کو ندال کرین بعدہ مزاحف کا استعمال کرین۔
ترفیل مرکب	ایزاد کرنا لفظ تن کا یعنی ایک سبب خفیف کا وتد مجموع کے آخر رکن مین مثل فاعلن و مستفعلن و متفاعلن کے خواہ موقوص ہو مثل مفاعلن کے مرفل فاعلاتن و مستفعلاتن و متفاعلاتن ع مفاعلاتن ہوا اور ان چارون مین حرف نون حرف الف سے بدلا گیا ہے یہ زحاف متعلق بحر کامل کے ہے الا عربی مین رائج ہے فارسی و اردو مین نظر سے نہین گذرا ہے۔
خرم مرکب	گرانا حرف متحرک اول کا وتد مجموع سے کہ اول رکن مین ہو مثل فعولن و مفاعیلن و مفاعلتن کے اور یہ زحاف گیارہ مقام مین آیا ہے اور ہر مقام مین نام اوسکا بدلا گیا ہے چنانچہ مفصلہ ذیل مندرج کیے گئے ہین۔

ثرم و اثرم ۔ مزاحف خرم وعقل کے اجماع کے سے رکن مفاعلتن سے فاعلن ہوتا ہے اور یہ زحاف خاص متعلق بحر وافر کے ہے۔

زلل و ازل ۔ بعضی از ذال معجمہ نوشتہ اند اگر زحاف خرم و ہتم کو رکن مفاعیلن مین جمع کرین تو فاع بلا نقل رہتا ہے

یہ زحاف متعلق رباعیات کے ہے۔

اعقص و عقص ۔ جمع ہونا زحاف خرم کا ساتھ مزاحف عصب و کف کے رکن مفاعلتن مین کہ فاعلت یا فاعیل ہوا اوسکو مفعول سے بدلتے ہین یہ زحاف متعلق بحر وافر کے ہے۔

نام زحاف	معنی و شرح
	ہوتا ہے اور رکن فاعِلاتُن کا مجحف فع ہے اوسکا مسبغ فاع ہوتا ہے علی ہذا القیاس۔ **مولف** ہر چند کہ اصل ارکان مذکورہ بالا مین بعد عمل درآمد مزاحف مثل قبض واشتر وخبن وغیرہ کے آخر رکن مین وتد مجموع پایا جاتا ہے کہ عمل تسبیغ کا نہین ہوسکتا ہے پس لازم ہے کہ اولاً اصل ارکان کو مسبغ کرین بعدہ عمل درآمد مزاحف کرین۔
اِذالہ مرکب	ازدیاد کرنا الف کا بیچ وتد مجموع وفاصلہ صغری کے آخر رکن مین مثل فاعِلُن کے کہ مذال اوسکا فاعِلان ہوتا ہے اور مستفعِلن سے مستفعِلان ہوا متفاعِلن سے متفاعِلان ہوتا ہے اور مفاعِلتن سے مفاعِلتان ہوتا ہے اور یہ زحاف متعلق بحور رجز ومدید وسریع وبسیط ومنسرح ومتدارک ومقتضب وکامل کے ہے اور عروض وضرب مین زیادہ وحشو مین کمتر آتا ہے اور صدر وابتدا مین منع ہے **مولف** واضح رہے کہ اگر ان ارکان کے متعلق کسی زحاف مین مثل رکن فاعِلن کے مزاحف مخبون وقطع وتشعیث زحاف مذال مین آوے اور مانند مستفعِلن کے مزاحف مخبون یا مطوی یا مجبول یا رفع یا اخذ مین مذال آوے اور مانند متفاعِلن کے مزاحف وقص یا اضمار یا اخذ مین مذال آوے یا زحاف مذال مین زحاف مضمر آوے اور مانند مفاعِلتن کے مزاحف عقل یا جمم یا قطف یا قصم یا عضب مین مذال آوے تو جائز ہے علی ہذا القیاس۔ **مولف** ہر چند کہ اصل ارکان مذکورہ بالا مین مثل مزاحف تشعیث

نام زحاف	معنی و شرح
	وطویل کے ہے۔
اہتم و ہتم مرکب	یعنے جمع ہونا زحاف حذف و قصر کا رکن مُفَاعِیْلُنْ مین کہ مُفَاعْ ہوا اوسکو فَعُوْلُنْ سے بدلتے ہین یہ زحاف متعلق بحور ہزج و مضارع وطویل کے ہے۔
تسبیغ مرکب	ایزاد کرنا الف کا بیچ سبب خفیف کے آخر رکن مین قبل حرف آخر کے مثل مُفَاعِیْلُنْ کے کہ مسبغ اوسکا مُفَاعِیْلَانْ رہتا ہے اور رکن فَعُوْلُنْ سے فَعُوْلَانْ ہوا اور رکن فَاعِلَاتُنْ سے فَاعِلَاتَانْ رہتا ہے اوسکو فَاعِلِیَّانْ سے بدلتے ہین اور رکن مُسْتَفْعِلُنْ سے مُسْتَفْعِلَانْ ہوتا ہے اور فَاعِ لَاتُنْ سے فَاعِ لَاتَانْ ہوا اوسکو فَاعِلِیَّانْ سے بدلتے ہین اور یہ زحاف متعلق بحور ہزج و متقارب ورمل و مضارع و مدید وطویل و مجتث کے ہے مولف واضح رہے کہ اگر ان ارکان کے متعلق کوئی دوسرا زحاف اس زحاف کے شامل ہو جاوے مثل رکن مُفَاعِیْلُنْ کے کہ مقبوض اوسکا مُفَاعِلُنْ ہے اوسکو مسبغ کیا تو مُفَاعِلَانْ ہوا اور رکن مذکور کا اشتر فَاعِلُنْ ہوا اوسکا مسبغ فَاعِلَانْ ہوتا ہے اور رکن مذکور کا اخرم مَفْعُوْلُنْ ہوا اوسکا مسبغ مَفْعُوْلَانْ ہوتا ہے اور رکن فَعُوْلُنْ کا اثلم فَعْلُنْ ہوا اوسکا مسبغ فَعْلَانْ ہوتا ہے اور رکن فَاعِلَاتُنْ کا مخبون فَعِلَاتُنْ ہے اوسکا مسبغ فَعِلِیَّانْ ہوتا ہے اور رکن مذکور کو مشعث کیا تو مَفْعُوْلُنْ ہوا اوسکا مسبغ مَفْعُوْلَانْ ہوتا ہے اور رکن مُسْتَفْعِلُنْ کا مخبون مُفَاعِلُنْ ہے اوسکا مسبغ مُفَاعِلَانْ

نام زحاف	معنی و شرح
	کا اوسکی کہ صرف لاتْ رہتا ہے اوسکو فاعْ سے بدلتے ہین یہ زحاف متعلق بحور ہزج ورباعیات کے ہے اور دوسرے رکن مین نہین آتا ہے
جَبّ مرکب	ساقط کنندہ دو سبب خفیف کا آخر وتد مجموع سے مثل رکن مُفَاعِیلُنْ کے کہ مُفَا رہتا ہے اوسکو فَعَلْ سے بدلتے ہین یہ زحاف متعلق بحور ہزج ورباعیات کے ہے اور دوسرے رکن مین نہین آتا ہے ۔
قصر مرکب	ساقط کنندہ حرف ساکن کا سبب خفیف سے جو آخر رکن مین ہو اور ساکن کرنا حرف اول کا جو ما قبل ساقط کے ہو مثل فَعُولُنْ کے کہ فَعُولْ بلا نقل ہوتا ہے اور رکن مُفَاعِیلُنْ سے مُفَاعِیلْ بلا نقل ہوتا ہے اور رکن فَاعِلَاتُنْ سے فَاعِلَاتْ ہوا فَاعِلَانْ سے بدلتے ہین اور رکن فَاعِلَاتُنْ منفصل سے فَاعِ لَاتْ ہوا اوسکو فَاعِ لَانْ سے بدلتے ہین اور رکن مُسْ تَفْعِ لُنْ منفصل سے مُسْ تَفْعِلْ ہوا اوسکو مفعولن سے بدلتے ہین یہ زحاف متعلق بحور متقارب وہزج وقریب ومدید ورمل وجدید ومجتث وطویل ومشاکل وخفیف کے ہے ۔
رفع مرکب	ساقط کنندہ ایک سبب خفیف اول کا دو سبب خفیف اول ارکان مُسْتَفْعِلُنْ ومَفْعُولَاتُ سے کہ اول تَفْعِلُنْ ہوتا ہے اوسکو فَاعِلُنْ سے بدلتے ہین اور دوم عُولَاتُ ہوا اوسکو مَفْعُولُ سے بدلتے ہین الا یہ زحاف اردو مین نظر سے نہین گذرا ہے ۔
منحور ونحر مرکب	جمع ہونا مزاحف جدع وکسف کا بیچ رکن مَفْعُولَاتُ کے کہ صرف لَا ہوتا ہے اوسکو فَعْ سے بدلتے ہین یہ زحاف متعلق بحور ہزج ومضارع

نام زحاف	معنی و شرح
	گذرا ہے اور یہ زحاف رکن مُسْ تَفْعِ لُن منفصل مین نہین آتا ہے کیونکہ وتد مفروق ہے۔
قطع مرکب	گرانا حرف ساکن اخیر کا آخر وتد مجموع سے اور ساکن کرنا حرف متحرک کا ماقبل حرف ساقط کے مثل رکن مُتَفَاعِلُن کے کہ بعد قطع کے مُتَفَاعِل ہوتا ہے اوسکو فَعِلَاتُن سے بدلتے ہین اور فَاعِلُن سے فَاعِل ہوتا ہے اوسکو فَعْلُن سے بدلتے ہین اور مُسْتَفْعِلُن سے مُسْتَفْعِل ہوتا ہے اوسکو مَفْعُولُن سے بدلتے ہین اور فَاعِلَاتُن سے فَاعِلَتْن ہوتا ہے اوسکو مَفْعُولُن سے بدلتے ہین۔ **مولف** واضح رہے کہ اساتذہ نے زحاف ہذا مین رکن فَاعِلَاتُن مذکورہ کو داخل کیا ہے ہرگز متعلق اس زحاف کے نہین ہو سکتا ہے کیونکہ ارکان فَاعِلُن و مُتَفَاعِلُن و مُسْتَفْعِلُن بھی اس زحاف کے متعلق ہین ان ارکان مین وتد مجموع آخر مین آیا ہے برخلاف رکن فَاعِلَاتُن کے کہ دو سبب خفیف کے درمیان مین وتد مجموع واقع ہے بلکہ یہ رکن مذکورہ متعلق زحاف تشعیث کے مندرج ہے اور معنی قطع کے یہ ہین کہ آخر وتد مجموع سے حرف آخر کو ساقط کرین اور ماقبل حرف ساقط کو ساکن کرین آئندہ جو رائے اساتذہ کی ہو اور یہ زحاف متعلق بحور مدید و بسیط و کامل و رجز و رمل و سریع اور مقتضب و مجتث و متدارک کے ہے اور رکن مُسْ تَفْعِ لُن مین نہین آ سکتا کیونکہ اوسمین وتد مفروق ہے۔
جدع مرکب	یعنے گرانا دو سبب خفیف کا رکن مَفْعُولَاتُ سے اور ساکن کرنا تا ے

نام زحاف	معنی و شرح
	مولف ہر چند کہ بقول اساتذہ زحاف ہذا مین سواے رکن فاعلاتن کے دوسرا رکن نہین لائے ہین لیکن اگر بغور وتامل ملاحظہ فرمادین تو رکن فاعلن سے بھی یہ زحاف متعلق ہو سکتا ہے کیونکہ بعد ایک سبب خفیف کے وتد مجموع اسمین بھی واقع ہے پس حرف چہارم متحرک وتد مجموع ہے یعنی لام ساقط ہو سکتا ہے اور یہ رکن بھی دو طرح سے نکلسکتا ہے اول یہ کہ رکن فاعلن سے فاعن ہوا اوسکو فعلن سے بدلا۔ دوم یہ کہ اگر زحاف قطع اس رکن مین لادین تو فاعل ہو جاتا ہے اوسکو فعلن سے بدلتے ہین اور بعض اساتذہ نے شکل سوم رکن ہذا کے اسطرح نکالی ہے کہ اگر رکن مذکورہ سے وتد مجموع کہ عین کلمہ ہے خرم کرین تو فالن ہوا اوسکو فعلن سے بدلا یہ شکل غلط معلوم ہوتی ہے کیونکہ زحاف خرم کے یہ معنی ہین کہ گرانا حرف متحرک اول کا وتد مجموع سے جو کہ اول رکن مین واقع ہو پس رکن مذکورہ مین وتد مجموع اول مین نہین ہے بلکہ آخر مین ہے۔
اخذ وحذف مرکب	ساقط کرنا وتد مجموع کا آخر رکن سے مثل رکن مستفعلن کے کہ مستف ہوتا ہے اوسکو فعلن سے بدلتے ہین اور رکن متفاعلن سے متفا رہا اوسکو فعلن سے بدلتے ہین اور رکن فاعلن سے فا رہا اوسکو فع سے بدلتے ہین یہ زحاف متعلق بحور بسیط و متدارک و کامل کے ہے الا جو رکن مستفعلن سے مخبول اخذ ہو کے فعل ہوتا ہے وہ متعلق بحر سریع کے ہے لیکن اردو مین نظر سے نہین

نام زحاف	معنی وشرح
اَصلَم مرکب	قطع کرنا تین حروف کا آخر رکن سے وتد مفروق کو مثلاً رکن مَفعُولَاتُ سے وتد مفروق کے آخر کو گرادین تو مَفعُو ہوتا ہے اوسکو فَعلُن سے بدلتے ہین یہ زحاف متعلق خاص بحر سریع کے ہے یعنے بحور منسرح ومقتضب مین لائے ہین۔
تشعیث مرکب	ساقط کندہ حرف چہارم یعنے گرانا ایک حرف متحرک کا دو حرف متحرک سے جو بیچ وتد مجموع کے ہو جیسے کہ رکن فَاعِلَاتُن سے فَاعَاتُن رہتا ہے اوسکو مَفعُولُن سے بدلتے ہین اسمین چار مذہب اساتذہ نے قرار دیے ہین اول یہ کہ وتد مجموع سے لام کو گرادین تو فَاعَاتُن ہوا اوسکو مَفعُولُن سے بدلا دوم یہ کہ اگر فَاعِلَاتُن کو قطع کرین یعنی وتد مجموع سے الف گرادین اور لام کو ساکن کرین تو فَاعِلْتُن ہوگا سوم یہ کہ اگر رکن مذکورہ کو خرم کرین یعنی عِلَا وتد مجموع ہے اوسمین سے عین کو گرادین تو فَالَاتُن ہوتا ہے چہارم یہ کہ رکن مذکور کو پہلے خبن کرین بعدہ مضمر یعنے عین کو ساکن کرین تو فَعلَاتُن ہوگا **مولف** واضح رہے کہ مذہب چہارم مین بھی یہ رکن صحیح نہین آتا ہے کیونکہ زحاف اضمار رکن فاصلہ صغری کے لیے ہے نہ وتد مجموع کے واسطے الغرض چارون طرح سے منقول اسکا مفعولن ہوتا ہے اور یہ زحاف متعلق بحور خفیف ومجتث ومدید ورمل کے ہے اور بحر مضارع مین نہین آتا ہے کیونکہ اوسمین رکن وتد مفروق سے ہے۔

نام زحاف	معنی و شرح
	بدلا ہے تو ایک گونہ مثل زحاف نقص و ربع وغیرہ کے ہو سکتا ہے۔
کشف مرکب	ساقط کنندہ حرف آخر کا رکن وتد مفروق سے یعنی گرانا حرف ہفتم متحرک کا آخر رکن مَفعُولاتُ سے کہ مَفعُولا ہوتا ہے اوسکو مَفعُولُن سے بدلتے ہین یہ زحاف متعلق بحور سریع و منسرح و مقتضب کے ہے۔
خبل مرکب	ساقط کرنا حرف دوم و چہارم کا دو سبب خفیف رکن اول سے یعنی جمع ہونا مزاحف طی و خبن کا بیچ اول ارکان مُستَفعِلُن و مَفعُولاتُ کے کہ اول مُتَعِلُن ہوتا ہے اوسکو فَعِلَتُن سے اور ثانی مَعِلاتُ رہتا ہے اوسکو فَعِلاتُ سے بدلتے ہین یہ زحاف متعلق بحور بسیط و رجز و سریع و منسرح و مقتضب کے ہے اور رکن فَعِلَتُن کا اردو مین نظر سے نہین گذرا ہے۔
وقف مرکب	ساکن کرنا آخر حرف کا آخر رکن وتد مفروق سے یعنی ساکن کرنا تا سے مَفعُولاتُ کا کہ مَفعُولاتْ ہوا اوسکو مَفعُولانْ سے بدلتے ہین اور یہ زحاف سوا سے رکن ہذا کے دوسرے رکن مین نہین آتا ہے اور متعلق بحور مقتضب و سریع و منسرح کے ہے۔
شکل مرکب	گرانا حروف دوم و ہفتم کا یعنی جمع ہونا مزاحف خبن و کف کا رکن مس تفع لن و فاعلاتن مین کہ پہلا مُتَفعِلُ رہتا ہے اوسکو مَفاعِلُ سے بدلتے ہین اور دوسرا فَعِلاتُ بلا نقل ہوتا ہے اور مُستَفعِلُن سے بھی مَفاعِلُ ہوتا ہے اور یہ زحاف متعلق بحور رمل و مدید و خفیف و مجتث کے ہے الا رکن فاعِ لاتُن منفصل مین یہ زحاف نہین آتا کیونکہ رکن اول مین وتد مفروق ہے۔

فَاعِلُن سے بدلتے ہین اور مُفَاعِیلُن کا مُفَاعِی ہوا اوسکو فعولُن سے بدلتے ہین اور یہ زحاف متعلق بحور متقارب و طویل و ہزج و قریب و مشاکل و رمل و مدید و خفیف و مضارع و مجتث کے ہے **مولف** واضح رہے کہ ہرچند زحاف مذکورہ مین نسبت رکن فَاعِ لَاتُن و مُس تَفعِ لُن کے محذوف فَاعِ لَاتُن کا فَاعِ لَا رہا اوسکو فَاعِ لُن سے بدلا اور محذوف مُس تَفعِ لُن کا مُس تَفعِ ہوا اوسکو مَفعُولُ سے بدلا اساتذہ نے قلم انداز کیا ہے لیکن ثبوت فَاعِ لَاتُن کا بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف و محذوف سے پایا جاتا ہے کہ وزن اوسکے مَفعُولُ فَاعِ لَاتُ مُفَاعِیلُ فَاعِ لُن ہے اور رکن مُس تَفعِ لُن کہ اسمین بھی مثل رکن فَاعِ لَاتُن کے بعد وتد مفروق کے بسبب خفیف آیا ہے جائز رکھنا چاہیے کیونکہ بحر مجتث مین یہ زحاف بخوبی آسکتا ہے لیکن باعث مشتبہ ہونے بحر مضارع مثمن اخرب کے بحر مذکور سے ساقط ہے۔

قطف مرکب

ساقط کنندہ حرف ششم و ہفتم کا آخر رکن فاصلہ صغری و ساکن کرنا اصل حروفِ ساقط کا مثل رکن مُفَاعَلَتُن کے کہ مُفَاعِل ہوتا ہے اوسکو فعولُن سے بدلتے ہین یہ زحاف متعلق خاص بحر وافر کے ہے۔

مولف ہرچند کہ اساتذہ نے اسطرح فرمایا ہے کہ رکن ہذا مین مزاحف عصب و حذف کو جمع کرین تو مفاعل ہوتا ہے لیکن قاعدہ سے زحاف حذف اس رکن مین نہین آسکتا ہے کیونکہ وہ ساقط کنندہ ایک سبب خفیف کا رکن آخر سے ہے اور رکن ہذا مین ایک وتد مجموع و ایک فاصلہ صغری ہے کوئی سبب خفیف نہین ہے ہان اگر اساتذہ نے رکن ہذا مین اول زحاف عصب لا کر منقول اوسکا مفاعیلن سے بدل کر اسکو اصل رکن قرار دیکر باعث دو سبب خفیف کے حذف مین لا کر مفاعی ٹھہرا کر فعولن سے

نام زحاف	معنی وشرح
مجلع وخلع مرکب	اس زحاف کو خلع بھی کہتے ہین کہ باجماع مزاحف خبن وقطع کے ارکان فاعلن ومستفعلن متصل مین آتا ہر کہ اول فعل بلا نقل وثانی متفعل ہوتا ہے اوسکو فعولن سے بدلتے ہین یعنے مجلع یا مخلع ہوا یہ زحاف بحور رجز ومتدارک کے متعلق ہے۔
اترع ورَبع مرکب	اس زحاف کو رَبع بھی کہتے ہین کہ رکن فاعلاتن مین باجماع مزاحف خبن وقطع وحذف کے خواہ باجماع خبن وابتر کے عمل رکھتا ہے کہ فعل دونون طرح سے بلا نقل آتا ہے **مؤلف** واضح رہے کہ اساتذہ نے زحاف ہذا مین صرف باجماع دو زحاف خبن وقطع کے رکن مذکورہ سے فعل لائے ہین الا اگر غور فرمایا جائے تو لفظ تن کو زحاف قطع نہین خارج کر سکتا ہے بلکہ وجہ اسکی زحاف مذکور مین درج ہے ہان اگر زحاف خبن وقطع وحذف تینون کو جمع کرین تو البتہ صحیح ہو سکتا ہے۔
خزل مرکب	یہ زحاف باجماع اضمار وطی کی رکن متفاعلن سے متفعلن بلا نقل ہوتا ہے اور متعلق بحر کامل کے ہے۔ **مولف** ہر چند کہ از روے قاعدہ زحاف طی رکن متفاعلن مین ایک فاصلہ صغری وایک وتد مجموع ہی نہین آسکتا ہے لیکن اساتذہ نے نقل در نقل قائم کرکے زحاف مطوی رکن ہذا مین جو جائز رکھا ہے وہی انسب وصحیح سمجھنا چاہیے۔
حذف مرکب	ساقط کنندہ یعنی گرانا ایک سبب خفیف کا رکن آخر سے مثل فعولن کے کہ فعو ہوا اوسکو فعل سے بدلتے ہین اور فاعلاتن کا فاعلا ہوا اوسکو

نام زحاف	معنی و شرح
	لبسیط و متدارک و رمل و خفیف و مدید و رجز و سریع و منسرح و مقتضب کی ہی
نقص مرکب	بمعنی نقصان کرنا یعنی جمع کرنا زحاف عصب و کف کا بایکدیگر کہ رکن مُفَاعَلَتُن سے مُفَاعِیلُ اسطرح پر ہی کہ رکن مُفَاعَلَتُن معصوب کرنے سے مُفَاعِیلُن ہوا اور مُفَاعِیلُن کو جب مکفوف کرینگے تو مُفَاعِیلُ ہوگا اور یہ زحاف متعلق بحر وافر کے ہے ہر چند مؤلف کہ زحاف کف مین رکن مُفَاعَلَتُن نہین آسکتا ہے کیونکہ رکن ہذا مین اول وتد مجموع بعدہ فاصلہ صغری ہے اور تعریف زحاف کف یہ ہے کہ ساقط کنندہ حرف ہفتم آخر سبب خفیف یا وتد مجموع کا ہے نہ فاصلہ صغری کا الا اساتذہ نے اول زحاف عصب رکن مذکور مین لاکر منقول اوسکا مُفَاعِیلُن قایم کرکے اصل رکن اوسکو قرار دیکر زحاف کف مین لاکر مُفَاعِیلُ ٹھہرایا ہے اس حالت مین یہی قاعدہ اولادالنسب سمجھنا چاہیے۔
جحف مرکب	بمعنی نقصان کرنا یعنی اسقاط سبب خفیف اول کا ساتھ وتد مجموع کے رکن فَاعِلَاتُن مین رکھتا ہے کہ بعد گرانے سبب خفیف و وتد مجموع کے حرف تُن رہتا ہے اوسکو فَعْ سے بدلتے ہین اور یہ زحاف متعلق بحر رمل کے ہے۔
شکل مرکب	ساقط کنندہ حرف دوم ساکن کا اول رکن ایک سبب خفیف سے و حرف آخر ساکن کا رکن سبب خفیف سے اور ساکن کرنا ماقبل حرف ساقط کا یعنے اجماع مزاحف خبن وقصر کا ارکان فَاعِلَاتُن و مُسْتَفْعِ لُن منفصل مین کہ اول فَعِلَاتُ ہوتا ہے اوسکو فَعِلَاتْ سے بدلتے ہین اور ثانی مُتَفْعِلُ ہوتا ہے کہ اوسکو فَعُولُن سے بدلتے ہین۔

فَاعِ لَاتُنْ منفصل	مرکب ایک وتد مفروق و دو سبب خفیف سے ہے	ایضاً یہ رکن واسطے امتیاز وتد مفروق کے رکن مَفْعُولَاتُ سے نکالا گیا ہے یعنی لَاتُ مَفْعُو کہ بوزن فَاعِ لَاتُنْ کے ہے۔
مُسْ تَفْعِ لُنْ منفصل	مرکب ایک سبب خفیف و ایک وتد مفروق و پھر ایک سبب خفیف سے بنے ہے	سباعی ہے یہ رکن واسطے امتیاز وتد مفروق کے رکن مَفْعُولَاتُ سے نکالا گیا ہے یعنی عُولَاتُ مَفْ کہ بوزن مُسْ تَفْعِ لُنْ کے ہے
مَفْعُولَاتُ	مرکب دو سبب خفیف و ایک وتد مفروق سے ہے	سباعی ہے
مُفَاعَلَتُنْ	مرکب ایک وتد مجموع و ایک فاصلہ صغری سے ہے	ایضاً
مُتَفَاعِلُنْ	مرکب ایک فاصلہ صغری و ایک وتد مجموع سے ہے	ایضاً

نقشہ دوم تفصیل مزاحف کی - ہرچند کہ زحاف پینتالیس ہین الا مطابق ضرورت اشعار کے اردو مین کم آئے ہین اور زحاف تین قسم ہین بعضے حروف کو ساقط و بعضے افزایش و بعضے ترکیب و ساکن کرتے ہین اور اسمین آٹھ مفرد ہین باقی مرکب اور منجملہ مرکبات کے آٹھ مزاحف بعد خلیل بن احمد واضع عروض کے متاخرین نے جاری کیے ہین جَبّ و ہَتم و زلل و تخلیع و جحف و اربع و تخور و جدع اور گیارہ مزاحف مرکبات متعلق زحاف خرم کے ہین اونکے ذیل مین مندرج ہین۔

نام زحاف	معنی و شرح
اِضْمَارْ مفرد	ساکن کرنا حرف دوم کا اول رکن فاصلہ صغری سے یعنی ساکن کنندہ تاے مُتَفَاعِلُنْ کا کہ مُتْفَاعِلُنْ ہوتا ہے اوسکو مُسْتَفْعِلُنْ کہ ہم وزن اوسکا ہے نقل کرتے ہین یعنی بدل لیتے ہین اور یہ زحاف متعلق خاص بحر کامل کے ہے قاعدہ عروضیوں کا ہے کہ جب کوئی رکن بہ سبب مزاحف کے غیر مانوس

نام الفاظ وغیرہ	معنی و شرح و امثلہ
سبب ثقیل	جسکے دونون حروف متحرک ہون مثل بُتُ کی ہے لیکن رکن ماوسکا اردو مین نظر سے نہین گذرا ہے۔
وتد	لفظ سہ حرفی کو کہتے ہین دو طرح پر ہے
وتد مجموع	جسکی لفظ سہ حرفی مین دو حروف برابر متحرک اور ایک ساکن ہون مثلاً فَعُو و عِلُن و مُفَا و عِلَا کی ہے۔
وتد مفروق	جسکے لفظ سہ حرفی مین ایک متحرک اور ایک ساکن اور پھر ایک متحرک ہون مثلاً لاتُ و تَفْعِ و فَاعِ کی ہے۔
فاصلہ	لفظ چہار حرفی و پنج حرفی کو کہتے ہین دو طرح پر ہے۔
فاصلہ صغریٰ	لفظ چہار حرفی ہو منجملہ اونکے تین حروف برابر متحرک اور ایک حرف ساکن ہو مثل مُتَفَا و عِلَتُن کی ہے۔
فاصلہ کبریٰ	لفظ پنج حرفی ہو منجملہ اونکے چار حروف پے درپے متحرک و ایک ساکن ہو مثلاً فَعِلَتُن کی ہے یہ رکن اردو مین نظر سے نہین گذرا ہے۔

مثال مسلم ارکان افاعیل ساتھ الفاظ مذکور الصدر کے کہ دس ہین دو خماسی و آٹھ سباعی اور یہی ارکان مذکور ہر بحور کی اوزان مین آتے ہین اور ساتھ مزاحف کے بدلے جاتے ہین۔

فعولن	مرکب ایک وتد مجموع و ایک سبب خفیف سے ہے	خماسی یعنے پنج حرفی ہے
فاعلن	مرکب ایک سبب خفیف و ایک وتد مجموع سے ہے	ایضاً
مفاعیلن	مرکب ایک وتد مجموع و دو سبب خفیف سے ہے۔	سباعی یعنی ہفت حرفی ہے
مستفعلن متصل	مرکب دو سبب خفیف و ایک وتد مجموع سے ہے	ایضاً
فاعلاتن متصل	مرکب ایک سبب خفیف و ایک وتد مجموع و پھر ایک سبب خفیف سے ہے	ایضاً

نقشہ اول تفصیل معنی اجزای ارکان فاعیل معہ مثال اوسکے

نام الفاظ وغیرہ	معنی و شرح و امثلہ
مصراع	نصف شعر یعنے بیت کے آدہے کو کہتے ہین
بیت	بمعنی مکان و خیمہ کے ہے و بنائے مکان و خیمہ کے لیے اسباب ہر طرح کا چاہیے لہذا اسمین بہی ٹکڑے ہین چنانچہ مثمن آٹھ جزو مسدس مین چھہ جزو و مضاعف مین سولہ و بتیس جزو ہین اور اوسکے نصف کو مصراع کہتے ہین اور اصطلاحاً سخن موزون مقفا کو شعر کہتے ہین کہ قصداً کہے۔
مصراع اول	پہلے جزو کو صدر و درمیان کے ایک یا دوسرے جزو کو حشو و آخر کے جزو کو عروض کہتے ہین۔
مصراع ثانی	پہلے جزو کو ابتدا و درمیان کے اجزا کو حشو یا و آخر کے جزو کو ضرب کہتے ہین۔ و بعضے عجز بہی کہتے ہین۔
سبب	لفظ دو حرفی کو کہتے ہین دو طرح پر ہے
سبب خفیف	جسکا ایک حرف متحرک اور ایک ساکن ہو مثلاً کُن و لُن و فَا و عِی و مُس و تَف و مُف و عُو و لَا کی ہے۔

غلام حسن خان متخلص بہ عظیم ولد جناب قبلہ و کعبہ دو جہان جناب فتح خان صاحب اعلی اللہ مقامہ فی اعلی علیین متوطن البدہ فاخرہ جونپور عرض پیرا ہے کہ اساتذہ ماضی و حال کاملین فن عروض کی جو کتب قواعد عروض مین تصنیف یا تالیف فرما گئے ہین نہایت ادق و معنی پیچ در پیچ رکھے ہین اور ہم لوگ فہم و علم ایسا نہین رکھتے کہ اونکے مطالب و زحافات غوامض کو دفعتہً سمجھکے عمل مین لاوین اکثر اوقات دوستان ہم صحبت جب یکجا ہوتے ہین تو علاوہ ذکر و اذکار دیگر کے تذکرہ اس فن کا باخود ہا ہوتا ہے اوسوقت مین نادانستہ کو خجالت دامنگیر ہوتی ہے لہذا حسب ارشاد بعض احباب کے کتب اساتذہ سے یہ چند اوراق اس فن مین مختصر و سلیس و سریع الفہم واسطے کار براری و یادگاری کے زبان اردو مین ترتیب دیکر موسوم بہ عروض اردو ۱۲۸۷ کیا ہے کہ اس نام سے تاریخ تالیف بھی ہویدا ہے امیدوار سخن دانان صاحب ندرت و محققان والا فطرت و زبان آوران عالی ہمت و معنی نگاران رفیع المرتبت و ناظرین و شائقین اس فن سے ہون کہ چشم دوربین دیدہ حق گزین سے ملاحظہ فرماوین حتی الامکان جہان پر غلطی و سہو و سقم پاوین قلم اصلاح سے مٹاوین اور بدعاے خیر اس عاصی کو یاد کرین نکتہ بہ چینی کو راہ ندین کیونکہ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان ہوتا ہے اور بناے اس رسالہ کی بارہ نقشون پر منقسم ہے۔

فہرست تفصیل نقشجات کی

نام زحاف	معنی و شرح
	و مجتث کے ہے
عَقَل مفرد	ساقط کنندہ حرف دوم متحرک کا آخر رکن فاصلہ صغری سے یعنی گرانا لام کا رکن مُفَاعِلَتُنْ سے کہ مُفَاعِتُنْ ہوتا ہے اوسکو مَفَاعِلُنْ سے بدلتے ہین اور یہ زحاف خاص متعلق بحر وافر کے ہے۔
قَبْض مفرد	ساقط کنندہ حرف دوم کا اول رکن سبب خفیف سے جو بعد وتد مجموع کے واقع ہو یعنی گرانا پانچوین حرف ساکن کا رکن مَفَاعِیْلُنْ و فَعُوْلُنْ سے کہ اول مَفَاعِلُنْ بلا نقل و دوم فَعُوْلُ بلا نقل ہوتا ہے اور یہ زحاف متعلق بحور طویل و متقارب و مد ید و ہزج و مضارع و قریب و مشاکل کے ہے۔
طَیّ مفرد	ساقط کنندہ حرف چہارم ساکن کا دو سبب خفیف سے کہ بے فاصلہ اول رکن کے آگے ہون مثلاً مُسْتَفْعِلُنْ کو اگر مطوی کرین تو مُسْتَعِلُنْ ہوا اوسکو مُفْتَعِلُنْ سے بدلتے ہین اور رکن مَفْعُوْلَاتُ سے مَفْعِلَاتُ ہوا اوسکو فَاعِلَاتُ سے بدلا یہ زحاف متعلق بحور بسیط در جز و سریع و منسرح و مقتضب و کامل کے ہے اور رکن مُسْ تَفْعِ لُنْ منفصل مین مطوی نہین آتا ہے۔
خَبْن مفرد	ساقط کنندہ حرف دوم ساکن کا ایک سبب خفیف سے جو اول رکن مین ہو مثل فَاعِلُنْ و فَاعِلَاتُنْ و مُسْتَفْعِلُنْ و مُسْ تَفْعِ لُنْ منفصل و مَفْعُوْلَاتُ کے اول مخبون فَعِلُنْ و دوم فَعِلَاتُنْ و سیوم مُتَفْعِلُنْ ہوا کہ مَفَاعِلُنْ سے بدلتے ہین و چہارم مثل رکن متصل کے کہ مخبون اوسکا بھی مَفَاعِلُنْ ہوتا ہے اور پنجم کہ مخبون اوسکا مَعُوْلَاتُ ہوا اوسکو فَعُوْلَاتُ سے بدلتے ہین اور یہ زحاف متعلق بحور مدید و

نام زحاف	معنی و شرح
	ہوتا ہے پس اوسکو اوسکے وزن مانوس پر بدلتے ہین
وقص مفرد	گرانا حرف دوم کا اول رکن فاصلہ صغری سے یعنی ساقط کنندہ حرف دوم متحرک کا رکن مُتَفَاعِلُن سے کہ مُفَاعِلُن بلانقل رہتا ہے وبعضے اساتذہ کہتے ہین کہ حرف دوم ساکن یعنی تا ے ساکن جو کہ رکن مذکورہ سے مضمر ہو کے آیا ہے یعنے مُتْفَاعِلُن مضمر سے مُفَاعِلُن ہوتا ہے الغرض دونون طرح سے ایک ہی بات حاصل ہوتی ہے اور یہ زحاف متعلق خاص بحر کامل کے ہے
عصب مفرد	ساکن کرنا لام کا رکن مُفَاعَلَتُن سے یعنی ساکن کنندہ حرف دوم کا آخر رکن فاصلہ صغری سے پس مُفَاعَلْتُن ہوتا ہے اوسکو مَفَاعِيلُن سے بدلتے ہین اور یہ زحاف بحر وافر مین آتا ہے۔
کف مفرد	ساقط کرنا حرف آخر کا سبب خفیف یا وتد مجموع سے منجملہ رکن سباعی کے یعنی گرانا ساتوین حرف ساکن کا مثل رکن مَفَاعِيلُن کے کہ مَفَاعِيلُ بلانقل اور رکن مُسْتَفْعِلُن سے کہ مُسْتَفْعِلُ بلانقل اور رکن فَاعِلَاتُن سے کہ فَاعِلَاتُ بلانقل اور رکن فَاعِ لَاتُن منفصل سے کہ مانند فَاعِلَاتُن متصل کے جسکا مکفوف فَاعِلَاتُ ہوتا ہے اور رکن مُسْ تَفْعِلُن منفصل سے کہ مانند متصل کے مُسْ تَفْعِلُ ہوتا ہے۔ مولف واضح رہے کہ اگر غور کیا جاے تو رکن مُتَفَاعِلُن مین بھی زحاف ہذا آسکتا ہے کہ جسکا نتیجہ مُتَفَاعِلُ ہوگا الا نہ معلوم کہ کس وجہ سے اساتذہ نے اس رکن کو قلم انداز کیا ہے اور یہ زحاف متعلق بحور ہزج و طویل و مضارع و قریب و مشاکل و رمل و مدید و مقتضب و خفیف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلید درِ گنجینۂ سخن حمد رب ذوالمنن ہے جس نے اس بیت یعنی خیمۂ لاجوردی کو اپنی قدرت کاملہ سے بے سبب و تمد و فاصلہ کے ٹھہرایا ہے اور اُس بحر ناپیدا کنار کو آب و تاب پیدا کر کے فرش زمردین کو مانند کف او سپر بچھایا ہے جَلَّ جَلَالُہٗ وَجَلَّ شَانُہٗ۔ اور درود و سلام اوس اشرف الانبیا معشوق ذوالجلال و عاشق خصال کو سزاوار تر ہے کہ باعث ایجاد عالم و نوع بنی آدم ہوا۔ جسکا ادنی معجزہ قرآن مجید ہے کہ اللہ تعالے نے زبان عرب مین نازل کیا اور خود دوائر افلاک چشم زدن مین طے کر کے عرش معلی پر معراج حاصل کیا اور اپنی برکت و فیض سے جہلا کو عروض ایمان مین کامل کیا اور قافیہ حسنات مین داخل کیا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ اور مدح اہلبیت اطہار علیہم السلام کے جو بارہ ارکان دین کے ہین جنکی تولا دنیا و عقبی مین بفحواے قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی ہر بشر کے کام آئیگی تہلکہ حشر سے بچائیگی بہشت عنبر سرشت دکھلائیگی اس مقام پر یہہ حدیث دال ہے۔ مَثَلُ اَھْلِ بَیْتِیْ کَمَثَلِ سَفِیْنَۃِ نُوْحٍ مَنْ رَکِبَھَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْھَا غَرِقَ وَھَوٰی خدمات مین ہر بزرگان و خوردان و برادران ایمانی کے خصوصًا جو حضرات اس فن سے ماہر و شایق ہین۔ یہہ ہیچمدان خوشہ چین خرمن فضل و کمال سخن سنجان حال و قدیم عاصی پر معاصی

حسبی اللہ لا الہ الا ہو

عروض کا یہ رسالہ ہی شاعرون کے لیے — کہ جسکی دید سے ہر بحر مین وہ کامل ہون

جو مشق شعر کرین رفتہ رفتہ کچھ دن مین — عجب نہین ہی کہ اوستادونمین وہ شامل ہون

الحمد کہ درین ایام فرخ انجام گلدستہ معنی کلام آرزدہ علم قواعد عروض مع لبستہ بحور الجو یعنی

عروض

از تصنیف و تالیف شاعر نازک خیال سر آمد اہل کمال و سر خیل اساتذہ ماضی و حال
خان والا شان رفیع المکان غلام حسن خانصاحب متخلص بہ عظیم رئیس محلہ مفتی منجملات
شہر جونپور حسب الحکم مولوی محمد محسن صاحب مالک مطبع بماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳ ہجری

مطبع المطابع ذی شان اعظم جونپور مطبوع گردید